اولیاء اللہ کی شب بیداری کے دلچسپ واقعات

آنحضرت ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم
آئمہ مجتہدین، سلاطین، خواتینِ اسلام اور دیگر اولیائے کرام کی نمازِ تہجد، اس کی تدابیر
اور مناجات کا ایمان افروز تذکرہ

ترجمہ
لیل الصالحین وقصص العابدین

مؤلف
شیخ احمد مصطفیٰ قاسم الطہطاوی

مترجم
لجنۃ المصنفین لاہور

دار القلم
لاہور۔ پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

5937

اولیاء اللہ کی شب بیداری کے دلچسپ واقعات

آنحضرت ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم
آئمہ مجتہدین سلاطین خواتینِ اسلام اور دیگر اولیائے کرام کی نمازِ تہجد، اس کی تدابیر
اور مناجات کا ایمان افروز تذکرہ

ترجمہ

لیل الصالحین وقصص العابدین

مؤلف

شیخ احمد مصطفیٰ قاسم الطہطاوی

مترجم

لجنۃ المصنفین لاہور

دار القلم

لاہور۔ پاکستان

0333-4243644

Marfat.com

83779

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: اولیاء اللہ کی شب بیداری کے دلچسپ واقعات
(اُردو ترجمہ: لیل الصالحین)
مؤلف: شیخ احمد مصطفیٰ قاسم الطہطاوی
مترجم: لجنۃ المصنفین، لاہور
ناشر: دار القلم ۹۳ علی بلاک اعوان ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

ملنے کا پتہ

دار القلم ۹۳۔ علی بلاک اعوان ٹاؤن ملتان روڈ لاہور
موبائل: 0333-4248644

نوٹ

کتاب ہذا اپنے کسی بھی قریبی بک سٹال
یا مکتبہ سے خرید فرمائیں

Marfat.com

فہرست

عرض ناشر	۱۷
عرضِ مترجم	۱۹
مقدمہ	۲۱
کتاب وسنت کی روشنی میں شب بیداری کی فضیلت	۲۸
سنّت نبویہ کی روشنی میں شب بیداری کا مقام ومرتبہ	۳۶
فرائض کے بعد افضل ترین نماز	۳۶
تہجد صالحین کی نماز	۳۷
شب بیداری نیک لوگوں کا شعار اور گناہوں کا کفّارہ	۳۷
شب بیداری مومن کے لیے باعث شرف ہے	۳۸
شب بیداری دخولِ جنت کا سبب	۳۸
شب بیداری تقربِ الٰہی کا ذریعہ	۳۹
شب بیداری محبت الٰہی کا سبب	۳۹
شب بیداری سے انسان ذاکرین میں شمار ہوتا ہے	۴۰
شب بیداری رحمت خداوندی کا سبب ہے	۴۱
شب بیداری شیطانی اثرات سے حفاظت کا ذریعہ	۴۱
شب بیداری خیر وبھلائی کے حصول کا باعث ہے	۴۱
شب بیداری والے قابل رشک ہیں	۴۲
شب بیداری گناہوں سے توبہ کا سبب ہے	۴۳

Marfat.com

شب بیداروں کا نام ''قانتین'' کی فہرست میں لکھا جائے گا	۴۳
شب بیداری بلند درجات اور خلود جنت کا سبب ہے	۴۴
شب بیداری پیغمبر ﷺ کی عظیم سنت ہے	۴۴
شب بیداری کی نیت کرنے پر بھی اجر وثواب کا وعدہ	۴۵
شب بیداری کا مقام اسلاف کی نظر میں	۴۶
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول اقوال	۴۶
تابعین کرام رحمۃ اللہ علیہم سے منقول اقوال	۴۷
اسلاف کے نزدیک شب بیداری کی لذّت	۵۰
شب بیداری کو آسان کرنے والے اسباب	۵۴
ظاہری اسباب	۵۴
دن کے وقت قیلولہ کرنا	۵۷
دنیا کے کاموں میں منہمک نہ ہونا	۵۸
گناہوں سے اجتناب	۵۹
گناہ شب بیداری سے محرومی کا سبب	۶۰
باطنی اسباب	۶۲
اخلاصِ قلب	۶۲
خوفِ خدا پیدا کرنا اور امیدیں کم باندھنا	۶۳
شب، بیداری کی فضیلت کو جاننا	۶۴
اللہ کی محبت اور ایمان کی قوت	۶۵
شب بیدار لوگوں کے حالات پڑھنا	۶۵
نبی کریم ﷺ کی شب بیداری اور طریقہ نماز	۶۶

Marfat.com

آنحضور ﷺ کے بیدار ہونے کا پسندیدہ وقت	۶۶
بیداری کے وقت مسواک کرنا	۶۷
سورۃ آلِ عمران کی آخری آیات پڑھنا	۶۸
نمازِ تہجد کی ابتداء دو مختصر رکعتوں سے کرنا	۶۹
نمازِ تہجد کو دُعا سے شروع کرنا	۶۹
نماز تہجد میں قرأت جہری یا سری کرنا	۷۱
نمازِ تہجد میں آنحضور ﷺ کی قراءت کی کیفیت	۷۳
وہ سورتیں جن کو آپ ﷺ نمازِ تہجد میں جمع کیا کرتے تھے	۷۵
اہم فائدہ	۷۷
آپ ﷺ کا ایک ہی آیت کو بار بار پڑھنا	۷۸
نماز تہجد میں آپ ﷺ کا قیام وقعود	۷۹
فوائدِ احادیث	۷۹
سفر میں نمازِ تہجد کا اہتمام	۸۱
آپ ﷺ کا نماز میں قیام ورکوع اور سجدہ کو طویل کرنا	۸۲
آنحضور ﷺ نمازِ تہجد میں کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟	۸۴
نمازِ تہجد کی رکعات کی تعداد کے بارے میں علماء کا موقف	۸۵

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شب بیداری

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۸۸
آپ کی شب بیداری	۸۸
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی شب بیداری	۹۱
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۹۳

Marfat.com

آپ کی شب بیداری	۹۳
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شب بیداری	۹۵
حضرت ذوالبجادین رضی اللہ عنہ	۹۷
آپ کی شب بیداری	۹۷
حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ	۹۹
آپ کی شب بیداری	۹۹
نمازِ تہجد کا بدلہ	۱۰۱
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	۱۰۱
آپ کی شب بیداری	۱۰۱
حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ	۱۰۴
آپ کی شب بیداری	۱۰۵
حضرت ابورفاعہ العدوی رضی اللہ عنہ	۱۰۷
آپ کی شب بیداری	۱۰۷
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	۱۰۸
آپ کی شب بیداری	۱۰۸
حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ	۱۰۹
آپ کی شب بیداری	۱۰۹
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ	۱۱۰
آپ کی شب بیداری	۱۱۰
آپ کی کرامت	۱۱۲
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ	۱۱۲

Marfat.com

آپ کی شب بیداری	۱۱۳
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ	۱۱۵
آپ کی شب بیداری	۱۱۵
حضرت ابو ریحانہ الازدی رضی اللہ عنہ	۱۱۶
آپ کی شب بیداری	۱۱۶

حضرات تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی شب بیداری

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۷
آپ کی شب بیداری	۱۱۸
حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۰
آپ کی شب بیداری	۱۲۰
حضرت صلۃ ابن اشیم رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۲
آپ کی شب بیداری	۱۲۲
آپ کی شجاعت وشہسواری	۱۲۳
شبِ زفاف میں بھی عبادت کرنا	۱۲۳
حضرت عروۃ ابن زبیر رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۴
آپ کی شب بیداری	۱۲۴
مصیبت پر صبر	۱۲۵
اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کا جذبہ	۱۲۵
حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۶
آپ کی شب بیداری	۱۲۶
حضرت محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۸

Marfat.com

آپ کی شب بیداری	۱۲۸
حضرت بلال بن سعد رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۹
آپ کی شب بیداری	۱۲۹
آپ کی کرامت	۱۳۰
حضرت زبید الکوفی رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۰
آپ کی شب بیداری	۱۳۰
آپ کی خشیت الٰہی کی کیفیت	۱۳۱
حضرت منصور بن المعتمر السلمی رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۲
آپ کی شب بیداری	۱۳۲
حضرت حسان بن ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۳
آپ کی سب بیداری	۱۳۳
جنات کا ان کے لیے مرثیہ پڑھنا	۱۳۴
حضرت عمر بن ذر رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۴
آپ کی شب بیداری	۱۳۵
امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۶
آپ کی شب بیداری	۱۳۶
حق گوئی میں بے باکی	۱۳۷

فقہاء، مجتہدین، زاہدین اور سلاطین کی شب بیداری

حضرت داؤد الطائی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴۰
آپ کی شب بیداری	۱۴۰
حضرت عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ	۱۴۱

Marfat.com

آپ کی شب بیداری	۱۴۲

حضرات ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم کی شب بیداری

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری	۱۴۴
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری	۱۴۶
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری	۱۴۷
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری	۱۴۷
عبدالرحمن ابن القاسم العتقی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴۸
آپ کی شب بیداری	۱۴۹
ابومعاویہ الاسود رحمۃ اللہ علیہ	۱۴۹
آپ کی شب بیداری	۱۵۰
ان کی کرامت	۱۵۰
احمد بن حرب رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری	۱۵۱
حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ	۱۵۲
آپ کی شب بیداری	۱۵۲
حسینک النیساپوری رحمۃ اللہ علیہ	۱۵۴
آپ کی شب بیداری	۱۵۴
سلطان نورالدین محمود زنگی رحمۃ اللہ علیہ	۱۵۵
آپ کی شب بیداری	۱۵۶
تہجد کے ذریعے دشمن پر غلبہ	۱۵۷
ان کی شجاعت	۱۵۸
دعا کی قبولیت	۱۵۹

Marfat.com

حسنِ اخلاق	۱۶۰
حکایت	۱۶۰
سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری	۱۶۱
آپ کی شجاعت	۱۶۳
ان کی سخاوت	۱۶۵
ان کی رحم دلی	۱۶۵
محدث عبدالغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری	۱۶۷
وقت کی قدر	۱۶۷
ان کی کرامت	۱۶۸
ان کی شجاعت	۱۶۹
ان کا جود وسخا	۱۶۹
امام ابومحمد روابطی رحمۃ اللہ علیہ	۱۷۰
آپ کی شب بیداری	۱۷۰
علامہ ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ	۱۷۱
آپ کی شب بیداری	۱۷۱

شب بیدار خواتین

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کی شب بیداری	۱۷۳
حضرت حفصہ بنت سیرین رحمۃ اللہ علیہا	۱۷۳
آپ کی شب بیداری اور کرامت	۱۷۴
حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کی شب بیداری	۱۷۴
حضرت سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا	۱۷۴

Marfat.com

اُن کی شب بیداری	۱۷۵
اُن کی کرامات	۱۷۵
اُن کا وصال	۱۷۶
حضرت معاذۃ العدویہ رحمۃ اللہ علیہا	۱۷۶
اُن کی شب بیداری	۱۷۶
حضرت منیفہ العابدہ رحمۃ اللہ علیہا کی شب بیداری	۱۷۸
ایک تہجد گزار خاتون کی شب بیداری	۱۷۹
ایک تہجد گزار لونڈی کی شب بیداری	۱۸۰
ایک نیک کنیز کی شب بیداری	۱۸۲
خدمت گزار سبقت لے گئے	۱۸۳
حضرت حسن بن حی رحمۃ اللہ علیہ کی تہجد گزار باندی	۱۸۴
شب بیدار بیوی	۱۸۵

شب بیدار اولیاء اللہ کے قصے

حضرت زمعہ بن صالح رضی اللہ عنہ	۱۸۷
حضرت عامر بن عبد قیس	۱۸۷
شب بیدار مزدور	۱۸۷
حضرت ابو کریمہ الکلبی	۱۸۸
شب بیدار نوجوان	۱۸۸
زیارتِ خداوندی کا مشتاق	۱۸۹
اطاعت خداوندی پر بیعت	۱۸۹
دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی فکر بھی ضروری ہے	۱۹۱

Marfat.com

میں سمندری مخلوق کے ساتھ تسبیح کرتا ہوں	۱۹۲
تہجد گزار باپ اور اطاعت شعار بیٹا	۱۹۲
بنوتمیم کے شب بیدار	۱۹۴
شب بیداروں کے خواب اور ندائے غیبی کا تذکرہ	۱۹۵
حضرت ابوسلیمان الدارانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۹۶
حضرت سعید بن ابی الحسن رحمۃ اللہ علیہ	۱۹۷
حضرت زیاد النمیری رحمۃ اللہ علیہ	۱۹۷
حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ	۱۹۸
حضرت ابوالاصبغ رحمۃ اللہ علیہ	۱۹۹
حضرت محمد بن بسام رحمۃ اللہ علیہ	۱۹۹
حضرت ابوخزیمۃ رحمۃ اللہ علیہ	۲۰۰
حضرت زینب الطمریہ	۲۰۰
سمندر کی جانب سے غیبی آواز	۲۰۰
تہجد گزاروں کے خواب	۲۰۱
حضرت مطہر سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب	۲۰۱
حضرت مغیث التغلبی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب	۲۰۲
حضرت لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا خواب	۲۰۲
حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا خواب	۲۰۳
عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کا خواب	۲۰۴
ابوسعید المقری رحمۃ اللہ علیہ کے خواب	۲۰۵
ابوالسعید سکندری رحمۃ اللہ علیہ کا خواب	۲۰۵

Marfat.com

ایک اردنی تہجد گزار کا خواب	۲۰۶
حضرت میسرہ قیسی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب	۲۰۶
حضرت سلمہ بن کہیل رحمۃ اللہ علیہ کا خواب	۲۰۷
حضرت ابوخلاد رحمۃ اللہ علیہ کے دوست کا خواب	۲۰۷
حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہ کا خواب	۲۰۸
قرآن کریم کی سورتوں کا خواب میں نظر آنا	۲۰۹

تہجد گزاروں کی مناجات

حضرت عون الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات	۲۱۲
حضرت ذوالنون المصری رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات	۲۱۲
امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات	۲۱۳
حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات	۲۱۵
خلیفہ العبدی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات	۲۱۶
امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات	۲۱۷
چند عابدوں کی مناجات	۲۱۸
بعض تہجد گزار خواتین کی مناجات	۲۲۰
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نماز تراویح	۲۲۴
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز تراویح کی باجماعت ادائیگی	۲۲۷
نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ کا مطلب	۲۲۹
نماز تراویح کی تعداد	۲۳۰
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نماز تراویح	۲۳۱
نماز تراویح کی بیس رکعات کے بارہ میں علماء کے اقوال	۲۳۳

Marfat.com

تراویح کی رکعات متعین نہیں	۲۳۴
نماز تراویح کے بارے میں فقہاء کے اقوال	۲۳۶
شیخ البانی کے دلائل کا جواب	۲۳۸
گیارہ رکعتوں پر زیادتی کے دلائل	۲۳۹
آخری دلیل کا جواب	۲۴۰

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرض ناشر

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت اور محبت کے لیے پیدا کیا۔ جس طرح فرض نماز کی ادائیگی سے انسان عابد کہلا سکتا ہے۔ اسی طرح نمازِ تہجد کے ادا کرنے سے انسان کو محبّ خدا کہا جا سکتا ہے۔ چنانچہ بعض علماء کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف یہ وحی فرمائی کہ:

''وہ شخص جو میری محبت کا دم بھرتا ہے اور اس کا حال یہ ہے کہ جب رات کی تاریکی چھا جاتی ہے تو وہ مجھ سے غافل ہو کر سویا رہتا ہے۔''

علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص سو گیا وہ غافل ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات سے روک دیا گیا۔ آپ کا حال یہ تھا کہ نمک کا سرمہ لگاتے تھے تاکہ نیند نہ آئے۔ کسی نے بہت خوب کہا۔

عجباً للمحب کیف ینام ❁ کل نوم علی المحب حرام

''تعجب ہے محبّ پر کہ وہ کیسے سویا رہتا ہے۔ محبّ پر تو ہر قسم کی نیند حرام ہوتی ہے۔''

حضرت ابو سلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ''اگر رات نہ ہوتی جس کی وجہ تہجد کی نماز نصیب ہوتی ہے تو ہم کبھی زندہ رہنے کی تمنا ہی نہ کرتے۔ ایسے اولیاء اللہ کا پورا دن اس طرح بے قراری اور بے چینی سے گزرتا ہے۔

کب رات ہو کب ان سے ہوں خلوت پھر بہم
رہتی ہے دُھن ہمیں یہی دن بھر لگی ہوئی

Marfat.com

محترم قارئین: راقم السطور نے ''لیل الصالحین'' کتاب مکۃ المکرّمہ سے خریدی تھی جو کہ تہجد کے موضوع پر نہایت جامع اور مفید ہونے کے ساتھ ساتھ بہت دلچسپ معلوم ہوئی۔ لیکن عربی زبان ہونے کی وجہ سے اُردو خواہ طبقہ کے لیے اس سے استفادہ کرنا ممکن نہ تھا۔ اس لیے اُردو کے سانچہ میں ڈھالنے کے لیے لجنۃ المصنفین کی خدمات حاصل کی گئیں۔ جس کو انہوں نے بڑی خوش اسلوبی اور ذمہ داری سے نبھایا۔ جس کے ثمرہ اور نتیجہ میں ''اولیاء اللہ کی شب بیداری کے دلچسپ واقعات'' کے نام سے یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

الحمد للہ ''دارالقلم لاہور، پاکستان'' کی مطبوعات ان شاء اللہ (امبوز جلد اور دورنگ میٹر) کے ساتھ شائع ہوا کریں گی۔ حسن اتفاق جس کا آغاز کتاب ھذا سے کیا گیا ہے۔

آخر میں ان سب حضرات کا ممنون اور مشکور ہوں جن کا کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں تعاون رہا۔ بالخصوص برادرم مشتاق احمد صاحب قابل داد ہیں۔ جنہوں نے دورنگ کمپوزنگ کے مرحلہ کو بڑی جان فشانی سے سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کتابِ ھذا کو قبولیت عامہ عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنے ذکر کی اور شب بیداری کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

طالبِ دعا!

ممتاز احمد شاہ

مدیر اعلیٰ: دارالقلم لاہور، پاکستان

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عرض مترجم

الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم والصلوة والسلام على سيدالانبياء والمرسلين وعلى اله وصحبه واتباعه اجمعين الى يوم الدين۔

اما بعد: اللہ ﷻ نے حضرت انسان کی آزمائش کے لیے جہاں اس میں جائز و ناجائز خواہشات کی تکمیل کا مادہ رکھا ہے، وہیں اپنے فضل و کرم سے ناجائز خواہشات کے مقابلہ کے لیے انسان کو بہت سے ہتھیاروں سے بھی لیس فرمایا ہے اور پھر بالخصوص ایک ایسا مضبوط، مؤثر اور دفاعی ہتھیار عطا فرمایا ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے نفس اور شیطان جیسے دشمن حملہ کرتے ہوئے سو بار سوچنے پر مجبور ہوتے ہیں، کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ مکر و فریب کے جملہ میزائل اس ڈیفنس سسٹم میں رخنہ اندازی نہیں کر سکتے۔ اللہ ﷻ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا﴾

"البتہ اُٹھنا رات کو سخت روندتا ہے اور سیدھی نکلتی ہے بات۔"

یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابرین یعنی سلف صالحین کو یہ ہتھیار اتنا عزیز تھا کہ وہ ہفت اقلیم کی سلطنت کو بھی اس کے سامنے ہیچ سمجھتے تھے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ شاہ سنجر نے آپ کی خدمت میں نیمروز کا علاقہ پیش کرنا چاہا تو آپ نے اس کی پیشکش کے جواب میں مندرجہ ذیل ناصحانہ اور ایمان افروز اشعار کہے۔

چوں چترِ سنجری رخ بختم سیاہ باد
در دل اگر بود ہوس ملک سنجرم
زاں گاہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب
من ملک نیم روز بیک جو نمی خرم

"میرا بخت شاہ سنجر کی طرح سیاہ ہو جائے اگر میرے دل میں ملک سنجر کی ہوس ہو، جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے نیم شبی کی سلطنت عطاء فرمائی ہے

Marfat.com

میں ملک نیمروز کو ایک جو کے بدلہ میں بھی نہیں خریدتا۔''

لیکن افسوس صد افسوس کہ امت مسلمہ آج اس فغان نیم شبی سے عاری ہے اور آہ سحر گاہی سے غافل دکھائی دیتی ہے۔

بقول علامہ اقبال: ؎ وہ نشاطِ آہ سحر گئی وہ وقار دست دعا گیا

امت مسلمہ کو اسی متاع گمشدہ کی طرف متوجہ کرنے کے لیے ''لیل الصالحین'' کا ترجمہ ''اولیاء اللہ کی شب بیداری کے دلچسپ واقعات'' کے نام سے منظر عام پر لایا گیا ہے جس میں تہجد گزاری کے فضائل اور آنحضرت ﷺ، خلفائے راشدین سلف صالحین اور آئمہ مجتہدین کی شب بیداری نیز خواتین کی تحریض کے لیے مومنات صالحات کے قیام اللیل کے واقعات ذکر کیے ہیں تاکہ لوگوں کے اسپ شوق کے لیے مہمیز کام دیں۔

الحمد للہ لجنۃ المصنفین نے برادر محترم مولانا ممتاز شاہ صاحب کے کہنے پر اس کتاب کو اُردو قالب میں ڈھالا جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مولانا ممتاز شاہ صاحب کو اللہ وتعالیٰ نے دینی کتابوں کی اشاعت کا خصوصی ذوق عطا فرمایا ہے۔ وہ اس سے قبل بھی الحمد للہ اعلیٰ ترین معیارِ طباعت پر کتب شائع کر رہے ہیں اور پھر آپ حضرات کے ہاتھوں میں موجود کتاب تو الحمد للہ عالمی معیار طباعت پر پوری اترتی ہے کیونکہ نہ صرف یہ کہ کتاب کے لیے امپورٹڈ کاغذ استعمال کیا گیا ہے بلکہ اسے دورنگوں میں شائع کیا گیا ہے یعنی حقیقۃً ممتاز شاہ صاحب نے کتاب میں رنگ بھر دیا۔ احقر عالمی معیار کی اس طباعت پر دارالقلم لاہور، پاکستان کو خصوصی مبارک باد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید ایسے کاموں کے لیے توفیق عطا فرمائے اور ان کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کتاب کے مؤلف، مترجمین اور اسکی اشاعت وطباعت کے جملہ مراحل میں حصہ لینے والے تمام افراد کے لیے باعث اجر اور ذخیرہ آخرت بنائے۔ (آمین!)

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین

احقر العباد سید عبدالعظیم ترمذی کان اللہ لہ

رکن لجنۃ المصنفین معہد الترمذی منہاس کلینک، اچھرا لاہور

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

اِنَّ الحمدَ لِلّٰہِ نحمدہ و نستعینه و نستغفرہ، و نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا و سیئات اعمالنا، من یهدہ اللّٰہ فلا مضل له، و من یضلل فلا هادی له، و اشهد ان لا اله الا اللّٰہ وحدہ لا شریك له، و اشهد ان محمّدا عبدہ ورسوله صلی اللّٰہ علیه وعلٰی آله و صحبه وسلم۔

امابعد: برادران اسلام! اس کتاب میں ایسے لوگوں کا تذکرہ ہے جنہیں اللہ تعالی نے اپنی اطاعت وفرمانبرداری کی دولت سے نوازا اور اپنی محبت اور معرفت سے مالا مال کیا، اس میں ایسی قوم کا ذکر ہے جن کے قلوب محبت الٰہی سے سرشار تھے، جو رات کی تاریکیوں میں بھی بارگاہ خداوندی میں کھڑے رہتے تھے اور ساری ساری رات عبادت و بندگی میں گزار دیتے تھے جس کے صلہ میں اللہ تعالی نے ان کو ہدایت ربانیہ کا نشان بنایا اور ان کومحبین اور عارفین کے مقام پر فائز کیا اور ان کو عبادت و ریاضت کا مشتاق بنایا اور ان کو اپنی محبت کا لباس پہنایا اور ان کے سروں پر مسرت کا تاج سجایا، پس ان کے دل ہمیشہ اسی ذات کے ساتھ متعلق رہتے ہیں، جب غافل لوگ محوخواب ہوتے ہیں تو وہ اپنے رب کے سامنے خشوع وخضوع کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں، اور اللہ کی رضا سے حظِ وافر پاتے ہیں جبکہ محروم لوگ اس سے محروم رہتے ہیں۔ ان اولیاء کا مقصد ایسے قیمتی اوقات میں اپنے رب ذوالجلال کا قرب حاصل کرنا ہوتا ہے جن اوقات میں اللہ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور

Marfat.com

شب بیداروں کو اجر عظیم سے نوازا جاتا ہے، جیسا کہ ہمارے امام و پیشوا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: ''رات کے وقت ایک ایسی ساعت ہوتی ہے کہ جب کسی مسلمان بندے کو وہ ساعت حاصل ہو جائے اور وہ اللہ تعالی سے دنیا و آخرت کی کوئی خیر و بھلائی مانگے تو اللہ تعالی اسکو وہ خیر و بھلائی ضرور عطا فرماتے ہیں اور وہ ساعت ہر رات ہوتی ہے۔''

[رواہ مسلم ۷۵۷ و احمد ۳/۳۱۳ وابن حبان ۲۵۶۲]

اسی لیے ان اللہ والوں نے راتوں کو دعا و نماز کی صورت میں زندہ رکھا اور رحمٰن کی ذات ہی ان کا مطلوب و مقصود ہوتی ہے، رات کی تاریکیوں میں جب اللہ نے ان کو اپنی بارگاہِ عالی میں بلایا تو انھوں نے لبیک کہا اور رب کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اپنے نرم و نازک بستروں کو چھوڑ دیا، پس رات ان کے لئے سواری کی طرح ہوگئی اور سحری کے اوقات ہے بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہونا ان کا مقصد بن گیا اور اطاعت و فرمانبرداری کے لئے رات بھر جاگنا ان کی طبیعت ثانیہ بن گئی، حتیٰ کہ پھر اللہ تعالی نے ان کو اپنے فرمانبردار بندوں کی فہرست میں داخل کرلیا، جیسا کہ اللہ تعالی اپنے کلام مجید میں ان کے اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝﴾ [الذاریات: ۱۷، ۱۸]

''وہ راتوں کو بہت کم سوتے ہیں اور بوقت سحر استغفار کرتے ہیں۔''

ان شب بیداروں نے دنیا کو پس پشت ڈالا اور آخرت کو ہمیشہ پیش نظر رکھا، یہی لوگ خدا کے محبوب ہیں کہ جب انہیں حکم ہوا کہ اپنے بستروں کو چھوڑ کر میری بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ تو وہ فورا اس کے در پر حاضر ہو گئے اور قیام و اطاعت کو بجا لائے، اگر تم رات کی ساعت میں ان کے گڑگڑانے کی آوازیں سن لو کہ جب وہ اپنے رب کی کتاب کی تلاوت کر رہے ہوتے ہیں اور شوق و ذوق ان کے سینوں میں

83779

Marfat.com

موجزن ہوتا ہے اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوتی ہیں اور وہ کس لجاجت و زاری سے دعا و استغفار میں مشغول ہوتے ہیں تو تمہاری زندگی کا سارا لطف و کیف جاتا رہے اور غفلت کے پردے دور ہو جائیں، جیسا کہ فرمان خداوندی ہے:

﴿اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَ هُمْ يَسْجُدُوْنَ﴾

[آلِ عمران، ۱۱۳]

''وہ ایسے قیام کرنے والے لوگ ہیں جو رات کی ساعت میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔''

پاک ہے وہ ذات جس نے ان کو اپنی اطاعت کے ذریعہ صادقین کے مقام و مرتبہ تک پہنچا دیا چنانچہ وہ عبادت و بندگی کے سبب مخلصین کے مراتب اور ان کے مقامات پر فائز ہو گئے اور اپنے رب سے ملنے والے اجر و ثواب پر نظریں جمائے ہوئے ہیں جب پروردگار نے تہجد اور شب بیداری کی حلاوت کا مزہ چکھایا تو ان کے بدن سے دنیا کی تکالیف و آلام کا احساس جاتا رہا۔ جب رات کی تاریکی چھا جاتی ہے اور ہر طرف سناٹا چھا جاتا ہے تو ایسے لمحات میں ان کا طرز بندگی کیا خوب ہوتا ہے کہ وہ رکوع و سجود کی حالت میں اپنے مالک کے سامنے مصروف عبادت ہوتے ہیں اور اس سے فضل و رضا کے طلبگار اور اسکی رحمت کے امیدوار ہوتے ہیں اور اس کی عطا و بخشش سے بہرہ یاب ہوتے ہیں، زبانِ حال یہ کہتی ہے:

امنع جفونك ان تذوق مناما ❁ واذر الدموع على الخدود سجاما

واعلم بانك ميت ومحاسب ❁ يامن على سخط الجليل اقاما

لله قوم اخلصوا في حبه ❁ فرضى بهم و اختصهم خداما

قوم اذا جن الظلام عليهم ❁ ياتوا هنالك سجدا و قياما

خمص البطون من التعفف ضمرا ❁ لا يعرفون سوى الحلال طعاما

''اپنی آنکھوں کو نیند کے لطف سے روک اور اپنے رخساروں پر زیادہ

Marfat.com

آنسو بہا اور جان لے کہ تو مرنے والا ہے اور تیرا محاسبہ ہوگا، وہ اللہ کے ساتھ محبت کرنے میں مخلص تھے اس لئے اللہ ان سے راضی ہوا اور ان کو اپنا خادم بنایا، اے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی پر جما ہوا ہے، جب رات کی تاریکی ان پر چھا جاتی ہے تو وہ لوگ قیام و سجود میں شب گزارتے ہیں اور پرہیز گاری کی وجہ سے وہ لاغر اور دبلے بدن ہیں اور وہ حلال کے ہی عادی ہیں، حرام سے ان کو شناسائی ہی نہیں۔''

تہجد گزاروں کے پیشوا جلیل القدر تابعی حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی بات کتنی خوبصورت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: ''مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو وہ اعلان کرتے ہیں کہ جھوٹا ہے وہ شخص جو میری محبت کا دم بھرتا ہے کہ جب رات چھا جاتی ہے تو مجھ سے غافل ہو کر سو رہتا ہے، کیا ہر محبّ اپنے محبوب کے ساتھ خلوت (تنہائی) کو پسند نہیں کرتا، دیکھو! میں تو اپنے پیاروں کی طرف متوجہ ہوں جب رات چھاتی ہے، میں ان کے سامنے موجود ہوں پس وہ حالت مشاہدہ میں مجھ سے مخاطب ہیں اور میرے حضور مجھ سے ہم کلام ہیں اور کل (قیامت) کو میں اپنی جنت میں انکی آنکھیں ٹھنڈی کر دوں گا۔ [حلیۃ الاولیاء ۸/۱۰۰]

میرا ارادہ ہوا کہ میں قیام لیل (تہجد) کے موضوع پر کتاب لکھوں جس میں قیام لیل کے آداب و فضائل جمع ہوں اور اس میں رقم کروں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمازِ تہجد کے بارے میں کیا طرز و طریق تھا، آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم اور تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم اور دیگر اکابر و اسلافِ امت کا کیا طرز عمل تھا، تاکہ تمام قارئین کے سامنے ایک عمدہ نمونہ آجائے اور ان کے اندر بھی اس عظیم عبادت کی ترغیب و اشتیاق پیدا ہو اور اس عبادت شریفہ کا احیاء ہو سکے۔

یہ خیر و سعادت کا وہ عظیم باب ہے جس سے مسلمان بے رغبتی اختیار کر رہے ہیں اور غافلین غفلت و کوتاہی کا شکار ہو رہے ہیں، رمضان کے مہینے کے سوا اور کسی

Marfat.com

مہینے میں اس عبادت کی ان کو یاد ہی نہیں آتی، بعض لوگ اس عبادت کو محض اپنی عادت کے مطابق بجالاتے ہیں لیکن وہ اس کے فضائل و آداب سے واقف نہیں ہیں۔

اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو اس بات سے آگاہ کیا جائے کہ ہمارے اسلاف کا قیام لیل کے بارے میں کیا طرز عمل تھا اور وہ اس کا کتنا اہتمام کرتے تھے، وہ اللہ سبحانہ وتعالی کے سامنے کس طرح تضرع و عاجزی اختیار کرتے تھے، اوران کے دلوں میں اللہ تعالی کی کس قدر عظمت و صحبت بھری ہوئی تھی اور ان کی زبانوں سے اللہ کی حمد و ثناء کس طرح ادا ہوتی تھی، ساری رات قیام و اطاعت میں گزرنے کے باوجودان کے جی لقائے مولی کی حلاوت سے سیر نہیں ہوتے تھے۔

قیام لیل ایک ایسی عبادت ہے جس سے انسان کے اندر صبر و تحمل اور استقلال و ثابت قدمی کی صفات پیدا ہوتی ہیں اور انسان ان کا خوگر بنتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے محبوب ﷺ پر اور آغاز دعوت میں ان پر ایمان لانے والوں پر بھی اس عبادت کو واجب قرار دیا، یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے عابدین اور قوامین کی ایک ایسی جماعت تیار کر لی جس نے اسلام کا علَم بلند کیا اور جو اس امانت کو آگے پہنچانے کے لیے تمام روئے زمین پر پھیل گئی، جن کا حال یہ تھا کہ وہ اللہ کے سوا اور کسی سے ڈرتی نہیں تھی، باطل کی قوت نہ تو ان کو مرعوب کرسکی اور نہ ہی ان کی کثرت ان کو کمزور کرسکی، جیسا کہ آپ اس کتاب میں سلطان نور الدین محمود مجاہد اور صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے قیام لیل کے متعلق پڑھیں گے، اسی طرح آپ کو معلوم ہوگا کہ قیام لیل کی یہ عبادت مسلمانوں کا شعار رہی ہے جس کو انھوں نے دشمن سے مقابلہ کرتے وقت سخت ترین حالات ولمحات میں بھی ترک نہیں کیا، لیکن جب اس امت نے اپنے رب کے در پر کھڑا ہونا ترک کر دیا اور دشمن کے دروازوں پر جا کھڑے ہوئے اور غفلت اور خواہشات کی محبت میں گرفتار ہوئے اور تمام اوقات طاعات سے خالی گزرنے لگے اور اکثروں کی حالت یہ ہوگئی کہ دنیا کے امور سے تو خوب واقف، لیکن

Marfat.com

آخرت کے امور سے یکسر جاہل، نتیجہ یہ ہوا کہ پروردگار ان سے ناراض ہوگیا۔

جیسا کہ محمد ﷺ کا فرمان ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ ہر بد خلق، تندمزاج اور مغرور و متکبر انسان سے نفرت وبغض رکھتا ہے جو بازاروں میں شوروغوغا مچاتا پھرتا ہے اور رات کو لاشئہ بے جان کی طرح محوخواب رہتا ہے اور دن کو گدھے کی طرح گھومتا پھرتا ہے، دنیا کے امور سے واقف اور آخرت کے امور سے جاہل ہے۔''

[راوه ابن حبان (١٩٧٥ موارد)، والبيهقى ١٠/١٩٤]

جب ایسی مذموم عادات ان میں پیدا ہوگئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان پر ان کے دشمن مسلط کر دیئے، جنہوں نے مسلط ہو کر ان کے شہروں سے ہر اچھے کام کو ختم کر دیا اور ان کو اپنا ماتحت اور مطیع بنالیا، جس کے نتیجہ میں امت میں فقر و گرانی پیدا ہوگئی اور مصائب کا نزول ہونے لگا، یہ سب کچھ اس بات کی سزا تھی جو انہوں نے اپنے رب کی اطاعت سے روگردانی کی تھی اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کو ترک کر دیا تھا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی بات کتنی سچی ہے، فرمایا کہ ''تین چیزوں میں حلاوت تلاش کرو، قیام لیل میں، قرآن میں اور دُعا میں، اگر ان میں حلاوت حاصل ہو جائے تو اس کو قائم رکھو اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اگر پھر بھی حلاوت نہ پاؤ تو جان لو کہ خیر کے دروازے تم پر بند ہو چکے ہیں، لہٰذا ان کو کھولنے کی کوشش و ہمت کرو''۔ [شعب الايمان للبيهقى ٥/٤٤٧]

میں نے اس موضوع کو بارہ فصلوں میں تقسیم کیا ہے:

پہلی فصل میں کتاب وسنت اور اسلاف کی نظر میں قیامِ لیل کی فضیلت و اہمیت بیان کی گئی ہے اور دوسری فصل میں وہ اسباب اور طریقے ذکر کیے گئے ہیں جن سے قیامِ لیل کی سعادت کا حاصل کرنا آسان اور سہل ہو جاتا ہے۔ تیسری فصل میں قیام کے متعلق نبی کریم ﷺ کا طرز وطریق بیان کیا گیا ہے اور چوتھی فصل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شب بیداری کا تذکرہ کیا گیا ہے اور پانچویں فصل میں تابعین کرام رحمۃ اللہ علیہم

Marfat.com

کی شب بیداری کا ذکر ہے اور چھٹی فصل میں فقہاء، زاہدین اور سلاطین کی شب بیداری کا بیان ہے اور ساتویں فصل میں تہجد گزار خواتین کا ذکر کیا گیا ہے اور آٹھویں فصل میں متہجدین کی شب بیداری کے متعلق چند قصص وعبرتیں بیان کی گئیں ہیں اور نویں فصل میں تہجد گزاروں اور شب بیداروں کی غیبی آوازوں اور خوابوں کا تذکرہ ہے۔اور دسویں فصل میں ان کی مناجات ہیں اور گیارہویں فصل میں رمضان المبارک میں آنحضور ﷺ اور آپؐ کے صحابہ ؓ کے قیامِ لیل کا ذکر ہے اور بارہویں فصل میں تعدادِ رکعاتِ تراویح کا ذکر کیا گیا ہے۔آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قلوب کی اصلاح فرمائے اور ہمیں قیامِ لیل سے والہانہ محبت اور اس پر مواظبت نصیب فرمائے۔

انہ علیٰ کل شیءٍ قدیر، وصلی اللّٰہ علی سید نامحمد و علی آلہ و صحبہ و سلم۔

افقر العباد الی رحمۃ ربہ
احمد مصطفیٰ قاسم الطہطاویؒ

Marfat.com

کتاب وسنت کی روشنی میں شب بیداری کی فضیلت

قیام لیل ایک عظیم عبادت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو بھی حکم دیا۔ ارشاد فرمایا:

﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾

''اور کسی قدر رات کے حصہ میں اس میں تہجد پڑھا کیجئے جو کہ آپ کے لیے زائد چیز ہے امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دے گا۔'' [الاسراء:۷۹]

نیز اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو حکم دیتے ہیں کہ تزمل (کپڑا اوڑھنا) کو ترک کر کے میرے سامنے تہجد پڑھنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔ فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾ [المزمل: ۱،۴]

''اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات کو کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف رات یا اس سے کسی قدر کم کر دیا اس سے کچھ بڑھا دو اور قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو۔''

اس آسمانی دعوت پر حضور نبی کریم ﷺ نے اور ان پر ایمان لانے والی جماعت نے لبیک کہا اور قیامِ لیل کے حکم کی تعمیل کی، اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ ان کو دعوت جیسے اہم کام کے لیے روحانی طریقہ سے تیار کیا جائے، چنانچہ انہوں نے نرم و نازک بستروں کو چھوڑا اور راحت و نیند کو خیر باد کہہ دیا اور اس حکمِ الٰہی کی تعمیل میں رات کی تاریکیوں

Marfat.com

میں شب بیداری کے لیے کمر بستہ ہو گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آغاز میں قیامِ لیل کو فرض کیا، چنانچہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ایک سال تک قیام کرتے رہے، حتیٰ کہ ان کے پاؤں اور پنڈلیاں سوج گئیں، پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخری حصہ کو بارہ ماہ تک نازل نہیں کیا، پھر تخفیف نازل فرمادی، چنانچہ قیامِ لیل نفلی ہو گیا جو کہ اس سے پہلے امت پر فرض تھا، پہلے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ﴾ [المزمل: ۲۰]

”آپ کے رب کو معلوم ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ والوں میں سے بعض آدمی (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات کھڑے رہتے ہیں۔“

پھر یہ آیت نازل فرمائی:

﴿عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾

[المزمل: ۲۰]

”اس کو معلوم ہے کہ بعض آدمی تم میں سے بیمار ہوں گے...... سو تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکو پڑھا کرو۔“

اس آیت نے ماقبل کے حکم کو منسوخ کر دیا، لہٰذا قیامِ لیل کا حکم، جو کہ اس سے پہلے امت پر فرض تھا، اب نفل ہو گیا۔

جیسا کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیت مذکورہ کے نازل ہونے کے بعد قیامِ لیل، جو کہ پہلے فرض تھا، نفل ہو گیا۔[تفسیر الطبری ۱۲۵/۲۹)، الدرالمنثور ۳۲۲/۸، تفسیر البغوی ۴۰۷/۴، صحیح مسلم ۷۱۶]

Marfat.com

تاہم قرآن کی متعدد آیات اور مختلف مقامات میں قیام لیل کی امت کو ترغیب دی گئی ہے اور اس کو متقین اور صالحین کی صفت بتایا گیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا﴾ [السجدہ:۱۶]

''ان کے پہلو خواب گاہوں سے دور رہتے ہیں اپنے رب کو خوف و امید کے ساتھ پکارتے ہیں۔''

مفسرین فرماتے ہیں کہ: ''تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ'' کا معنی یہ ہے کہ ان کے پہلو نیند و راحت کی جگہوں سے دور رہتے ہیں۔ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق جمہور مفسرین اور امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے کہ وہ نماز جس کی خاطر ان کے پہلو خواب گاہوں سے دور رہتے ہیں اس سے مراد تہجد کی نماز ہے۔

امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اس سے مراد رات کا قیام (عبادت) ہے۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان شب بیداروں میں سب سے مقدم سید الرسل، فخر الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے، جیسا کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

و فینا رسول اللہ یتلو کتابہ ❁ اذا انشق معروف من الصبح ساطع

ارنا الھدی بعد العمی فقلوبنا ❁ بہ موقنات ان ما قال واقع

یبیت یجافی جنبہ عن فراشہ ❁ اذا استقلت بالمشرکین المضاجع

''اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں جو خدا کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، جب رات کا اندھیرا ختم ہو کر صبح کی روشنی نمودار ہوئی، آپؐ نے ضلالت کے بعد ہمیں ہدایت کی روشنی دکھائی، ہمارے دل ان کی تمام باتوں کو درست تسلیم کرتے ہیں اور ان پر یقین رکھتے ہیں،

Marfat.com

آپ کی شب اس حال میں بسر ہوتی ہے کہ آپ کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں، جبکہ مشرکین پر ان کے بستر بھاری رہتے ہیں۔''

[تفسیر ابن کثیر (۳۲۶/۳) تفسیر البغوی، ۳۷۵/۳]

ایک اور مقام پر صالحین کی شب بیداری اور رب العالمین کے رو بروان کے کھڑے ہونے کا ذکر آتا ہے، فرمایا:

﴿كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۝ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ [الذاریات: ۱۷، ۱۸]

''وہ راتوں کو بہت کم سوتے ہیں اور بوقتِ سحر استغفار کرتے ہیں۔''

مفسرین لکھتے ہیں کہ ''یَهْجَعُوْنَ'' کا معنی یہ ہے کہ وہ سوتے ہیں، عربی زبان میں ''الھجوع'' کہتے ہیں رات کے سونے کو، مطلب یہ ہوا کہ وہ راتوں کو بہت کم سوتے ہیں، زیادہ وقت نماز میں مشغول رہتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت مطرف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کوئی رات آتی ہو اور وہ اللہ کے حضور نماز ادا نہ کرتے ہوں، رات کے شروع حصہ میں یا درمیان والے حصہ میں مصروفِ عبادت ہوتے ہیں۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ وحضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے، جب طبیعت میں نشاط آتا تو سحری تک نماز پڑھنے کی کوشش کرتے، ہمارے سلفِ صالحین کا حال کتنا خوبصورت تھا کہ نیک کاموں مین نہایت ریاضت و مجاہدہ کے باوجود اپنے اعمال کو کتاب اللہ کے سامنے پیش کرتے تھے۔

احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے عمل اہل جنت کے سامنے پیش کیے (یعنی ان کے اعمال سے پرکھا اور موازنہ کیا) تو دونوں میں بہت بعد اور فرق معلوم ہوا کہ ہم تو ان کے اعمال کے قریب بھی نہ پہنچ سکے، اللہ تعالی ان کی تعریف میں فرماتے ہیں:

Marfat.com

﴿كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ﴾

[تفصیل کے لیے دیکھیے: تفسیر الطبری ۱۷/ ۳۸، الطبری ۲۶/ ۱۹۶، الدر المنثور ۷/ ۶۱۴]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفرقان میں عباد الرحمٰن (رحمٰن کے بندے) کی جہاں بہت سی صفات بیان فرمائیں وہاں ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی:

﴿وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا﴾ [الفرقان : ٦٤]

''اور وہ لوگ جو اپنے سجدہ اور قیام میں رات بسر کرتے ہیں۔''

مفسرین فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی یہ شب بہترین شب ہے اور ''قِیَامًا'' کا معنی ہے اسکی عبادت واطاعت میں شب گزارتے ہیں۔

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے رب کے سامنے اس حال میں رات گزارتے ہیں کہ اللہ کے لئے نماز پڑھتے ہیں اور ان کی نماز سجدہ اور قیام میں ادا ہوتی ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ آیت پڑھی تو فرمایا: یہ ان کی راتوں کا حال ہے، وہ ایسے متحمل مزاج ہیں کہ کسی سے جہالت سے پیش نہیں آتے، اگر کوئی ان سے جہالت والا برتاؤ کرے تو وہ حلیم و بردبار بنتے ہیں اور خود سفاہت اور نادانی سے کام نہیں لیتے، یہ ان کے دن کا حال ہے تو رات کا حال کیا ہوگا؟! ان کی راتیں بھی یقیناً بہترین ہیں، وہ راتوں کو خوب گریہ وزاری کرتے ہیں، خوب جم کر عبادت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے اپنی نجات اور دوزخ سے رہائی کی دعائیں کرتے ہیں۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اور ثعالبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں قیامِ لیل کی ترغیب دی گئی ہے۔ [تفسیر الطبری ١٩/ ٣٦، البغوی ٣/ ٣٧٥، فتح القدیر للشوکانی ٤/ ٨٦، تفسیر الثعالبی ٣/ ١٤٠]

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ان شب بیداروں کی مدح کرتے ہیں کہ وہ اطاعت و

Marfat.com

تقرب میں ہمیشگی رکھتے ہیں اور اچھے برے ہر حال میں اس کے در پر حاضر رہتے ہیں اور غافلوں کی طرح نہیں ہیں جو اس کے دربار سے منہ موڑے ہوئے ہیں اور اپنے رب کو شدت اور مصیبت کے وقت ہی یاد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ [الزمر، ۸، ۹]

''اور (مشرک) آدمی کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر کے پکارنے لگتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ جب اسکو اپنے پاس سے نعمت عطا فرماتا ہے تو جس کے لئے پہلے سے پکار رہا تھا اس کو بھول جاتا ہے اور خدا کے شریک بنانے لگتا ہے تاکہ اللہ کی راہ سے گمراہ کرے، آپ کہہ دیجئے اپنے کفر کی بہار تھوڑے دن اور لوٹ لے تو دوزخیوں میں سے ہونے والا ہے، بھلا جو شخص اوقات شب میں سجدہ وقیام کی حالت میں عبادت کر رہا ہو، آخرت سے ڈر رہا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید کر رہا ہو، آپ کہیے کہ علم والے اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے، اہل عقل ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔''

مفسر قرآن امام ابو السعود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیت بالا کا معنی یہ ہے کہ اے خدا کے نافرمان! کیا وہ شخص جو تمام احکامات کو بجالانے والا ہو اور رات کی ان ساعات میں قیام وعبادت کا فریضہ ادا کرنے میں مداومت رکھنے والا ہو اور صرف

برے حالات میں نہیں بلکہ اچھے برے ہر حال میں اس کے دربار میں حاضر رہنے والا ہو بھلا ایسا شخص تیری طرح ہوسکتا ہے؟ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کیا تم حال اور مآل (انجام) کے اعتبار سے زیادہ اچھے ہو یا وہ لوگ جو رات کی ان ساعات میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری پر کاربند رہتے ہیں جن راتوں میں عبادت کرنا اللہ کے قرب کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور جو ہر حال میں ریا ونمود سے پاک ہے؟

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''اَلْقَانِتُ'' کا لفظ قنوت سے لیا گیا ہے، جس کا معنی ہوتا ہے رات کی ساعات میں قرآن کی تلاوت اور طویل قیام کرنا اور نماز میں سجدہ وقیام کرنا۔

[تفسیر ابی السعود ۲۴۵/۷، روح المعانی ۲۳/ ۲۴۵، البغوی ۷۳/۴]

ایک مقام پر قرآن حکیم اہل کتاب کے ایک گروہ کی تعریف کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر رات کی تاریکیوں میں عبادت وبندگی بجالاتا ہے۔

باری تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے:

﴿لَيْسُوْا سَوَآءً مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَ هُمْ يَسْجُدُوْنَ﴾ [آل عمران:۱۱۳]

''یہ سب برابر نہیں ان اہل کتاب میں سے ایک جماعت وہ بھی ہے جو قائم ہے، اللہ کی آیتیں اوقات شب میں پڑھتے ہیں اور وہ سجدہ (نماز) بھی کرتے ہیں۔''

مفسرین لکھتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اہل کتاب کے ایک مومن فرقہ کی مدح وتعریف کر رہے ہیں، اصل بات یہ ہوئی کہ جب عبد اللہ بن سلام اور دوسرے چند یہودی مسلمان ہوئے تو یہودی علماء نے از راہِ عناد یہ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف وہی لوگ ایمان لائے ہیں جو ہم میں برے تھے، ایسے ہی لوگوں نے ان کی

Marfat.com

اتباع کی ہے، اگر وہ ہم میں اچھے ہوتے تو اپنا آبائی مذہب ترک نہ کرتے اور دوسرے مذہب کو اختیار نہ کرتے، اس پر مذکورہ آیت نازل ہوئی۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ "اُمَّةٌ قَائِمَةٌ" کا معنی ہے ایسی جماعت جو اللہ کے حکم کو قائم رکھنے والی ہو اور اسکی شریعت کی مطیع اور اس کی راہ پر مستقیم ہو، اور "وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ" کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ راتوں کو اٹھتے ہیں، کثرت سے نماز تہجد ادا کرتے ہیں اور اپنی نمازوں اور تہجد میں قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔ [تفسیر الطبری ٥١/٤، البیضاوی ٨١/٢، القرطبی ١٧٦/٤، ابن کثیر ٣٩٨/١]

پھر قرآن ان تہجد گزار اور شب بیدار لوگوں کا خاص نشان ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے:

﴿سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ﴾ [الفتح: ٢٩]

"ان کے آثار بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں۔"

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ سجدے کا اثر نمازیوں کے چہروں پر نمایاں ہوتا ہے، جیسے رات کو بیدار رہنے سے چہرے پر زردی وغیرہ کے آثار ظاہر ہوتے ہیں، یعنی اللہ کی عبادت واطاعت میں بیدار رہنا اور تعب ومشقت اٹھانا وغیرہ۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ وہ رات کے وقت نماز پڑھتے ہیں جب صبح ہوتی ہے تو ان کے چہروں پر ان کے اثرات نظر آتے ہیں، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "اَثَرِ السُّجُوْد" سے مراد چہرے کی زردی ہے، ان سے کسی نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ تہجد گزاروں کے چہرے بڑے پُر رونق اور خوبصورت ہوتے ہیں؟ فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انہوں نے رحمٰن سے خلوت میں مناجات کی تو رحمٰن نے ان کو نور کا لباس پہنا دیا۔

حضرت ابن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اللہ کی اطاعت میں رات بھر جاگنا ہے، اس لیے کہ آدمی جب رات بھر جاگتا ہے تو صبح

Marfat.com

کے وقت اس کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔[تفسیر الطبری، ۱۱۱/۲۶۔ابن کثیر، ۲۰۵/۴۔ الدر المنثور، ۲۴۵/۷۔ القرطبی، ۲۹۴/۱۶]

سنّت نبویہ کی روشنی میں شب بیداری کا مقام ومرتبہ

متعدد احادیث سے قیام لیل کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تہجد گزاروں کا کیا مقام ومرتبہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کس قدر اجر وثواب تیار کر رکھا ہے۔ میں نے مناسب خیال کیا کہ ان احادیث کو چند عنوانات کے تحت ذکر کروں اور انہیں درجہ وار بیان کروں تاکہ ہر مسلمان اس عبادت کا شرف ورتبہ جان سکے اور اللہ کے ہاں اس کی قدر ومنزلت سے واقف ہو سکے۔

۱) فرائض کے بعد افضل ترین نماز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرض نماز کے بعد افضل نماز وہ ہے جو رات کے حصہ میں پڑھی جاتی ہے، ایک روایت میں ''قیام اللیل'' کے الفاظ ہیں اور ایک روایت میں ''صلوٰۃ اللیل '' کے الفاظ آتے ہیں۔

[رواہ مسلم، ۱۱۶۳۔ والترمذی، ۴۳۸۔ والنسائی، ۲۰۶/۳]

امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ اور عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ جو فرمایا کہ ''فرض نماز کے بعد'' اس سے مقصد مطلق نفل نمازوں پر نمازِ تہجد کی فضیلت کو ظاہر کرنا ہے نہ کہ ان سنن مؤکدہ پر جو فرض نماز سے پہلے یا بعد میں ہوتی ہیں۔ بعض کے نزدیک نمازِ تہجد ان نوافل سے افضل ہے جن کی جماعت کے ساتھ ادا کرنا مسنون ہے، جیسے نمازِ کسوف، نمازِ استسقاء وغیرہ۔ صحیح قول یہ ہے کہ نمازِ تہجد مطلق نفل نمازوں سے افضل ہے۔ تہجد کی نماز افضل اس لیے ہے کہ اس میں خشوع وخضوع، خاطر جمعی اور خلوتِ ربانی کی دولت وصفت حاصل ہوتی ہے اور رات کا وقت بھی راحت وسکون کا وقت

Marfat.com

ہوتا ہے، اس وقت عبادت کی بجا آوری نفس پر نہایت شاق اور دشوار ہوتی ہے۔ حدیث مذکور میں لفظ "جوف" سے مرادرات کا چوتھا، پانچواں اور چھٹا حصہ ہے، اس وقت میں بیدار ہونا سب سے زیادہ دشوار ہوتا ہے اور یہ وقت راحت وسکون کے لحاظ سے بہت محبوب ہوتا ہے اور اس وقت میں دُعا کی قبولیت بھی زیادہ متوقع ہوتی ہے۔[عون المعبود شرح سنن ابی داود، ۶۰/۷۔ فیض القدیر للمناوی ۴۱/۲]

۲) تہجد، صالحین کی نماز

نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کو یہ دعا دیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں صلاۃ الابرار یعنی تہجد کی دولت نصیب فرمائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب دُعا میں زیادہ مبالغہ کرتے تو فرماتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نیک لوگوں کی نماز عطا فرمائے۔

جو راتوں کو قیام کرتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں، نہ وہ پیشوا ہیں اور نہ ہی فاجر۔[الاحادیث المختارة ۷۵/۵۔ الادب المفرد، ۶۳۱]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "کہ ہم ایک دوسرے کو یہ دعا دیا کرتے تھے کہ اے اللہ! ہمیں نیک لوگوں کی نماز عطا فرما جو نہ پیشوا ہیں اور فاجر، رات کو قیام کرتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔" [الحلية، ۳٤/۲۔ الادب المفرد، ٦٣١]

۳) شب بیداری نیک لوگوں کا شعار اور گناہوں کا کفّارہ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ "قیامِ لیل" نیک لوگوں کا شعار، گناہوں کا کفارہ اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم قیام لیل کو لازم جانو، کیوں کہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی عادت اور پروردگار کے تقرب کا باعث ہے اور گناہوں کا کفارہ ہے۔" اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "قیامِ لیل گناہوں کے لیے کفارہ اور

Marfat.com

گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے اور جسم سے بیماریوں کی دوری کا سبب ہے۔''

[رواہ ابن خزیمۃ ۳۵۔والطبرانی فی "الاوسط" ۳۲۵۳۔والحاکم فی "المستدرک" ۴۵۱/۱۔ والبیھقی فی سننہ ،۵۰۲/۲]

۴) شب بیداری مومن کے لیے باعث شرف ہے

حضرت سہل بن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے حضور اکرم ﷺ سے فرمایا: ''اے محمد ﷺ! جتنا عرصہ بھی زندہ رہنا چاہو آخر آپؐ کو وصال کرنا ہے اور جسے چاہو محبوب بناؤ آخر آپؐ کو اس سے جدا ہونا ہے اور جو چاہیں عمل کریں آپؐ کو اس کا بدلہ ملے گا، پھر فرمایا: ''اے محمد ﷺ! قیام لیل (تہجد) مومن کے لیے شرف ہے اور لوگوں سے استغناء اس کے لیے عزت ہے۔''

[الطبرانی الاوسط ،۴۲۷۸۔ المستدرک ،۳۶۰/۴۔ شعب الایمان،۳۴۹/۷]

۵) شب بیداری دخولِ جنت کا سبب

حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جنت میں ایک بالا خانہ ہے جس کا باہر کا حصہ اس کے اندر سے اور اندر کا حصہ اس کے باہر سے نظر آتا ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ بالا خانہ کس کے لیے ہے؟ آپؐ نے فرمایا: کہ ''اللہ تعالیٰ نے وہ بالا خانہ اس کے لیے تیار کر رکھا ہے جو (دوسروں کو) کھانا کھلاتا ہے اور گفتگو نرم انداز میں کرتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔''

[رواہ احمد ،۳۴۳/۵۔ والبیھقی (۳۰۰/۴۔ والطبرانی فی "الکبیر" ۳۴۶۶]

ایک جلیل القدر صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے ایسے کام کے بارے میں دریافت کیا کہ جب اس پر عمل کیا جائے تو جنت میں داخلہ نصیب ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ ''اسلام کو رواج دو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور رات کو قیام کرو

Marfat.com

جب لوگ سو رہے ہوں تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

[رواہ احمد ۲۹۵/۲ـ والحاکم ۴۴/۴]

۶) شب بیداری تقربِ الٰہی کا ذریعہ

حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصہ میں بندے کے زیادہ قریب ہوتے ہیں، لہٰذا اگر تم اس ساعت میں اللہ کا ذکر کرنے والے لوگوں میں سے بن سکو تو ایسا ضرور کرو۔"

[رواہ الترمذی ۳۵۷۹، البیہقی ۴/۳، ابن خزیمہ ۱۲۴۷]

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! رات کا کونسا حصہ قبولیت والا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: "رات کا آخری حصہ پس جتنی چاہو نمازیں پڑھو، کیونکہ یہ نماز ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کے قریب آ کر تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں مگر شرک اور ظلم کو معاف نہیں فرماتے۔"

[السنن الکبری للنسائی ۴۸۲/۱، و ابن ماجہ ۱۲۵۱، والحاکم ۴۵۳/۱، و ابوداود ۱۲۷۷]

۷) شب بیداری محبت الٰہی کا سبب

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "تین اشخاص سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں اور تین اشخاص سے بغض رکھتے ہیں، جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں: وہ یہ ہیں، ایک وہ آدمی جو کسی قوم کے پاس اللہ کے لیے کچھ مانگنے آئے اور آپس کی قرابت کی بنا پر نہ مانگے اور قوم اس کو کچھ نہ دے پھر ان میں سے ایک آدمی آ کر اس کو پوشیدہ طور پر دیدے کہ اس کے عطیہ کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا یا دینے والا ہی جانتا ہے اور دوسری وہ قوم جو رات کو چلی حتیٰ کہ جب نیند ان کو

Marfat.com

زیادہ محبوب ہونے لگی تو ایک جگہ ٹھہر گئی اور سب سو گئے لیکن ان میں سے ایک آدمی اٹھا اور مجھ سے خوشامد کرنے لگا اور میری آیات پڑھنے لگا اور تیسرا وہ آدمی جو کسی لشکر میں ہو اور دشمن سے مقابلہ ہو جائے اور سب میدان چھوڑ کر بھاگ جائیں لیکن وہ سینہ سپر ہو کر لڑتا رہے یہاں تک شہید ہو جائے یا فاتح بن کر واپس آ جائے، اور تین اشخاص جن سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتے ہیں وہ یہ ہیں، بدکار بوڑھا، متکبر فقیر اور ظالم مال دار۔

[رواہ النسائی فی "الکبری" ۸۴/۵، والترمذی 2568، و احمد ۱۵۳/۵، و الحاکم ۵۷۱/۱]

ایک روایت میں حضرت ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین اشخاص سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں...... آپؐ نے ان میں سے جن کا ذکر کیا وہ یہ ہیں، ایک وہ شخص جسکی خوبصورت بیوی ہو اور نرم و نازک بستر ہو اور وہ رات کو اٹھتا ہے، اپنی خواہش کو چھوڑ کر مجھے یاد کرتا ہے، اگر چاہتا تو سو رہتا، اور ایک وہ شخص جو قافلہ کے ساتھ کسی سفر میں ہو، قافلہ والے رات کو جاگتے رہیں اور پھر سو جائیں، پس وہ سحری کے وقت اٹھ کر اچھے برے حال میں نماز ادا کرے۔

[رواہ الطبرانی فی "الکبیر" ۲۵۵/۲، والحاکم فی "المستدرک ۷۷/۱]

۸) شب بیداری سے انسان ذاکرین میں شمار ہوتا ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ترغیب دی ہے کہ مسلمان نماز تہجد کے لیے خود بھی بیدار ہو اور اپنے گھر والوں کو بھی جگائے، خواہ دو رکعتیں ہی کیوں نہ ہوں تا کہ اس سے ذاکرین کا ثواب حاصل ہو، چنانچہ حضرت ابو سعید الخدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو بیدار ہو اور اپنے گھر والوں کو بیدار کرے، پھر وہ (دونوں) دو رکعتیں نماز پڑھ لیں تو وہ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والوں میں سے لکھے جاتے ہیں۔ [رواہ ابن ماجہ ۱۳۳۵۔ و ابو داود ۱۳۰۹۔ ابو یعلی ۱۱۱۲۔ والبھیقی فی "السنن" ۵۰۱/۲]

Marfat.com

۹) شب بیداری رحمت خداوندی کا سبب ہے

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے اور اپنی بیوی کو بیدار کرے، اگر وہ نہ مانے تو اس کے چہرے پر پانی کی چھیٹیں مارے، اور اللہ تعالی اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگائے، اگر وہ نہ مانے تو اس کے چہرہ پر پانی کی چھینٹیں مارے۔'' [رواہ ابوداود ۱۳۰۸، والنسائی ۲۰۵/۳، و ابن ماجہ ۱۳۳۶، والحاکم ۳۰۹/۱]

۱۰) شب بیداری شیطانی اثرات سے حفاظت کا ذریعہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''میری امت کا ایک شخص رات کو اٹھنا چاہتا ہے، اپنے نفس سے مجاہدہ کرتا ہے اور اس پر گرہیں لگی ہوتی ہیں، جب وہ وضو کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب سر کا مسح کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے، پھر جب پاؤں دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے، پھر اللہ تعالی ان (فرشتوں) سے کہتے ہیں (جو پردے کے پیچھے ہیں) میرے اس بندے کو تو دیکھو! اپنے نفس سے مجاہدہ کرتا ہے اور مجھ سے مانگتا ہے، میرے بندے نے مجھ سے جو کچھ مانگا ہے وہ سب اس کے لئے ہے۔'' [رواہ احمد ۱۵۹/٤ ،و ابن حبان ۱۰۵۲ ،والطبرانی فی ـــ"الکبیر" ۳۰۵/۱۷، ابو نعیم فی "الحلیۃ" ۹/۲]

۱۱) شب بیداری خیر و بھلائی کے حصول کا باعث ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ خوشخبری معلوم ہوتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں خیر کے دروازوں پر تیری رہنمائی نہ کروں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو مٹاتا ہے، رات کے حصہ میں بندہ جب اللہ کی رضا جوئی

Marfat.com

کی خاطر قیام کرتا ہے، پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا......یَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة: ١٦-١٧]

''ان کے پہلو خواب گاہوں سے دور رہتے ہیں، اپنے رب کو خوف و امید میں پکارتے ہیں۔''

[رواه الترمذی ٢٦١٦ - و النسائی فی "الکبری" ٦/٦٢٩]

۱۲) شب بیداری والے قابل رشک ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: صرف دو چیزوں میں حسد (رشک) جائز ہے، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالی نے قرآن کی دولت سے نوازا ہو اور وہ دن رات کی ساعات میں اسے پڑھتا ہو، اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالی نے مال و دولت سے نوازا ہو اور وہ دن رات کی ساعات میں اسے خرچ کرتا ہو۔'' [رواه الترمذی ١٩٣٦، و احمد ٢/٢٧٨، و النسائی فی "الکبری" ٥/٢٧، و البیهقی ٤/١٨٨]

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ایک وہ آدمی جو قرآن پڑھتا ہو اور اس کے ساتھ رات کا قیام کرتا ہو اور اس کے پہلو میں ایک شخص بیٹھا ہو جو قرآن سے واقف نہ ہو، پس وہ اس کے قیام پر اور قرآن کے اس علم پر حسد (رشک) کرے جو اللہ تعالی نے اسے عطا فرمایا ہے اور کہے کہ اگر اللہ تعالی مجھے بھی اس کی طرح علم عطا فرمائے تو میں بھی اس کی طرح قیام کروں۔'' [رواه الطبرانی فی "الکبیر" ٧/٢٦١]

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حسد کا ایک معنی تو یہ ہے کہ کسی کے پاس نعمت دیکھ کر رشک کرنا، رشک کا مطلب یہ ہے وہ خواہش کرے کہ جیسی اس کی حالت ہے میری بھی ایسی ہو جائے، اس سے زوال نعمت کی تمنا نہ کرے، حدیثِ مذکور میں یہی مراد ہے، پھر اگر قابل رشک آدمی کی حالت محمود اور پسندیدہ ہے تو اسکی آرزو کرنا بھی پسندیدہ ہے، اور اگر مذموم ہے تو تمنا کرنا بھی مذموم ہے۔ [الترغیب و الترهیب ١/٢٤٧]

Marfat.com

۱۳) شب بیداری گناہوں سے توبہ کا سبب ہے

انسان جب معاصی اور گناہوں میں مبتلا ہو اور نماز تہجد کی پابندی کرے تو اسکی یہ نماز (بحکم الٰہی) گناہوں سے توبہ کرنے اور معصیت والی زندگی سے رجوع کا سبب بن جاتی ہے، جیسا کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! فلاں شخص ساری رات نماز پڑھتا ہے لیکن جب صبح ہوتی ہے تو چوری کرتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ عنقریب اس کام سے باز آجائے گا۔

[رواہ احمد ۴۴۷/۲، والبزار "کشف الاستار" ۷۲۰، ۷۲۱]

یوسف بن موسیٰ الحنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی ایسے نمازی پر عنقریب یہ فضل فرمائیں گے کہ وہ اس چوری کے کام سے توبہ کر لے گا اور مسروقہ مال ان کے مالکان کو واپس دے کر قیامت کے روز اللہ تعالی سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ذمہ کوئی چیز باقی نہیں رہے گی جو اس کے لیے دخول جنت سے مانع ہو۔ [معتصر المختصر : ۱۸۹/۲]

۱۴) شب بیداروں کا نام "قانتین" کی فہرست میں لکھا جائے گا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ایک رات میں سو آیات تلاوت کر کے نماز پڑھے وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص ایک رات میں دو سو آیات تلاوت کر کے نماز پڑھے وہ قانتین مخلصین میں سے لکھا جائے گا۔ [رواہ ابن خزیمۃ فی "صحیحہ" ۱۱۴۳، والحاکم ۴۵۲/۱]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی مرفوع روایت میں یہ الفاظ ہیں: "جو شخص دس آیات کے ساتھ قیام لیل کرے، وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص سو آیات کے ساتھ قیام لیل کرے وہ قانتین میں سے لکھا جائے گا اور جو شخص ہزار آیات کے ساتھ قیام کرے وہ مقنطرین میں سے لکھا جائے گا۔

Marfat.com

ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ صبح ہوگی تو وہ اجر وثواب کے ایک ڈھیر کا مالک ہو گا جس کا ایک قیراط بھی بہت بڑے ٹیلے کی مانند ہوتا ہے۔

[سنن ابوداود ۱۳۹۸، و ابن حبان ۲۵۷۲، و الدارمی ۳۴۵۷]

۵۱)شب بیداری بلند درجات اور خلود جنت کا سبب ہے

آنحضور ﷺ کے دو جلیل القدر صحابی حضرت فضالہ بن عبید اور تمیم الداری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایک رات میں دس آیات پڑھے اس کا نام مصلین (نماز پڑھنے والوں) میں لکھا جائے گا اور غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص پچاس آیتیں پڑھے اس کا نام صبح تک حافظین (حفاظت کرنے والوں) میں لکھا جائے گا اور جو شخص تین سو آیات پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ میری وجہ سے مشقت کا شکار ہوا ہے اور جو شخص ایک ہزار آیتیں پڑھے اس کے لیے ایک قنطار لکھ دیا جاتا ہے اور ایک قنطار دنیا و مافیہا سے بہت بہتر ہے جبکہ اس سے بھی زیادہ (اجر وثواب) جو اللہ کو منظور ہو ملتا ہے، پھر قیامت کے روز تیرا پروردگار اس بندے سے کہے گا، پڑھتا جا اور ہر آیت ہر ایک درجہ چڑھتا جا، یہاں تک کہ وہ اس طرح آخری آیت تک پہنچے گا، پھر تیرا پروردگار، اس بندے سے کہے گا کہ کیا تمام درجات وصول ہو گئے؟ بندہ کہے گا، پروردگار! آپ ہی خوب جانتے ہیں، پروردگار فرمائیں گے کہ ان نعمتوں اور جنتِ خلد کو حاصل کرلو۔'' [رواہ الطبرانی فی ''الکبیر'' ۵۰/۲۔۱۲۵۳، والبیهقی فی ''الشعب'' ۴۰۱/۲]

۱۷)شب بیداری پیغمبر ﷺ کی عظیم سنت ہے

آنحضور ﷺ اپنی ازواج مطہرات کو اس عظیم عبادت کے لیے رات کو جگایا کرتے تھے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''ایک رات نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے: ''سبحان اللہ! اس رات کس قدر فتنے نازل ہوئے اور اس رات کس قدر خزانے نازل ہوئے! کون ہے جو حجرے والیوں کو جگائے؟ کتنی

Marfat.com

عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں تو لباس پہننے والی ہیں لیکن آخرت میں برہنہ بدن ہوں گی۔'' [رواہ البخاری ۱۰۷۴۔ واحمد ۲۹۷/۶۔ والترمذی ۲۱۹۶]

ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے نمازِ تہجد اور اس کے لیے عزیز واقارب کو جگانے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے، اگر نمازِ تہجد کی یہ عظیم فضیلت نہ ہوتی تو آنحضرت ﷺ اپنی صاحبزادی اور چچازاد بھائی کو ایسے وقت میں کبھی نہ اٹھاتے، جس وقت کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لیے سکون کا ذریعہ بنایا ہے، لیکن آنحضور ﷺ نے ان کے لیے سکون و آرام کی بجائے فضیلت وسعادت کے حصول کو پسند کیا اور اس حدیث میں ''حجرے والیوں'' سے مراد آپ کی ازواج مطہرات ہیں۔ [فتح الباری، ۱۱/۳]

آنحضرت ﷺ نے نمازِ تہجد کی اُمت کو ترغیب دی ہے کہ خواہ چند رکعات کیوں نہ ہوں ضرور پڑھ لیا کرو، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قیام لیل کا ذکر ہوا تو بعضوں نے کہا کہ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نصف رات یا تہائی رات یا چوتھائی رات پڑھ لیا کرو، اونٹنی یا بکری کے دو دفعہ دوہنے کے درمیان کے بقدر ہی سہی۔ [رواہ ابویعلی ۲۶۷۷۔ الترغیب ۲۴۳/۱]

امام زمخشری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فواق الناقۃ کہتے ہیں۔ دوہنے کے بعد تھن میں دوبارہ اکٹھا ہونے والا دودھ۔ یعنی وہ تھوڑی سی مقدار جو دودھ دوہنے کے بعد تھن میں بچ جاتی ہے۔ اور یہ لفظ ایسے موقع پر استعمال ہوتا ہے جہاں کسی کام کا جلدی بتانا مقصود ہوتا ہے۔ [النہایۃ (۴۷۹/۳)، الفائق (۱۶/۳)]

۱۸) شب بیداری کی نیت کرنے پر بھی اجر وثواب کا وعدہ

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامِ لیل کی نیت کرنے پر بھی اجر وثواب عطا فرماتے ہیں، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جو بندہ بھی قیامِ لیل کا ارادہ کرے لیکن سویا رہ جائے تو اس کا سونا بھی صدقہ ہوگا جسے اللہ تعالیٰ قبول کریں گے اور اس کے لیے نیت کا اجر لکھ دیں گے۔''

[رواہ عبدالرزاق، ۴۲۱۴۔ وابن خزیمۃ، ۱۱۷۴۔ وابن حبان، ۲۵۷۹۔ والنسائی ۲۵۸/۳، والحاکم، ۳۱۱/۱]

Marfat.com

شب بیداری کا مقام اسلاف کی نظر میں

قیامِ لیل کے استحباب اور عنداللہ اس کے مقام و مرتبہ پر کتاب و سنت سے دلائل پیش کرنے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ چند جواہر پارے اور قیمتی اقوال ان بزرگوں کے پیش کر دیئے جائیں جو اپنے رب کے سامنے رات کے اندھیروں میں کھڑے ہوتے ہیں اور ان کے الفاظ بظاہر قلیل ہوتے ہیں مگر اپنے اندر معانی اور مضامین کا سمندر لیے ہوئے ہوتے ہیں، قلم ایسے الفاظ کو تعبیر کرنے سے عاجز و بے بس ہے، ہمارے اسلاف یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم اور تبع تابعین اس نماز کی بہت زیادہ محافظت کرنے والے تھے، اللہ کے ہاں اس کا بڑا مقام ہے۔

۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول اقوال

جلیل القدر صحابی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو یوں عرض گزار ہوئے: ''اے اللہ! بے شک آپ جانتے ہیں کہ میں دنیا سے محبت نہیں رکھتا تھا اور نہ ہی نہریں کھودنے یا درخت لگانے کے لیے دنیا میں لمبی زندگی کا کبھی خواہش مند ہوا، ہاں البتہ سخت دوپہر کے وقت کی پیاس اور قیامِ لیل کے لیے رات کے وقت کی مشقت پسند کرتا تھا، اور ذکر کے حلقوں کے وقت علماء کا ازدحام پسند کرتا تھا۔'' [رواہ ابونعیم فی "الحلیۃ" ۲۳۹/۱، صفۃ الصفوۃ ۵۰۱/۱، والنووی فی "تہذیب الاسماء" ۴۰۴/۲]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس طرح کا قول مروی ہے کہ انہوں نے مرضِ وفات کے موقع پر فرمایا: ''خدا کی قسم! میں دنیا کی کسی چیز پر رنجیدہ خاطر نہیں ہوا، البتہ سخت دوپہر کی پیاس اور رات کی مشقت (حاصل نہ ہونے پر) مجھے رنج ہوا اور میں

Marfat.com

باغی گروہ جو ہمارے لیے مصیبت کا سبب بنا (یعنی حجاج بن یوسف) سے کنارہ کش ہی رہا۔" [رواہ ابن سعد فی "الطبقات" ۱۸۵/٤۔ والذہبی فی "السیر" ۲۳۲/۳]

جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نمازِ تہجد کی فضیلت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر ایسی ہے جیسے پوشیدہ طریقہ سے دیا ہوا صدقہ علانیہ دیئے ہوئے صدقہ سے افضل ہوتا ہے۔"

[الحلیة ١٦٧/٤]

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "رات کی ایک رکعت دن کی دس رکعتوں سے زیادہ افضل ہے۔"

[رواہ بحشل فی "تاریخ واسط" ٤٦٠۔ وابن ابی الدنیا فی "التہجد" ص ١١٩]

تابعین کرام رحمۃ اللہ علیہم سے منقول اقوال

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ ایسی افضل ترین عبادت کون سی ہے جس کے ذریعہ بندہ اپنے رب کا قرب حاصل کرتا ہے؟ آپؒ نے فرمایا کہ "میں نہیں جانتا کہ قیامِ لیل سے افضل کوئی عبادت ہو جس کے ذریعہ بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہو۔" ایک مرتبہ کسی نے ان سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ تہجد گزار لوگوں کے چہرے سب سے خوبصورت ہوتے ہیں؟ فرمایا کہ جب وہ رحمٰن کے ساتھ خلوت میں ہوتے ہیں تو رحمٰن ان کو نور کا لباس پہنا دیتا ہے۔"

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے ایسے لوگوں کی صحبت اٹھائی ہے جن کی راتیں سجدہ و قیام میں گزرتی تھیں اور ساری رات قیام لیل میں گزر جاتی تھی، اللہ تعالیٰ نے اس رات کو مومنین کے لیے سبیل اور غافلین کے لیے وبال کا ذریعہ بنایا ہے، تم اللہ کے ذکر سے اپنے نفسوں کو زندہ کیا کرو، کیونکہ بہت سے شب بیدار لوگ اپنے قیام کی وجہ سے قبر کی تاریکی میں خوش ہوں گے جب وہ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کل قیامت کو ان شب زندہ دار لوگوں کو انعامات سے نوازیں گے، لہٰذا اے مسلمانو!

Marfat.com

زندگی کی ان ساعتوں کو اور راتوں کو غنیمت جانو۔''

جلیل القدر تابعی حضرت محمد قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بندہ جب رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتے اس کی قرأت سننے کے لیے اترتے ہیں (بلکہ) گھروں میں اور فضاؤں میں آباد مخلوقات اس کی قرأت کو سنتی ہیں۔

فقیہ التابعین ومحدث عظیم حضرت عطاء الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''کہا جاتا تھا کہ قیامِ لیل بدن کے لیے حیات اور دل کے لیے نور اور آنکھوں کے لیے ضیاء وروشنی اور اعضاء وجوارح کے لیے قوت کا سبب ہے، اور انسان جب رات کو تہجد کی نماز پڑھتا ہے تو صبح خوش وخرم حالت میں کرتا ہے، اپنے دل میں فرحت محسوس کرتا ہے، اور اگر نیند کا غلبہ ہو گیا اور تہجد نہ تو صبح غمگین حالت میں کرتا ہے دل رنجیدہ سا ہوتا ہے جیسے کوئی چیز کھوگئی ہو اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس سے ایک عظیم النفع چیز کھوگئی۔''

امام التابعین حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''ایک مومن کا اشرف ترین عمل نمازِ تہجد اور قیامِ لیل ہے، قیامِ لیل ایک ایسی عبادت ہے کہ جس کی برکت سے حقیر انسان بھی شرف ومنزلت حاصل کرتا ہے اور دن کا روزہ انسان سے خواہشات کو ختم کرتا ہے اور مومن کے لیے دخولِ جنت کے سوا اور کوئی راحت کی چیز نہیں ہے۔''

محمد بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت طلحہ بن مصرف، جو جلیل القدر تابعی اور محدث تھے، سے نقل کرتے ہیں کہ ''میرے والد اپنی عورتوں، خادموں اور بیٹوں کو قیامِ لیل کا حکم دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ رات کے حصے میں نماز تہجد پڑھو خواہ دو رکعتیں ہی کیوں نہ ہوں، کیونکہ تہجد کی نماز سے (گناہوں کے) بوجھ کم ہو جاتے ہیں، اور یہ نماز اشرف ترین اعمال میں سے ہے اور مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ بندہ جب رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے فرشتے اس کو مبارک دیتے ہوئے کہتے ہیں: ''سَلَكْتَ مَنْهَجَ العَابِدِيْنَ قَبْلَكَ''یعنی''اے بندے! تو اپنے سے پیشتر عابدین کے راستے پر چلنے والا ہے۔''

Marfat.com

عابد وزاہد بزرگ حضرت یزید الرفاشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''قیام لیل قیامت کے دن مومن کے لیے نور کی شکل میں ہوگی جو اس کے سامنے اور پیچھے دوڑ رہا ہوگا اور مجھے نہیں معلوم کہ اس دنیا میں رات کے اندھیروں میں نمازِ تہجد کے علاوہ کوئی اور چیز ہو جو عابدین کی آنکھوں کے لیے ٹھنڈک کا باعث ہو۔''

امام المحدثین حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ، جو حفاظِ تابعین میں سے تھے، فرماتے ہیں کہ: ''خدا کی قسم ایک آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ خلوت کرنے میں وہ سرور اور خوشی حاصل نہیں ہوتی جو ان تہجد گزاروں کو اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ اپنے رب کے ساتھ خلوت میں مناجات کرتے ہیں اور اُن کو اُس سے فرحت حاصل ہوتی ہے۔'' ایک ثقہ تابعی حضرت ذر بن عبداللہ الھذانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بندہ جب رات کو نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو خدا کی مخلوق میں سے جو چیز بھی اس کی قرأت کو سنتی ہے اس کی نمازِ تہجد سے لطف اندوز ہو کر اس کے لیے دعائے خیر کرتی ہے، فضا کی مخلوق اور گھروں میں موجود جنات اس کی قرأت کو سنتے ہیں اور اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ اور اس رات سے آئندہ آنے والی رات کہتی ہے کہ اس کے لیے خفیف ہو جا اور نماز کے لیے اس کو بیدار کر، بس خود یہ شخص کیا خوب ہے اور اس کو دیکھنے والے کیا خوب ہیں اور یہ کہ جب وہ تہجد کے لیے اُٹھتا ہے تو اِس پر نیکیوں کی برسات ہوتی ہے۔''

حضرت ربیع بن عمرو الحرشی ، جو کبارِ تابعین میں سے ہیں، فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوقات کو ایک میدان میں جمع فرمائیں گے پس وہ جمع ہوں گے جتنا اللہ چاہے گا کہ وہ جمع ہوں، پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ مجمع والوں کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ آج عزت واکرام کا مستحق کون ہے؟ (پھر اعلان ہوگا کہ) وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کے پہلو خواب گاہوں سے دور رہتے تھے، جو اپنے رب کو خوف وامید (ہر حال میں) پکارتے تھے، پس وہ کھڑے ہوں گے اور ایسے لوگ بہت کم ہوں گے۔''

Marfat.com

اسلاف کے نزدیک شب بیداری کی لذّت

جب بندہ اپنے رب کی محبت میں سچا اور مخلص ہوتا ہے تو رات کی تاریکیوں میں اپنے رب کا قرب حاصل کرنے کے لیے اُس کے سامنے کھڑے ہو کر مناجات کرتا ہے اور اسے کامل یقین ہوتا ہے کہ اس کا پروردگار اس کو دیکھ رہا ہے اور اس کے دِل میں آنے والے خطرات و خیالات بھی اس کے سامنے عیاں ہیں، جب رب کی محبت اس کے دِل میں جاگزیں ہو جاتی ہے تو پھر وہ اس کے ساتھ خلوت وتنہائی کا خواہش مند ہوتا ہے اور مناجات سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہے، محبوبِ حقیقی کے ساتھ مناجات کی لذت اس کو رب العالمین کے سامنے طویل قیام کے لیے ابھارتی ہے۔

ایسا کیوں نہ ہو! جب کہ وہ دیکھتا ہے کہ دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہی ہیں کہ جب کسی بڑے آدمی یا بادشاہ کی انہیں صحبت یا تعلق حاصل ہوتا ہے تو اس پر فخر و ناز کرتے ہیں اور اپنے لیے اس کو سعادت خیال کرتے ہیں، خصوصاً جب انہیں یہ معلوم ہو کہ وہ بادشاہ ان کی حاجات کو سن رہا ہے اور ان کے مطالبات اور خواہشات کو پورا بھی کرے گا۔

جب دنیا کے بادشاہ سے اتنی توقعات وابستہ کی جاتی ہیں تو وہ اللہ جو بادشاہوں کا بھی بادشاہ ہے، جس نے اپنی تمام نعمتیں ہمیں عطا فرمائیں، اس سے امیدیں اور تعلق قائم کرنا کتنا ضروری ہوگا! اس ذات نے ہم پر یہ انعام بھی کیا کہ ہمیں مانگنے کا سلیقہ بھی سکھا دیا کہ اس کے در پر کس طرح اور کن اوقات میں حاجات پیش کی جائیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ وہ ساعت جس مسلمان بندے کو میسر آ جائے اور وہ اس میں کوئی بھی خیر و بھلائی مانگے تو

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔"

[(رواہ مسلم، ۷۵۷۔ واحمد ۳/۳۱۳۔ وابن حبان، الاحسان: ۲۵۶۱]

سلفِ صالحین نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قیامِ لیل کی اس عبادت پر مداومت اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کی لذت سے نوازا۔ حتیٰ کہ وہ لوگ قیام کی ان راتوں کو اسی طرح چھوٹا خیال کرتے تھے جس طرح ایک محبت اپنے محبوب کے وصال کے عرصہ کو کم خیال کرتا ہے، اس حوالہ سے ان سے ایسے بہت سے حالات و واقعات منقول ہیں جس سے دِل ایمان سے لبریز ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت و تعلق میں اضافہ ہو جاتا ہے اور قرآن کی تلاوت میں ساری رات بیدار رہنے کو جی چاہتا ہے، جس قدر اس کا داعیہ مضبوط ہوگا اسی قدر اللہ کی عظمت پیدا ہوگی اور رحمٰن کی طرف سے ملنے والے اجر و ثواب کی رغبت بڑھے گی اور اللہ کی اطاعت کے لیے طبیعت میں نشاط پیدا ہوگا اور عبادت و قیام کے لیے جسم تکان محسوس نہیں کرے گا ریاضتیں اور مشقتیں آسان اور سہل ہو جائیں گی۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں رات کا استقبال کرتا ہوں تو اس کی طوالت مجھے خوف زدہ کرتی ہے، پھر میں قرآن شروع کرتا ہوں اور وہ ختم ہو جاتی ہے لیکن میری خواہش پوری نہیں ہوتی، جب سورج غروب ہوتا ہے تو رات کا اندھیرا چھاتا ہے تو میں بہت خوش ہوتا ہوں کہ میرے رب سے مجھے خلوت حاصل ہوگی اور جب سورج طلوع ہوتا ہے تو میں غمگین ہو جاتا ہوں۔"

حضرت علی بن بکار رحمۃ اللہ علیہ، جو امام وفقیہ اور عارف باللہ تھے، فرماتے ہیں کہ "چالیس سال سے کسی چیز نے مجھے غمناک نہیں کیا سوائے طلوع فجر کے۔"

آپؒ سے کسی نے ایک مرتبہ پوچھا کہ رات کو آپ کی کیا حالت ہوتی ہے، فرمایا کہ "وہ ایسی ساعت ہے کہ میں اس وقت دو حالتوں کے درمیان ہوتا ہوں، جب رات کا اندھیرا چھاتا ہے تو میں خوش ہوتا ہوں اور جب فجر طلوع ہوتی ہے تو میں

Marfat.com

غمناک ہو جاتا ہوں اور میری خواہش اور خوشی کبھی بھی پوری نہیں ہوئی۔

امام ابو سلیمان الدارانی رحمۃ اللہ علیہ تہجد گزاروں کی لذت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''شب بیدار لوگوں کو رات کے وقت قیامِ لیل کی جو لذت اور حلاوت حاصل ہوتی ہے، وہ اس لذت سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہے جو لہو ولعب میں مبتلا لوگوں کو اپنے لہو ولعب میں حاصل ہوتی ہے، اگر رات نہ ہوتی تو میں دنیا میں زندہ رہنا پسند نہ کرتا، اگر اللہ تعالیٰ ان کو عمل پر ملنے والے ثواب کے عوض وہ لذت اور کیف وسرور عطا کریں جو انہیں قیام لیل سے حاصل ہوتا ہے تو وہ لذت اس سے بہت زیادہ ہوگی، اور مناجات کی لذت کا تعلق دنیا سے نہیں بلکہ جنت سے ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء ہی پر آشکارا کیا ہے اور اس کو وہی محسوس کر سکتے ہیں، اور دنیا میں کوئی وقت ایسا نہیں جو اہلِ جنت کی نعمتوں کے مشابہ ہو سوائے مناجات کی اس حلاوت کے جس کو اہلِ تملّق (خوشامد کرنے والے) ہی رات کے وقت اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں، عقلمند کو چاہیے کہ اپنی مافات لذتِ اطاعت پر اشک بہائے۔

مروی ہے کہ مشہور مفسر و تابعی ابو الشعثاء جابر بن زید رحمۃ اللہ علیہ [التوفی ۹۳ھ] کے پاس ایک صاحب آئے، وہ اس وقت رو رہے تھے، پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ ''میں اس لیے رو رہا ہوں کہ میری قیامِ لیل سے تشفی نہیں ہوئی۔''

ایک تہجد گزار بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کا رات کے وقت کیا حال ہوتا ہے؟ فرمایا: ''میں نے رات کو دیکھا نہیں اور میں نے اس پر کبھی بھی قابو نہیں پایا، رات اپنا چہرہ دکھا کر واپس چلی جاتی ہے، گویا کہ وہ ایک ساعت ہے جو آتے ہی واپس چلی جاتی ہے۔''

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے قیامِ لیل کی جو حلاوت بیان کی ہے وہ کیا ہی خوب ہے، فرماتے ہیں: ''جب بندہ رات کو تہجد کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو پروردگارِ عالم اس کے قریب ہوتے ہیں، اسلاف سمجھتے تھے کہ وہ اپنے دلوں میں جو رقت و

Marfat.com

حلاوت اور انوارات محسوس کرتے ہیں وہ اصل میں قربِ الٰہی کی وجہ سے ہیں۔''

امام محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ قیامِ لیل کی حلاوت اور مناجات کی لذت کی تصویر کشی یوں کرتے ہیں: ''دنیا کی تین ہی لذتیں باقی رہ گئیں ہیں، ایک قیامِ لیل کی لذت، دوسری بھائیوں کی ملاقات کی لذت، اور تیسری نماز باجماعت کی لذت۔''

ایک مرتبہ کسی صاحب نے ان سے کہا کہ آپ نماز میں اس قدر کیوں روتے ہیں اور اتنی کثرت سے قیام کیوں کرتے ہیں اس سے آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو جائے؟ جواب دیا کہ میں رات کے آنے کا استقبال کرتا ہوں، جب رات اپنی طوالت سے مجھے خوف زدہ کرتی ہے تو میں سورۃ البقرۃ شروع کر دیتا ہوں، پھر رات تو ختم ہو جاتی ہے مگر میری خواہش پوری نہیں ہوتی، آپ سے کسی نے رونے کا سبب پوچھا تو یہ آیت پڑھی:

﴿وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ﴾ [الزمر: ٤٧]

''اور نظر آئے ان کو اللہ کی طرف سے جو خیال بھی نہ رکھتے تھے۔''

ایک تلمیذ نے اپنے شیخ سے ان کے رات بھر جاگنے کا شکوہ کیا اور عرض کی کہ کچھ دیر آرام بھی کر لیا کریں۔ شیخ نے فرمایا: ''اے بیٹے! دن رات میں اللہ تعالیٰ کے ایسے انعامات ہوتے ہیں کہ ان کو بیدار دل ہی حاصل کر پاتے ہیں اور غافل دِل ان سے محروم رہتے ہیں، تم بھی ان انعامات کے حصول کے لیے کوشش کرو، نجات پاؤ گے، تلمیذ نے کہا کہ اے میرے آقا! اب میں حتی المقدور کوشش کروں گا کہ ساری زندگی بیداری میں گزاروں [صلوٰۃ التہجد لابن الخراط (ص ۳۱۵-۳۱۹، احیاء ۳۵۸/۱- حلیۃ الاولیاء، ۱٤٦/۳- صفۃ الصفوۃ، ۲۲۸/٤]

Marfat.com

شب بیداری کو آسان کرنے والے اسباب

ظاہری اسباب

قلتِ طعام: علمائے اسلاف نے قیامِ لیل کو آسان کرنے اور اس کی توفیق حاصل کرنے کے لیے جو ظاہری اسباب بیان کیے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ خوب سیر ہو کر کھانا نہ کھایا جائے اور کھانے پر کھانا نہ کھایا جائے۔ بہت سے تابعین حضرات سے منقول ہے کہ قلتِ طعام سے دِل میں رقت اور فہم میں قوت طبیعت میں انکساری اور عبادات و طاعات میں نشاط پیدا ہوتا ہے۔

عرب کے مشہور طبیب حارث بن کلدہ کا قدیم قول ہے کہ ہضم ہونے سے پہلے دوبارہ کھانا کھانا ہلاکت جان ہے۔ اگر (بالفرض) قبر والوں سے پوچھا جائے کہ تمہاری موت کا کیا سبب ہوا؟ تو وہ کہیں گے کہ کھانے میں حد سے تجاوز۔

[جامع العلوم والحکم، ص ۴۲۶]

رسول اللہ ﷺ نے متعدد احادیث میں اسی بات کی ترغیب دی ہے، جیسا کہ حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کسی آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے زیادہ بُرا نہیں بھرا، آدمی کو چند لقمے کافی ہیں جس سے اس کی کمر سیدھی ہو جائے، اگر اس کا نفس اس پر غالب آئے تو ایک تہائی حصہ اپنے کھانے کے لیے اور ایک تہائی حصہ اپنے پینے کے لیے اور ایک تہائی اپنے سانس کے لیے رکھے۔''

[رواہ ابن ماجہ، ۳۳۴۹۔ والنسائی فی "الکبریٰ" ۱۷۷/۴۔ الترمذی، ۲۳۸۰]

Marfat.com

ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک صحابی آنحضور ﷺ کی مجلس میں ڈکار مارتے ہوئے آئے تو آپؐ نے فرمایا کہ ''ڈکار مارنے سے خود کو روکو، کیونکہ بہت سے لوگ جو دنیا میں شکم سیر ہوں گے قیامت کے دن طویل بھوک کا شکار ہوں گے۔''

[رواہ الطبرانی فی "الاوسط" ۳۷۴۶۔ و فی "الکبیر" ۱۳۶،۱۲۶/۲۲]

اس حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ جب ان صحابی نے حضور ﷺ کا یہ فرمان سنا تو ساری زندگی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا، حتیٰ کہ اسی طرح دنیا کو داغِ مفارقت دے گئے۔ اکثر طرقِ روایت میں ان کا نام ابوجحیفہؓ بتایا گیا ہے۔ جب وہ دن کو کھانا کھاتے تو رات کو بھوکے رہتے اور جب رات کو کھا لیتے تو دن کو نہ کھاتے تھے۔

شب بیدار اسلاف نے اس رمز کو پہچانا کہ کھانے کی زیادہ حرص اور حد سے زیادہ کھانا انسان کی طبیعت پر اثر انداز ہوتا ہے، طبیعت میں وہ نشاط وفرحت باقی نہیں رہتا اور قیام وتہجد میں سستی آجاتی ہے۔ اسی لیے حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ اپنی طاعت کی توفیق دیتا ہے وہ پیٹ بھر کر کبھی نہیں کھائے گا اور جس کو اپنے پیٹ پر قابو حاصل ہو وہ اعمالِ صالحہ پر قدرت حاصل کر لے گا۔''

ابوعبیدہ الخواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''تیری موت تیرے پیٹ بھرنے میں ہے اور تیری حفاظت تیرے بھوکا رہنے میں ہے، جب تو پیٹ بھر کھائے گا تو بھاری ہو جائے گا اور پھر سو جائے گا اور تیرا دشمن تجھ پر غالب آکر تجھے گھونٹ کر مار دے گا اور جب تو کھانے میں میانہ روی اختیار کرے گا تو دشمن کو زیر کرے گا۔''

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سولہ سال میں صرف ایک مرتبہ پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہے اس لیے کہ پیٹ بھر کر کھانا بدن کو بھاری اور ذہانت کو زائل کر دیتا ہے اور اس سے نیند آتی ہے اور عبادت میں ضعف اور سستی پیدا ہوتی ہے۔

اکابر واسلاف کا یہ قول ہے کہ جب بھی کسی آدمی نے کھانے میں کمی کی ہے اس کا دِل رقیق ہوا ہے اور آنکھیں پُرنم اور اشک بار ہوئی ہیں۔

Marfat.com

ہمارے اسلاف سے ایسے بہت سے اقوال منقول ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے پینے کی زیادہ رغبت اور حرص قیامِ لیل کے لیے مضر ہے۔

ذیل میں اسلاف کے ان اقوال کو پیش کیا جاتا ہے امید ہے کہ ہم مسلمان خوابِ غفلت سے بیدار ہوکر خواہشاتِ نفس میں منہمک ہونا ترک کردیں اور اس طرح ہمیں رات کی نماز یعنی نمازِ تہجد کی سعادت حاصل ہوسکے۔

حضرت ثابت البنانی رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) ابلیس حضرت یحیٰ بن زکریا علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہوا، اس کے پاس رسیاں وغیرہ تھیں۔

یحیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ جال اور رسیاں کیسی ہیں؟ ابلیس نے کہا کہ یہ خواہشات ہیں! جن کے ذریعہ میں لوگوں کو شکار کرتا ہوں، یحیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ کیا تم نے مجھے بھی کبھی پھانسنے کی کوشش کی ہے، ابلیس نے کہا کہ ہاں، ایک رات آپ نے خوب سیر ہوکر کھانا کھایا تو میں نے آپ کی طبیعت کو تہجد پڑھنے اور ذکر کرنے سے سست کردیا، یحیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اب میں پیٹ بھر کر کھانا کبھی نہ کھاؤں گا، ابلیس نے کہا میں بھی خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ اب کسی مسلمان کی کبھی خیر خواہی نہیں کروں گا۔[رواہ احمد فی "الزھد" ص ٦٧۔ وابو نعیم فی "الحلیۃ" ٣٢٨/٢۔ والبیھقی فی "الشعب" ٤١/٥]

مروی ہے کہ ایک آدمی جلیل القدر تابعی محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے قیام وعبادت کی تعلیم دیجیے، ابن سیرین نے فرمایا کہ پہلے مجھے اپنے بارے میں بتاؤ، تم کتنا کھاتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں خوب پیٹ بھر کر کھاتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ یہ تو حیوانوں کا کھانا ہے، پھر پوچھا کہ پانی کتنا پیتے ہو؟ کہنے لگا کہ پانی بھی سیر ہوکر پیتا ہوں، فرمایا کہ یہ بھی جانوروں کا پینا ہے، جاؤ! پہلے کھانے پینے کے آداب سیکھو، پھر میرے پاس آنا میں تمہیں عبادت کی تعلیم دوں گا۔"[التھور ص ٣٢٠]

حضرت عون بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک نگران بیت المقدس

Marfat.com

میں تھا جو لوگوں کو یہ کہا کرتا تھا: ''لوگو! زیادہ نہ کھایا کرو، کیونکہ اگر تم زیادہ کھاؤ گے تو پانی بھی زیادہ پیو گے، جس کا اثر یہ ہوگا کہ نیند زیادہ آئے گی اور نماز کم پڑھو گے پس خسارہ زیادہ اٹھاؤ گے''

[رواہ ابن ابی الدنیا فی "التہجد" ص ۵۰۲، ابن الخراط فی "التہجد" ص ۳۲۰]

عابدوں اور زاہدوں کے سردار حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی خوبصورت بات کی ہے، آپ نے فرمایا: ''جس نے اپنے پیٹ پر قابو پا لیا اس نے اپنے دین پر قابو پا لیا اور جو اپنی بھوک پر غالب آیا وہ نیک اخلاق کا مالک ہوا، کیونکہ بھوکا آدمی گناہ و نافرمانی سے دور ہوتا ہے۔'' [جامع العلوم والحکم ص ۴۲۸]

۲) دن کے وقت قیلولہ کرنا

دن کے وقت قیلولہ کرنا بھی قیام لیل کا ایک سبب ہے، جیسا کہ احادیث میں مرفوعاً اور مرسلاً ہر طرف سے روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دن کے قیلولہ کے ذریعہ قیامِ لیل پر مدد حاصل کرو'' مرسل روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''دن کو آرام کرنا رات کے قیام میں بہترین مددگار ہے۔''

[مصنف عبد الرزاق ۷۶۰۳، الطبرانی الکبیر ۲۴۵/۱۱]

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے کسی حصے میں سونے کی ترغیب بھی دی ہے، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ''قیلولہ کرو، بے شک شیطان قیلولہ نہیں کرتا''.

[الطبرانی الکبیر ۲۱۳/۱، التدوین ۱۹۸، اخبار اصفہان ۱۹۵/۱]

نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے کہ حضرت عمرؓ دوپہر کے وقت جب اپنے عمال (گورنروں) کے پاس سے گزرتے تھے تو ان کو قیلولہ کرنے کا حکم دیتے تھے تاکہ اس کے لیے قیام لیل پر مدد حاصل ہو۔''

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب

Marfat.com

دوپہر کے وقت ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے اٹھو! دن کے بقیہ حصہ میں قیلولہ کرو، بے شک شیطان قیلولہ نہیں کرتا ہے۔ [شعب لایمان ۱۸۲/٤ مختصر قیام الیل ص ٥٠]

ایک جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نوم کو چند انواع میں منقسم کیا ہے، فرمایا کہ نوم کی تین انواع ہیں: ایک نوم فرق، دوسری نوم خلق اور تیسری نوم حمق، نوم فرق تو چاشت کے وقت سونا ہے جب لوگ اپنی ضروریات میں مصروف ہوں اور وہ سو رہا ہو، اور نوم خلق دوپہر کے وقت قیلولہ کرنا ہے اور نوم حمق نماز کے وقت سو جانا ہے۔" [شعب الایمان ٤٧٣٨]

ہم مسلمان قیام لیل کے سلسلہ میں جس کوتاہی کا شکار ہیں اس کے متعلق سید التابعین و قدوۃ العابدین حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بازار سے گزرے تو بازار والوں کو شور و شغب میں مبتلا دیکھا تو فرمایا: "یہ لوگ قیلولہ نہیں کرتے، میرے خیال میں ان لوگوں کی راتیں بُری ہیں، پھر قسم کھا کر فرمایا کہ خدا کی قسم! جس نے بھی درہم کو عزیز جانا اللہ اس کو ذلیل کرتے ہیں، بعض اکابر کہا کرتے تھے کہ ایک تاجر برے حساب سے کیسے نجات پا سکتا ہے جبکہ وہ دن کو کھیل کود میں اور رات کو سونے میں ضائع کر رہا ہو۔" [رواہ احمد فی "الزھد" ص ٢٧ والخراط فی "لصلاۃ" ص ٣٠٨]

۳) دنیا کے کاموں میں منہمک نہ ہونا

قیامِ لیل کے لیے جو اسباب مدو معاون ہو سکتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اپنی تمام قوت و طاقت اور جہد و محنت کو دنیا کے کاموں میں لگانے کی بجائے کچھ طاقت و ہمت قیامِ لیل کے لیے بچائے رکھے، جبکہ حالات اس کی اجازت دیں، تا کہ رات کے آخری حصہ میں، جو بہترین وقت ہوتا ہے، رب العالمین کے سامنے کھڑا ہو سکے۔

اس بارے میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "دوسری بات یہ ہے کہ دن کے وقت اپنے آپ کو ان کاموں کی وجہ سے مشقت میں نہ ڈالے جو اعضاء و جوارح

Marfat.com

کے لیے تکان کا باعث ہوں اور جس کی وجہ سے اعصاب کمزور ہوتے ہوں، اس لیے کہ یہ چیز نوم لانے کا سبب ہے۔'' [الاحیاء ۳۵۶/۱]

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میرے دنیوی حالات اس قسم کے ہیں کہ رات کو اٹھنا میرے لیے ممکن نہیں، سونے کے بعد صبح کی نماز ہی کے لیے بیدار ہوسکتا ہوں، اس سے پہلے نہیں، تو اس کا جواب امام وفقیہ عبدالحق الاشبیلی رحمۃ اللہ علیہ دیتے ہیں: ''اگر کام کاج کی مشقت یا دنیا کی مشغولیت وغیرہ کی وجہ سے دن کو سونا ممکن نہ ہو تو فجر سے پہلے دو مختصر رکعتیں ضرور پڑھ لو اور اس کی خوب کوشش کرو، کیونکہ یہ نماز باعثِ برکت ہے اور صلوۃ اللیل کی چند رکعتیں مل جانا بھی بہت زیادہ سعادت کی بات ہے، اور اس کی پابندی کرو اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر مانگو، کہ وہ ثابت قدمی عطا کریں، مدد کریں اور مشقت وتکان دور فرمادیں۔'' [الصلاۃ لا بن الخراط س ۳۹۸]

اگر رات کے آخری حصہ میں نمازِ تہجد پڑھنے کی طاقت وہمت نہ ہو تو رات کے اوّل حصے میں جتنی استطاعت ہو پڑھنا شروع کردے، تاکہ نیکی اور ثواب کے اس باب سے محروم نہ رہ جائے۔ اور رب تعالیٰ سے مزید توفیق کی دعا بھی کرتا رہے۔

﴿وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ﴾

''اور یہ اللہ کے لیے مشکل نہیں ہے۔''

تہجد گزار بزرگوں کا یہ قدیم قول ہے کہ ''جو شخص دروازہ کھٹکھٹانے کی عادت اپنا لیتا ہے یعنی بارگاہِ خداوندی پر حاضری دیتا رہے اور اس کا در کھٹکھٹاتا رہے تو کسی نہ کسی دن اس کا در ضرور کھل جائے گا۔''

۴) گناہوں سے اجتناب

قیام لیل کا عظیم بلکہ اہم ترین سبب یہ ہے کہ اپنے آپ کو دن کے وقت ہر ایسے کام سے باز رکھے جو غضبِ خداوندی کا موجب ہو، یعنی تمام معاصی اور گناہوں سے اجتناب کرے، کیونکہ گناہوں کے ارتکاب سے دِل سخت ہو جاتے ہیں، خیر و رحمت

Marfat.com

کے اسباب حاصل نہیں ہوتے اور رب تعالیٰ کے ساتھ بندے کا تعلق منقطع ہو جاتا ہے، لہٰذا جب خیر کے اسباب منقطع ہوں گے تو شر کے اسباب پیدا ہوں گے۔ اکابرین کے اقوال سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ گناہوں کے ارتکاب سے انسان کا نفس خیر کے کاموں کے لیے بیدار نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت کے لیے بدن میں اضمحلال اور سستی پیدا ہو جاتی ہے۔

امامِ جلیل حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نوجوان نے اپنی بے ہمتی کی شکایت کی کہ قیام لیل کے لیے وہ اپنے اندر ہمت و طاقت نہیں پاتا تو آپؒ نے کیا خوبصورت بات بیان فرمائی کہ ''تیرے گناہوں نے تجھے پابہ زنجیر کر رکھا ہے، بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ قیامِ لیل کی دولت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔''

حضرت سفیان الثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں پندرہ دن تک ایک گناہ کی وجہ سے صیام اور قیام سے محروم رہا۔'' کسی نے پوچھا کہ وہ کون سا گناہ تھا۔ فرمایا: ''ایک دن میں نے ایک شخص کو روتے ہوئے دیکھا تو میں نے اپنے دِل میں کہا کہ یہ شخص ریاکار ہے!''

شیخ التابعین حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوبصورت جملہ ارشاد فرمایا کہ ''اگر تمہیں قیامِ لیل اور صیامِ نہار کی قدرت نہ ہو رہی ہو تو سمجھ لو کہ تم محروم ہو اور جکڑے ہوئے ہو، گناہوں نے تمہیں جکڑ رکھا ہے۔''

گناہ شب بیداری سے محرومی کا سبب

ہمارے اسلاف کا حال یہ تھا کہ اگر کسی رات قیام میں کوتاہی ہو جاتی تو وہ یہی سمجھتے کہ ان سے کوئی گناہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے وہ نمازِ تہجد اور اس کی فضیلت سے محروم ہوئے ہیں۔ جیسا کہ جلیل القدر تابعی حضرت کرز بن وبرہ الحارثی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ لوگوں نے ان کو دیکھا کہ وہ بہت زیادہ رو رہے ہیں پوچھا، کہ ''آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کے گھر میں کوئی فوت ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ اس

Marfat.com

سے بھی بڑی پریشانی ہے، لوگوں نے کہا کہ کیا آپ کسی درد و الم میں مبتلا ہیں؟ فرمایا کہ "وہ مصیبت اس سے بھی زیادہ ہے، لوگوں نے کہا کہ آپ ہی بتائیے کہ وہ کون سی ایسی مصیبت اور پریشانی آن پڑی ہے؟ فرمایا کہ میرا دروازہ بند ہے اور میرا پردہ لٹکا ہوا ہے، میں گزشتہ رات اپنا وظیفہ (قیام لیل) نہ پڑھ سکا اور اس کی وجہ کوئی گناہ ہے جس کا میں نے ارتکاب کیا ہے۔" [الحلية ٧٩/٥]

سبحان اللہ! اسلاف کی ایسی باتوں سے دِل رقیق اور غمگین ہوتا ہے کہ ایک آدمی جس کی نفل نماز چھوٹ گئی جو کہ واجب بھی نہیں ہے، لیکن اس کے دِل میں اس کا اس قدر غم ہے، لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ فرائض و واجبات میں بھی بلکہ بہت سی طاعات میں بھی کوتاہی کے مرتکب رہے ہیں اور ممنوعات کے ارتکاب کی وجہ سے ہمارے نفوس گندے ہو چکے ہیں، لیکن پھر بھی ہمارے دِلوں میں اس کا کوئی اثر نہیں، اس پر کوئی ٹیس یا درد نہیں، کیا ہمارے دِل مُردہ ہو چکے ہیں؟ یا گناہوں کی کثرت اور شریعت کی مخالفت کی وجہ سے ہمارے دِلوں پر زنگ لگ چکا ہے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾

[المطففين: ١٤]

"ہرگز نہیں، بلکہ گناہوں کے ارتکاب سے ان کے دِل زنگ آلود ہو چکے ہیں۔"

امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ "تمام گناہ دِلوں میں قساوت پیدا کرتے ہیں اور قیامِ لیل سے مانع ہیں اور اس میں زیادہ اثر انگیز چیز حرام کا استعمال ہے، اور حلال کا لقمہ دِلوں میں صفائی اور نیکی کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور کوئی چیز اس قدر اثر انداز نہیں، اہلِ مراقبہ اس بات کو شریعت کی شہادت اور اپنے تجربات سے جانتے ہیں۔ اسی لیے ایک بزرگ کا قول ہے کہ "کئی لقمے ایسے ہوتے ہیں جو رات کے قیام سے مانع ہوتے ہیں اور کتنی نظریں ایسی ہیں جو سورت کی تلاوت سے روکنے والی ہیں، بے شک بندہ

Marfat.com

ایک لقمہ کھاتا ہے یا کوئی کام کرتا ہے، تو اس کی وجہ سے ایک سال کی شب بیداری سے محروم کر دیا جاتا ہے۔" [الاحیاء ۳۵٦/۱]

آخر میں فارس الزاھدین وعلم القوامین حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کا یہ واقعہ ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ حضرت! شب بیداری کی ہمت نہیں ہو رہی، کوئی علاج تجویز فرمائیے! فرمایا کہ "دن کو اس کی نافرمانی نہ کر، وہ تمہیں رات کو اپنے سامنے کھڑے ہونے کی توفیق عطا فرمائے گا، رات کے وقت اللہ کے سامنے کھڑا ہونا عظیم ترین شرف و اعزاز ہے، عاصی اور گناہ گار اس شرفِ عظیم کے مستحق نہیں ہیں۔" [تنبیہ المغترین للشعرانی ص ٣٤]

باطنی اسباب

قیامِ لیل کے باطنی اسباب پر بھی علماء نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے، ذیل میں ہم اس کی تلخیص ذکر کرتے ہیں۔

۱) اخلاصِ قلب

ایک مسلمان پر لازم ہے کہ اس کا دِل ہر قسم کے حسد و کینہ سے پاک ہو اور وہ بدعات مذمومہ اور دنیا کے ہموم و غموم اور فضول کاموں سے کنارہ کش ہو، اس لیے کہ جو شخص دنیا کے کاموں میں مستغرق اور منہمک ہو اس کو عام طور پر قیامِ لیل کی توفیق حاصل نہیں ہوتی، اگر بالفرض قیام کرے بھی تو اس کو نماز میں حضور قلبی نصیب نہیں ہوتا، اس لیے کہ اس کا ذہن دنیا کے کاموں میں مشغول ہوتا ہے، جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہے:

یخبرنی البوّاب انک نائم ❁ وانت اِذا استیقظت ایضًا فنائم

"دربان نے مجھے یہ بتایا کہ تو سویا ہوتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے تب بھی سویا ہوتا ہے۔"

Marfat.com

۲) خوفِ خدا پیدا کرنا اور امیدیں کم باندھنا

انسان کا قلب آخرت کے عمل کی طرف اسی صورت میں متوجہ ہوسکتا ہے جب اس میں خوف غالب ہو اور اس کے ساتھ امیدوں کا سیلاب بھی نہ ہو، اس لیے کہ جب وہ آخرت کی ہولناکیوں میں غور کرے گا تو اس کی نیند اُڑ جائے گی اور خوف بڑھ جائے گا اور دِل میں شوق پیدا ہوگا کہ کس طرح نجات حاصل کی جائے، چنانچہ وہ رب تعالیٰ کی مرضیات کو اپنانے میں جلدی کرے گا اور اس کی بارگاہ میں حاضری دے گا کہ شاید اس طرح اللہ تعالیٰ اس کو اخلاص ونجات سے نوازیں، جیسا کہ حضرت طاؤس بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ ، جو بہت بڑے تابعی تھے، کثرت سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے لیے رات بھر جاگتے تھے، ایک دفعہ کسی نے از راہ شفقت کہا کہ آپ اتنی مشقت کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا کہ دوزخ کے ذکر نے عابدین کی نیند کو اڑا دیا ہے۔

حکایت ہے کہ بصرہ میں ایک غلام تھا جس کا نام صہیب تھا، دن بھر لوگوں کا سامان اپنی کمر پر لادا کرتا تھا اور ساری رات قیام وعبادت میں گزارتا، ایک دن اس کی مالکہ نے اس سے کہا کہ بعض اوقات تمہارا رات کو قیام کرنا دن کے کام کاج میں خلل انداز ہوتا ہے (اس لیے اس کو چھوڑ دو) غلام نے کہا کہ صہیب کو جب دوزخ یاد آتی ہے تو نیند نہیں آتی، دوزخ کی یاد سے میرا خوف بڑھ جاتا ہے، اور جنت کی یاد جب آتی ہے تو شوق بڑھ جاتا ہے، جس کی بنا میں سونے سے قاصر رہتا ہوں۔

حضرت ذوالنون المصری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں چند اشعار کہے ہیں:

منع لقرآن بوعده ووعیده ❁ مقل لعیون بلیلها ان تهجعا

فهمو عن الملك الجلیل كلامه ❁ و... اهم ذلت لیه تخضعا

"قرآن ان کو اپنے وعدہ و وعید کی وجہ سے رات کو سونے سے روکتا ہے، انھوں نے ربِّ جلیل کے کلام کو سمجھا تو ان کی گردنیں اس کے سامنے جھک گئیں۔"

Marfat.com

نیز ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

اذا ما اللیل اظلم کابدوہ ❁ فیسفر عنہم وھم رکوع

اطار الخوف نومھم فقاموا ❁ واھل الامن فی الدنیا ھجوع

''جب رات کا اندھیرا چھا جاتا ہے تو وہ اس کی سختیاں جھیلتے ہیں، پھر جب صبح کی روشنی ہوتی ہے تو وہ رکوع کی حالت میں ہوتے ہیں، خوف نے ان کی نیند کو اڑا دیا، پس وہ رات قیام کی حالت میں گزارتے ہیں، جب کہ بے خوف لوگ دنیا میں سو رہے ہوتے ہیں۔''

۳) شب بیداری کی فضیلت کو جاننا

اگر ایک مسلمان قیامِ لیل کی فضیلت و اجر میں وارد ہونے والی آیات و احادیث میں غور کرے اور اللہ تعالیٰ نے ان شب بیداروں کے لیے جو نعمتیں قیامت کے دن دینے کا وعدہ کیا ہے، ان کو سوچے تو اس کا شوق و ذوق بڑھے گا، اس کا جی تہجد و قیام کی خواہش کرے گا اور جنت کے درجات حاصل کرنے کے شوق میں آگے بڑھے گا۔

جیسا کہ ایک واقعہ ہے کہ ایک بزرگ تھے وہ کسی غزوہ (جہاد) سے واپس آنے لگے تو گھر میں بیوی نے ان کے لیے بستر کا انتظام کیا اور خوب بَن سنور کر انتظار کرنے لگی، لیکن جب وہ آئے تو پہلے مسجد میں گئے اور تہجد کی نماز شروع کر دی، پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی، جب گھر آئے تو بیوی نے کہا کہ ہم لوگ ایک عرصہ سے آپ کا انتظار کرتے رہے لیکن جب آئے بھی تو سیدھا مسجد میں چلے گئے اور پھر صبح تک تہجد میں مشغول رہے! انہوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم! میں تو ساری رات جنت کی حور کے متعلق سوچتا رہا (کہ وہ کیسی ہوگی) اور بیوی اور گھر کو بھول ہی گیا، اس لیے ساری رات جنت کے شوق میں نماز پڑھتا رہا۔

Marfat.com

۴) اللہ کی محبت اور ایمان کی قوت

یہ چیز قیام لیل کے لیے بہترین اور مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ اس لیے کہ جب ایک مسلمان کو اس بات کا یقین ہو کہ وہ نماز میں جو کچھ تلاوت کرتا ہے وہ حقیقت میں اپنے رب کے ساتھ مناجات ہے، جب اللہ کی محبت کامل ہو گئی تو وہ لامحالہ خلوت کو پسند کرے گا اور مناجات سے لطف اندوز ہو گا، پھر مناجات کی لذت اس کو طویل قیام پر آمادہ کرے گی اور بارگاہ رب العزت میں دائمی حاضری کا سبب بنے گی، خاص طور پر جب اسے ان لمحات کا علم ہو جن میں اللہ تعالیٰ اپنے شب زندہ دار لوگوں پر خصوصی فضل و کرم فرماتے ہیں اور ان کی دعائیں قبول فرماتے ہیں اور ان کی آرزوئیں پوری کرتے ہیں۔

جیسا کہ رسولِ مقبول ﷺ نے فرمایا کہ ''بے شک رات میں ایک ایسی ساعت ہوتی ہے کہ جب کسی مسلمان بندے کو وہ نصیب ہو جائے اور وہ اس میں دنیا و آخرت کی کوئی خیر و بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ بھلائی ضرور عطا کرتے ہیں اور یہ ہر رات ہوتا ہے۔''

یہ مبارک ساعت ہی تہجد گزار اور شب بیدار لوگوں کا مقصود ہوتی ہے، اور یہ ساعت ساری رات مبہم پوشیدہ رہتی ہے، جس طرح رمضان شریف میں شب قدر مخفی ہوتی ہے اور جمعہ کی ساعت بھی پوشیدہ ہوتی ہے، تاکہ عابدین رات کی تمام ساعات میں اللہ کا قرب حاصل کرنے میں خوب ریاضت اور مجاہدہ کریں۔

۵) شب بیدار لوگوں کے حالات پڑھنا

الحمد للہ ہم نے صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم اور دیگر اسلافِ امت کے حالات و واقعات کو اس کتاب میں مستقل طور پر ذکر کیا ہے تاکہ ایک مسلمان کو معلوم ہو سکے کہ وہ لوگ اپنی راتوں کو کس طرح زندہ کرتے تھے اور اپنی شب رب العالمین کے سامنے

Marfat.com

کیسے قیام وعبادت میں گزارتے تھے۔

نیز اس سے زمانہ حاضر کے بہت سے مسلمانوں کے عمل کا جائزہ بھی لیا جاسکے گا جو اس عبادت کے سلسلہ میں افراط وتفریط کا شکار ہیں اور وہ کس طرح دین کے فرائض سے غافل ہیں اور اپنے نبی ﷺ کے طریقہ سے ہٹے ہوئے ہیں جن کے متعلق ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی﴾ [طه: ١٢٤]

''اور جس نے منہ پھیرا میری یاد سے تو اس کو ملنی ہے گزران تنگی کی اور ہم لائیں گے اسے اُس دن قیامت کے اندھا۔''

نبی کریم ﷺ کی شب بیداری اور طریقہ نماز

۱) آنحضور ﷺ کے بیدار ہونے کا پسندیدہ وقت

نبی کریم ﷺ عموماً اس وقت بیدار ہوتے جب رات کا نصف حصہ گزر چکا ہوتا اور کبھی اس سے کچھ پہلے بھی بیدار ہو جاتے تھے، اور بعض اوقات اس وقت اٹھتے جب مرغ کی آواز سنتے اور مرغ عام حالات میں اس وقت بولتے ہیں جب نصف رات ہو جائے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب سوال کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ نمازِ تہجد کے لیے رات کے کس حصہ میں اٹھتے تھے تو فرمایا کہ جب چیخنے والے کی آواز سنتے تو اٹھ کر نماز پڑھتے۔'' [رواه البخاری، ١٠٨٠۔ و مسلم، ٧٤١۔ و ابن حبان فی "صحیحه" ٢٤٤٤]

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں صارخ (چیخنے والے) سے مراد مرغ ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے، اس کو صارخ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ زیادہ چیختا اور شور

Marfat.com

مچاتا ہے۔[شرح مسلم للنووی، ۲۳/۶]

ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صارخ تہائی رات کے قریب چیختا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام رات کے اس وقت کو ڈھونڈتے تھے جس میں اللہ تعالیٰ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہے کوئی مانگنے والا، اس لیے کہ وہ رحمت وسکون کے نزول کا وقت ہوتا ہے۔"[فتح الباری ۱۷/۳ "عون المعبود" ۱٤۱/٤]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث ثابت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ رات کے اوّل حصہ میں سو جاتے تھے اور آخر حصہ میں شب بیداری فرماتے تھے۔"

[رواہ مسلم، ۷۳۹۔ والنسائی فی "الصغری" ۲۱۸/۳۔ الکبری، ٤۱۱/۱]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جو یہ روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "رات کے جس حصہ میں تم آنحضور ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہو تو دیکھ سکتے ہو اور سوئے ہوئے دیکھنا چاہو تو سویا ہوا بھی دیکھ سکتے ہو۔"

[رواہ البخاری ۱۰۹۰ والترمذی ۷٦۹ و ابن حبان ۲٦۱۷]

اس کی تشریح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ:

"رسول اللہ ﷺ کا رات کو نماز پڑھنا اور سونا بدلتا رہتا تھا، اس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں تھا بلکہ حسبِ سہولت قیام وغیرہ فرماتے تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث اس حدیث کے معارض نہیں ہے جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے علم کے مطابق خبر دے رہی ہیں، کیونکہ رسول ﷺ عام طور پر گھر میں ہی نمازِ تہجد ادا فرماتے تھے اور حضرت انس کی یہ حدیث اس کے علاوہ مقام پر محمول ہے۔

[زاد المعاد ۸۵/۱۔ سفر السعادۃ ص ۷۳۔ شرح النسائی للسیوطی ۲۰۸/۳۔ عون المعبود ۱٤۱/٤۔ فتح الباری ۲۳/۳]

۲) بیداری کے وقت مسواک کرنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب تہجد کے لیے اٹھتے تھے تو اپنے منہ کو مسواک سے ملتے تھے۔" [رواہ البخاری ۱۰۸۵ و مسلم ۲۵۵ و ابن خزیمۃ ۱٤۹]

Marfat.com

علماء لکھتے ہیں کہ حدیث ہذا میں مذکور لفظ ''الشـــوص '' کا معنی ہے دانتوں کو مسواک سے چوڑائی میں ملنا، بعض علماء نے اس کو قیامِ لیل کی خصوصیت پر محمول کیا ہے، جب کہ بعض نے اس کو عموم پر رکھا ہے اور ایک دوسری صحیح کی روایت سے استدلال کیا ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں، ''اذا قام من اللیل '' یعنی جب بھی رات کو اُٹھتے تو مسواک کرتے''۔ علامہ ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ انسان جب سوتا ہے تو اس کے منہ کی بو متغیر ہو جاتی ہے اور اس سے بد بو آنے لگتی ہے، جس کے لیے مسواک کی ضرورت ہوتی ہے، ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مزید یہ لکھا ہے کہ مسواک کے استعمال سے نیند کو دور کرنے میں مدد ملتی ہے۔''

[فتح الباری ۲۰/۳ ۔ فیض القدیر للمناوی ۱۵۳/۵ ۔ عون المعبود ۵٦/۱]

۳) سورۃ آلِ عمران کی آخری آیات پڑھنا

یہ بات بہت سی روایت سے ثابت ہے، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے، مسواک فرمائی اور وضو فرمایا اور اس وقت یہ آیت پڑھ رہے تھے:

﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ......﴾ [آل عمران: ۱۹۰]

آپؐ نے سورۃ آلِ عمران کی دس آیتیں آخر تک تلاوت فرمائیں۔

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ ''پھر آپؐ اپنے چہرے سے نیند کو دور کرنے لگے پھر سورۃ آلِ عمران کی آخری دس آیتیں تلاوت فرمائیں۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ '' یہاں تک کہ آپؐ قریب تھے کہ سورت کو ختم کریں یا آپؐ نے اس کو ختم کر دیا۔'' ایک روایت میں اس طرح ہے۔ ''یہاں تک کہ آپؐ اس ارشاد تک پہنچے، ﴿فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

[البخاری ۴۴۷ ۔ مسلم ۲۵٦ ۔ سنن النسائی ۲۳۷/۳ ۔ صحیح ابن حبان ۲۵۷۹ ۔ سنن ابی داؤد ۵۸ ۔ ۱۲۵۳ ۔ مسند احمد ۲۵۷/۱]

Marfat.com

۴) نمازِ تہجد کی ابتداء دو مختصر رکعتوں سے کرنا

روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جب تم میں سے کوئی شخص رات کو اُٹھے تو اسے چاہیئے کہ اپنی نماز کی ابتداء دو مختصر رکعتوں سے کرے۔''

[رواہ مسلم، ۷٦٨۔ و عبدالرزاق، ۲۵٦۲۔ و احمد، ۳۹۹/۲۔ و ابن خزیمة، ۱۸۳/۲]

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ ''یہ امر مستحب ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دو رکعتوں سے (طبیعت میں) نشاط پیدا ہو اور اس کے بعد نماز نشاط کے ساتھ ادا ہو، ابن نصر نے ''قیام اللیل'' میں ان دو رکعتوں کے واجب نہ ہونے پر استدلال حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے کیا ہے کہ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ ''ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپؐ نے سورۃ بقرہ شروع فرمائی، میں نے (دِل میں) کہا کہ آپؐ سو آیات پر رکوع کریں گے لیکن آپؐ پڑھتے چلے گئے، پھر میں نے کہا: سورۃ بقرہ کو ایک رکعت میں پڑھیں گے لیکن آپؐ نے پھر سورۃ النساء اور آلِ عمران شروع کردی...... '' آخر حدیث تک۔

[رواہ مسلم، ۷۷۲۔ والنسائی فی "الکبری" ۴۳۳/۱۔ و ابن خزیمة، ٦٨٤]

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ بعض اوقات ان ابتدا کی دو رکعتوں کو (مختصر پڑھنے کی بجائے) طویل پڑھتے تھے۔

[شرح مسلم للنووی ۵٤/٦، مختصر قیام اللیل للمروزی س ۵٦]

۵) نمازِ تہجد کو دُعا سے شروع کرنا

متعدد صحیح احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ قیامِ لیل کی ابتداء دعا سے کرتے تھے، جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث صحیح سے معلوم ہوگا:

(ا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے آخر حصہ میں نماز کے لیے اٹھتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے:

Marfat.com

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَ لِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِىْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔))

[متفق علیه رواه البخاری ،١٠٦٩۔ و مسلم،٧٦٩]

ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو اٹھتے تو نماز شروع کرتے ہوئے یہ دُعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَ اِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ، اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، اِهْدِنِىْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ، اِنَّكَ لَتَهْدِىْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ))

[رواه مسلم (٧٧٠۔ و ابو داؤد،٧٦٧۔ و النسائی فی "الکبری" ٤١٧/١]

ج) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ قیامِ لیل کا آغاز کس طرح فرماتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ

Marfat.com

''آپ جب اٹھتے تو دس مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ الحمدللہ اور دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ لا الہ الااللہ کہتے اور پھر یہ دُعا پڑھتے:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ))

اور'' آپ قیامت کے دن کی سختی سے بھی پناہ مانگتے تھے۔''

ایک روایت میں دعا کے الفاظ یہ ہیں!

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ))

[رواہ ابو داود، ۷٦٦۔ والنسائی فی "الکبری" ۲۱۸/٦۔ و احمد، ١٤٣/٦]

٦) نمازِ تہجد میں قرأت جہری یا سری کرنا

بہت سی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی تو نمازِ تہجد میں قرأت جہری فرمائی اور کبھی سری، لہٰذا اس میں اختیار ہے کہ قرأت جہری کی جائے یا سری کی جائے، دونوں طرح جائز ہے۔ اس مضمون کی چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں:

○ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ رات کو قرأت کیسی کرتے تھے، سری قرأت فرماتے تھے یا جہری؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ دونوں طرح آپ نے عمل کیا ہے، کبھی تو سری قرأت فرمائی اور کبھی جہری طور پر قرأت فرمائی، (یہ سن کر) اس شخص نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے دین میں وسعت رکھی ہے۔'' [رواہ الترمذی، ٤٤٩۔ والنسائی فی "الکبری، ٤٣٢/١۔ "الصغری ۲۲٤/٣۔ و ابو داود، ١٤٣٧۔ و احمد ١٤٩/٦۔ و ابن ماجہ، ١٣٥٤]

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ'' آپ رات کو جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو کبھی تو (قرأت میں) آواز بلند کرتے اور کبھی آواز پست فرماتے اور ذکر کیا جاتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا کیا کرتے تھے۔''

[ابو داود (١٣٢٨)، الحاکم ٤٥٤/١]

○ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جہر کی مقدار کے بارے میں یہ

Marfat.com

روایت آتی ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ کی قرأت (کی آواز) اس قدر تھی کہ حجرہ میں موجود لوگ اس کو سن سکتے تھے۔'' [ابو دائود ۱۳۲۷، و احمد ۲۷۱/۱، البیھقی ۱۰/۳]

''عون المعبود'' میں محدثِ عظیم ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول منقول ہے کہ ''حجرہ سے مراد وہ ہے جو بیت سے زیادہ خاص ہو، مطلب یہ ہے کہ آنحضور ﷺ اپنی آواز زیادہ بلند نہیں کرتے تھے اور نہ ہی اتنی پست کہ کوئی اس کو سُن نہ سکے، یہ اس وقت ہے کہ جب آپ رات کو (اپنے گھر میں) نماز پڑھتے تھے لیکن مسجد میں اپنی آواز زیادہ بلند کرتے تھے۔'' [عون المعبود بشرح ابی داود (۱٤٦/٤)]

سوال: ایک مسلمان جو قیام لیل کا فریضہ انجام دینا چاہتا ہو اس کے حق میں کیا افضل ہے، آیا وہ قرأت جہراً کرے یا سراً؟

جواب: یہ بہت سے اہل علم حضرات نے جہر کو افضل اقرار دیا ہے جن میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ، امام طیبی رحمۃ اللہ علیہ، وغیرہ شامل ہیں اور محدثین کی ایک جماعت بھی اسی کی قائل ہے جن میں علامہ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔

''عون المعبود'' کی عبارت کا حاصل یہ ہے: ''احادیث میں قرآن کو جہر سے پڑھنے کی فضیلت آئی ہے، اس طرح دیگر احادیث میں سراً پڑھنے کی فضیلت آئی ہے، ان میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ سراً پڑھنا اس شخص کے لیے افضل ہے جس کو اپنے بارے میں ریاکاری کا خوف ہو اور جہراً پڑھنا اس کے لیے افضل ہے جس کو اس کا خوف نہ ہو، بشرطیکہ اس سے کسی سونے والے یا نماز پڑھنے والے (وغیرہ) کو تکلیف نہ ہو، نیز جہری عمل میں نفع دوسرے تک متعدی ہوگا یعنی دوسرا اس کو سماعت کر سکے گا یا اس سے مستفید ہوسکتا ہے، نیز جہری قرأت سے قاری کا قلب بیدار ہوگا اور اسے نماز میں کیفیت حضوری حاصل ہوگی اور نیند دور ہوگی اور دوسرا بھی عبادت کے لیے تیار ہوگا، لہٰذا جب ان میں سے کوئی نیت موجود ہو تو پھر جہر افضل ہے۔''

[شرح مسلم للنووی ٦١/١٦، تحفۃ الاحوذی ٤٣٤/٢ البیان فی آداب حملۃ القرآن ص ۷۵، عون المعبود ١٤٦/٤]

Marfat.com

۷) نمازِ تہجد میں آنحضور ﷺ کی قراءت کی کیفیت

رسول اللہ ﷺ نماز تہجد میں ترتیل کے ساتھ قراءت فرماتے تھے، جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴾ [المزمل:٤]

یعنی قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ ''ترتیل'' کا لغوی معنی ہوتا ہے ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ اور یہاں اس سے مقصود حروف وحرکات کو واضح کرنا ہے۔

امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا معنی ہے ایک ایک حرف کر کے پڑھنا اور اس کے ساتھ معانی میں بھی غور کرنا۔

[تفسیر القرطبی ۳۷/۱۹، التبیان فی غریب القرآن ص ۱۰۴]

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''ترتیل'' کہتے ہیں الفاظ کی تفخیم اور حروف کو واضح کرنا اور یہ کہ کوئی حرف دوسرے حرف میں مدغم نہ ہو اور یہ اقل درجہ ہے اور کامل درجہ یہ کہ قرآن کو اس کی منازل پر پڑھنا، یعنی اگر تہدید والے الفاظ کی تلاوت کرے تو تہدید کے طور پر اس کو ادا کرے اور تعظیم والے کو تعظیم کے انداز سے پڑھے، اور قراءت میں معانی کا تدبر اور تفہم ہو جو کہ مقصودِ اعظم ہے اور یہی رسول اللہ ﷺ کی قراءت کی کیفیت تھی کہ ہر آیت پر رکنے اور ان میں موجود اوامر ونواہی میں غور کرتے، جب آیت رحمت آتی تو خوشی کا اظہار کرتے اور عذاب والی آیت پر ڈرتے اور پناہ مانگتے یا عاجزانہ انداز میں دعا و درخواست کرتے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قراءت میں حد سے زیادہ جلدی کرنا مکروہ ہے، اور علماء فرماتے ہیں کہ ایک جزو ترتیل کے ساتھ پڑھنا اتنے ہی وقت میں دو جزو بغیر ترتیل کے پڑھنے سے افضل ہے۔

[البرھان فی علوم القرآن ۴۴۹/۱، الاتقان ۲۸۲/۱]

رسول اللہ ﷺ کی قراءت کی کیفیت کے بارے میں احادیث مبارکہ کثیر ہیں،

Marfat.com

جن میں سے اہم ترین یہ ہیں:

☆ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی قراءت اور صلوٰۃ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ تم ان کی نماز کے بارے میں پوچھ کر کیا کرو گے؟ آنحضور ﷺ نماز پڑھتے تھے، پھر جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی اتنی دیر سو جاتے، پھر جتنی دیر سوئے ہوتے اتنی دیر نماز پڑھتے، پھر جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی اتنی دیر سو جاتے، حتیٰ کہ صبح ہو جاتی، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہم سے قرأت کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ کی قرأت میں ایک ایک حرف ادا ہوتا تھا۔“

[رواہ الترمذی ۲۹۲۳، النسائی فی "الکبری" ۳۴۹/۱، و احمد ۲۹۴/۶، والحاکم ۴۵۳/۱]

☆ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کوئی سورت تلاوت کرتے تو اس کو ترتیل کے ساتھ پڑھتے یہاں تک کہ وہ اس سے زیادہ طویل محسوس ہوتی۔

امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ اور زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ترتیل کے بغیر پڑھتے تو حدر کی طرح پڑھتے یعنی ایسے پڑھتے جیسے ایک قاری جلدی جلدی قرأت کرتا ہے۔ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس سے حدر کا جواز معلوم ہوا لیکن ترتیل کے افضل ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔

امام باجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ جمہور کی رائے ہے، اس لیے کہ آپ ﷺ کی قرأت اسی صفت کے ساتھ موصوف تھی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ جب حدر سے پڑھتے ہیں تو یہ ان کے لیے خفیف ہوتا ہے لیکن ترتیل کے ساتھ پڑھتے ہیں تو غلطی کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو حدر بھی ٹھیک طور پر نہیں پڑھتے اور اس بارے میں لوگوں کے لیے جو صورت خفیف ہو وہی بہتر ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان کے لیے وہی مستحب اور بہتر ہے جو اس کی طبیعت کے موافق ہو اور اس کے لیے خفیف و آسان ہو۔

[التمھید ۲۲۲/۶، شرح الزرقانی علی الموطا ۴۰۱/۱]

Marfat.com

۸) وہ سورتیں جن کو آپ ﷺ نمازِ تہجد میں جمع کیا کرتے تھے

احادیث صحیحہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ ﷺ قیام لیل میں سورتوں کو جمع فرمایا کرتے تھے، یعنی ایسی دو سورتیں جو معانی یا حکم وقصص میں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہوں ان کو رکعت میں جمع کر کے پڑھا کرتے تھے، چنانچہ نبی کریم ﷺ جب مفصل سورتوں کو پڑھتے تو ان کو جمع کر لیا کرتے تھے جیسا کہ عنقریب ہم اس کا ذکر کریں گے۔

حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے گزشتہ رات ایک ہی رکعت میں مفصل سورتوں کو پڑھا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو شعر گوئی کی طرح بے سوچے سمجھے پڑھنا ہے، میں ان نظائر (باہم ملتی جلتی سورتیں) کو جانتا ہوں جنہیں رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھتے تھے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مفصل میں سے ایسی بیس سورتیں ذکر کیں کہ ہر رکعت میں ان میں سے دو دو سورتیں آپ ﷺ تلاوت فرماتے تھے، ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ''میں ان قرائن (آپس میں ملتی جلتی سورتیں) کو یاد رکھتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے، اٹھارہ سورتیں مفصل میں سے ہیں اور دو سورتیں حٰم والی سورتوں میں سے ہیں۔'' [رواہ البخاری ۷۴۲، ومسلم ۸۲۲ واحمد ۴۱۸/۱، والنسائی فی "الکبری" ۳۴۴/۱]

ابوداؤد کی روایت میں سورتوں کا صراحت کے ساتھ بایں الفاظ ذکر ہے: ''آپ ﷺ ہر رکعت میں ہم مثل دو سورتوں کو پڑھتے تھے، چنانچہ سورۃ الرحمن اور سورۃِ النجم ایک رکعت میں اور سورۂ اقتربت اور الحاقہ ایک رکعت میں اور سورۃ طور اور سورۃ الذاریات ایک رکعت میں اور اِذَا وَقَعَتُ اور نون ایک رکعت اور سَأَلَ سَائِلٌ اور النازعات ایک رکعت میں اور وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ اور سورۃ عبس ایک رکعت میں اور المدثر اور المزمل ایک رکعت میں اور سورۃ

Marfat.com

هل اتٰی اور لا اقسم بیوم القیامۃ ایک رکعت میں اور عم یتسألون اور المرسلات ایک رکعت میں اور سورۃ الدخان اور اذالشمس کورت ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔'' [رواہ ابوداؤد ۴۳۹۶]

امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی وضاحت بھی کی ہے کہ سورتوں کی یہ ترتیب مصحف ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مطابق ہے اور یہ ان لوگوں کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے ہے جو یہ کہتے ہیں کہ سورتوں کی یہ ترتیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجتہاد سے ہوئی ہے۔

حدیث ہذا میں مذکور لفظ ''المفصل'' کا مطلب علماء نے قرآن کے آخری حصے سے کیا ہے، یعنی وہ سورتیں جو چھوٹی ہیں، ان کو ''مفصل'' اس لیے کہتے ہیں کہ ان میں منسوخ آیات کم ہیں۔

علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ ''مفصل'' سورتوں میں پہلی سورت کونسی ہے۔ اس میں بارہ اقوال ہیں، راجح قول یہ ہے کہ پہلی سورت سورۃ ق ہے، امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ترجیح دی ہے، اور اسی کو ائمہ حدیث سے نقل کیا ہے، اور علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی پر اعتماد کیا ہے اور اس میں ایک صریح حدیث بھی ہے۔ جب کہ بعض کہتے ہیں کہ پہلی سورت سورۃ الجاثیۃ ہے اور بعض کے نزدیک سورۃ الحجرات ہے۔ لیکن قابل اعتماد قول وہی ہے جو پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اسی طرح حدیث ہذا میں مذکور لفظ ''النظائر'' کا معنی بیان کرتے ہوئے ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ سورتیں ہیں جو مضامین میں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں۔ جیسے وعظ و نصیحت اور حکمتوں کا مضمون، آیات کی تعداد میں ہم مثل سورتوں کو النظائر نہیں کہتے۔

اس طرح حدیث ہذا میں مذکور لفظ ''یقرن'' کا معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سورتوں کو جمع کیا کرتے تھے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ تلاوت میں حد سے زیادہ تیزی دکھانا پسندیدہ نہیں ہے، اس لیے کہ تلاوت سے جو امر مقصود ہے یعنی معانی میں غور و تدبر کرنا وہ اس سے حاصل نہیں

Marfat.com

ہوتا ہے، غور وفکر کیے بغیر جلدی جلدی پڑھنا جائز ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، (لیکن بہتر نہیں)۔ البتہ غور وفکر کے ساتھ قرأت کرنے میں اجر وثواب بہت زیادہ ہے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسری رکعت کو پہلی سے طویل کرنا جائز ہے، نیز سورتوں کو جمع کرنا بھی جائز ہے، اس لیے کہ جب دو سورتوں کو آپ ﷺ جمع کرتے تھے تو تین یا اس سے زیادہ سورتوں کو جمع کرنے کی بھی گنجائش معلوم ہوتی ہے، باقی رہی یہ بات کہ آنحضرت ﷺ لمبی لمبی سورتوں کو جو جمع کرتے تھے، جیسے سورۃ البقرہ، آل عمران، سورۃ النساء جیسا کہ حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ میں آیا ہے تو یہ شاذ ونادر پر محمول ہے یعنی ایسا آپ ﷺ کبھی کبھار کرتے تھے۔

جیسا کہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی قرأت کی یہ مقدار اکثر وبیشتر رہتی تھی اور جو قیام کبھی طویل ہوتا تھا وہ ترتیل اور تدبر کی وجہ سے ہوتا تھا اور آپ ﷺ سے جو سورۃ البقرۃ اور دیگر طویل سورتوں کا پڑھنا آتا ہے تو وہ شاذ ونادر ہے۔ [فتح الباری ۲۵۹/۲۔ ۲۶۰، عون المعبود ۱۹۱/۴، شرح مسلم ۱۰۱/۶۔۱۰۶]

اہم فائدہ

قاری کے ذہن میں یہ سوال ابھر سکتا ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ مذکورہ تمام سورتوں کو اکٹھا پڑھنا مستحب نہیں ہے، خاص طور سے جب ترتیل اور تدبر وفکر کے ساتھ ان کو پڑھا جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان سورتوں میں سے ہر سورت کا ایک حق ہے یعنی نماز میں رکوع وسجدہ ادا ہو اور معانی میں غور ہو، جیسا کہ حدیث صحیح سے یہ ثابت ہے کہ، حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ ایک صحابیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر سورت کو رکوع وسجدہ سے اس کا حصہ (حق) دیا کرو۔

[رواہ احمد ۲۵۹/۵، ابن ابی شیبۃ ۳۲۴/۱]

نیز یہ بات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اقوال سے بھی

Marfat.com

ثابت ہے، چنانچہ مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ ''ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے ایک رکعت میں مفصل سورتیں پڑھی ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا واقعی تم نے ایسا کیا ہے! بے شک اللہ اگر چاہتے تو سارا قرآن ایک ہی دفعہ نازل فرما دیتے، پس تم ہر سورت کو اس کا حصہ رکوع وسجدہ میں سے دیا کرو۔''

[رواہ عبدالرزاق ۲۸۵۵،و الطحاوی فی شرح الآثار ۳۴۵/۱]

۹) آپ ﷺ کا ایک ہی آیت کو بار بار پڑھنا:

بسا اوقات رسول اللہ ﷺ ایک ہی آیت کو ساری رات بار بار دہراتے رہتے، حتیٰ کہ صبح ہو جاتی۔ قیام کی حالت میں اس کے سوا کوئی اور آیت نہ پڑھتے جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ایک رات رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تو ایک ہی آیت صبح تک دہراتے رہتے، اسی آیت کو پڑھ کر رکوع وسجدہ کرتے، اور وہ آیت یہ تھی:

﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

[المائدۃ:۱۱۸،رواہ احمد ۲۵/۴،ابن حبان ۳۰/۳،والحاکم ۳۹۶/۱]

اس حدیث کے ایک دوسرے طریق میں اس کی وضاحت موجود ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے اس کا سبب دریافت کیا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا وجہ تھی کہ آپ ﷺ صبح تک ایک ہی آیت کو پڑھتے رہے، اسی آیت کو پڑھ کر رکوع سجدہ کرتے رہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''میں نے اپنے رب سے اپنی امت کی شفاعت کی درخواست کی تو وہ قبول کر لی گئی، اور وہ شفاعت انشاء اللہ ہر اس شخص کو حاصل ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو۔''

[رواہ احمد ۱۶۹/۵،وابن ابی شیبۃ فی "المصنف"۳۲۳/۶]

Marfat.com

۱۰) نمازِ تہجد میں آپ ﷺ کا قیام وقعود

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی نمازِ تہجد کو تین صورتوں میں منقسم کیا جاسکتا ہے:

① آپ ﷺ یہ ساری رات کھڑے ہوکر پڑھتے تھے، اور یہ اکثر و بیشتر حالت میں تھا۔

② آپ ﷺ بیٹھ کر پڑھتے تھے، اور جب کچھ حصہ قرأت کا باقی رہ جاتا تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔

③ آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے اور رکوع بھی کرتے۔ اور یہ تینوں صورتیں احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ [زادالمعاد ۱/۳۳۱، سفر السعادۃ ص ۷۶]

جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضور ﷺ کی نماز کے متعلق ارشاد فرماتی ہیں کہ "میں نے نبی کریم ﷺ کو نمازِ تہجد کا کوئی حصہ بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ عمر رسیدہ ہو گئے تو بیٹھ کر نماز پڑھتے، حتی کہ جب سورت میں سے تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہوکر ان کو پڑھتے پھر رکوع کرتے۔ [رواہ البخاری ۱۰۹۷، و مسلم ۷۳۱، واحمد ۶/۵۲]

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ کا نمازِ تہجد کو بیٹھ کر پڑھنا کبرِ سنی کے ساتھ مقید ہے۔

کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی دوسری حدیث میں یہ ثابت ہے کہ آپؓ فرماتی ہیں کہ "قیام لیل کو نہ چھوڑو، کیوں کہ حضور ﷺ اس کو نہیں چھوڑتے تھے، (البتہ) جب آپ ﷺ بیمار ہوتے یا طبیعت میں سستی ہوتی تو بیٹھ کر نماز پڑھتے۔" [رواہ ابوداود ۱۳۰۷، والبخاری فی "الادب المفرد" ۸۰۰، والحاکم ۱/۴۵۲]

فوائدِ احادیث

علماء نے ان احادیث سے قیام سے متعلق متعدد مسائل مستنبط کیے ہیں:

Marfat.com

① نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے، ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اجماع کیا ہے۔

② یہ بھی جائز ہے کہ نفل نماز کا کچھ حصہ بیٹھ کر ادا کرے اور کچھ حصہ کھڑے ہو کر پڑھے۔ علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ اس کے قائل ہیں اور انہوں نے اس قول کی نسبت جمہور علماء کی طرف بھی کی ہے، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کا بھی یہی قول ہے۔

③ حنفیہ اس بات کو جائز نہیں سمجھتے کہ نفل نماز کا کچھ حصہ بیٹھ کر اور کچھ کھڑے ہو کر ادا کرے، اور ان کا استدلال حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر قرأت کرتے تو بیٹھ کر ہی رکوع کرتے۔"

[رواہ مسلم ۹۳۰، وعبدالرزاق ۴۰۹۹، واحمد ۹۸/۶]

دیگر ائمہ کرام اس کے دو جواب دیتے ہیں:

① اس حدیث سے عدمِ جواز لازم نہیں آتا اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا جواز صحیح اور صریح حدیث سے ثابت ہے، لہٰذا دونوں میں تطبیق یوں دی جائے گی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں عمل ثابت ہیں، طبیعت میں نشاط اور عدم نشاط پر محمول ہے۔

② ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں حدیثوں کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ: "ان دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے، چنانچہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا جس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے، اس صورت پر محمول ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرأت کچھ حصہ بیٹھ کر اور کچھ حصہ کھڑے ہو کر ادا کرتے۔ [فتح الباری ۵۸۹/۲، التمہید ۱۲۱/۲۲، شرح الزرقانی علی الموطا ۴۰۲/۱، شرح مسلم ۱۱/۶]

④ نماز میں جلوس (بیٹھنا) قیام کے قائم مقام ہے اور اس کے لیے کوئی مخصوص

Marfat.com

صورت نہیں ہے، جس طرح بھی بیٹھے جائز ہوگا، خواہ چارزانو بیٹھے یا تورّک کی صورت میں بیٹھے۔

امام باجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مالکیہ کے ایک امام قاضی عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں کہ افضل صورت تربّع (چارزانو بیٹھنا) کی ہے، کیونکہ اس میں زیادہ وقار ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی یہ ثابت ہے، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو چارزانو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

[رواہ النسائی فی "الکبری" ۱/۴۲۹، والبیھقی ۲/۳۰۵، وابن حبان ۲۵۱۲، والحاکم ۱/۳۸۹]

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے، فرماتے ہیں کہ ''قعدہ میں قیام کے موقع پر چارزانو ہوکر بیٹھے اور جیسے اس کے لیے ممکن ہو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے یہی مروی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے سالم بن ابی النصر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی چارزانو بیٹھتے تھے اور ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھتے تھے، [شرح الزرقانی علی المؤطا ۱/۴۰۲، سنن البیھقی ۲/۳۰۶، شرح معانی الآثار ۴/۲۷۸، مصنف عبدالرزاق ۲/۴۶۶، فتح الباری ۲/۵۸۶]

۱۱) سفر میں نمازِ تہجد کا اہتمام

نبی کریم ﷺ کا سفر میں بھی قیام لیل کا اہتمام کرنا ثابت ہے، چنانچہ حضرت حُمید ابن عبدالرحمٰن بن عوف روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ایک صحابی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا، میں نے (دل میں) کہا کہ خدا کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کی نماز (کی کیفیت) کو ضرور دیکھوں گا کہ آپ ﷺ کس طرح نماز پڑھتے ہیں، چنانچہ جب آپ نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو کچھ دیر کے لیے لیٹ گئے، پھر بیدار ہوئے اور افق کی طرف دیکھ کر یہ کہا: رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا

Marfat.com

بَاطِلًا حتیٰ کہ اس آیت پر پہنچے:

﴿ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴾ [آل عمران : ۱۹۱ : ۱۹٦]

پھر اٹھے اور نماز پڑھنی شروع کی، یہاں تک کہ میں نے (دل میں) کہا کہ آپؐ جتنی دیر سوئے ہیں اتنی دیر نماز پڑھی ہے، پھر آپؐ لیٹ گئے، یہاں تک کہ میں نے کہا کہ آپؐ نے جتنی دیر نماز پڑھی اتنی دیر سوئے ہیں، پھر بیدار ہوئے اور اسی طرح کیا جیسے پہلی مرتبہ کیا تھا اور اسی طرح کہا جس طرح پہلے کہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فجر سے قبل تین مرتبہ ایسا کیا۔'' [رواه النسائی فی "الکبری" ۱/۱٦۱٤، الصغری ۳/۲۱۳]

اگر کوئی یہ سوال کرے کہ کیا علماء سفر میں نفل نماز پڑھنے سے منع نہیں کرتے؟ تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ علماء کے سفر میں نفل نماز پڑھنے کے سلسلہ میں تین اقوال ہیں:

﴿۱﴾ مطلقاً ممنوع ہے۔ ﴿۲﴾ مطلقاً جائز ہے۔

﴿۳﴾ سنن رواتب اور مطلق نوافل کے درمیان فرق کرنا جیسے قیامِ لیل۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں کہ مطلق نوافل سفر میں آپؐ پڑھا کرتے تھے۔ جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے اور علماء کا مطلق نوافل کے استحباب پر اتفاق ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی سفر میں مطلق نوافل ادا کیا کرتے تھے، لیکن نوافل راتبہ (وہ سنتیں جو فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد ہوتی ہیں) کے استحباب میں اختلاف ہے۔ میں کہتا ہوں کہ حدیث سے تو آپؐ کا قیام لیل پر حریص معلوم ہوتا ہے حتیٰ کہ سفر کے دوران بھی۔

۱۲) آپ ﷺ کا نماز میں قیام و رکوع اور سجدہ کو طویل کرنا

جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ آپؐ نے ایک رکعت میں سورۃ البقرۃ، سورۃ النساء اور سورۃ آل عمران پڑھی، (حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ) اس طرح حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہ ثابت ہے کہ آپؐ نماز میں قیام طویل کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی تو آپ برابر قیام کی حالت میں رہے، یہاں تک کہ میں نے نامناسب امر کا ارادہ کرلیا، آپؓ سے پوچھا گیا کہ آپ نے کس امر کا ارادہ کرلیا؟ آپؓ نے کہا کہ میں نے اس بات کا ارادہ کرلیا کہ خود بیٹھ جاؤں اور حضورؐ کے ساتھ نماز پڑھنا چھوڑ دوں''۔

[رواہ البخاری، ۱۰۸٤۔ و مسلم ۷۷۳۔ و احمد ۳۹٦/۱]

نیز حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''افضل نماز وہ ہے جس میں قنوت طویل ہو۔'' [رواہ مسلم (۷۵٦۔ والترمذی، ۳۸۷]

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق یہاں قنوت سے مراد طویل قیام ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ اس طرح رکوع و سجود میں آپؐ کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ آپؐ کا رکوع قیام کے قریب ہوتا تھا، اسی طرح سجدہ بھی قیام کے بقدر ہوتا تھا، جیسا کہ حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ میں آپؐ کا طریقہ نماز تہجد مروی ہے کہ ''آپؐ کا رکوع قیام کے مثل تھا اور رکوع میں کہتے: سبحان ربی العظیم ، پھر سجدہ کرتے اور سجدہ رکوع کے مثل تھا''۔ [مسند الطیالسی، ۴۱۶۔ و احمد ۳۸۸/۵۔ والنسائی ۲۳۲/۲]

ایک روایت میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوا، آپؐ نے سات رکعتوں میں سات طویل سورتیں پڑھیں، آپؐ کا رکوع آپؐ کے قیام کے مثل تھا اور سجدہ رکوع کے مثل تھا''۔ [حوالہ سابقہ]

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوا، آپؐ نے سورۃ البقرۃ پڑھی، جب آیتِ رحمت آتی تو رکتے اور دعا کرتے اور عذاب والی آیت آتی تو رکتے اور پناہ مانگتے، پھر آپؐ نے قیام کے برابر رکوع کیا اور رکوع میں کہا: سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظْمَةِ ، پھر قیام کے بقدر (طویل) سجدہ کیا، پھر سجدہ میں بھی اسی طرح کہا، پھر کھڑے ہوئے اور سورۃ آل عمران پڑھی ، پھر سورت پر سورت اس طرح پڑھتے

Marfat.com

رہے''۔ نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب رکوع کیا تو اس میں سورۃ البقرہ (پڑھنے) کی مقدار ٹھہرے......'' باقی روایت اسی طرح ہے۔ [رواہ النسائی فی "الکبری" ۱/۲٤۰، "الصغری" ۲/۱۲۹، و ابو داود (۸۷۳)، و احمد ۶/۲٤]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی توضیح میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب قیام اور قراءت کو طویل کرتے تو دوسرے ارکان کو بھی طویل کرتے اور جب ان میں تخفیف کرتے تو باقی ارکان میں بھی تخفیف کرتے۔ [فتح الباری ۲/۲۸۹]

۱۳) آنحضور ﷺ نمازِ تہجد میں کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟

اس بارے میں احادیث صحیحہ مختلف ہیں، گیارہ رکعتوں سے لے کر تیرہ رکعتوں تک تعداد مروی ہے اور یہ تمام روایات صحیحین میں موجود ہیں۔

چند احادیث یہ ہیں:

① حضرت ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے خواہ رمضان کا مہینہ ہوتا یا کوئی اور مہینہ ہوتا، آپؐ چار رکعتیں پڑھتے، پس مت پوچھو کہ وہ رکعتیں کتنی خوبصورت اور کتنی طویل ہوتی تھیں، پھر چار رکعتیں پڑھتے پس ان کا حسن اور ان کی طوالت نہ پوچھو، پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے''۔

[رواہ البخاری، ۱۰۹۶۔ و مسلم، ۷۳۸]

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ تہجد کی نماز میں گیارہ رکعتیں ہی پڑھتے تھے۔ اس سے کم و بیش نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اکثر و پیشتر اور عام حالات میں گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔

جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ''آپؐ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے، پھر جب صبح کی اذان سنتے تو دو مختصر رکعتیں پڑھتے''۔

[رواہ البخاری، ۱۱۷۰۔ و مالک، ۲٦٤]

Marfat.com

﴿۲﴾ حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ''نبی کریم ﷺ رات کو تیرہ رکعت نماز پڑھتے تھے جن میں وتر اور فجر کی دو سنتیں بھی شامل ہوتی تھیں''۔ [ایضاً]

﴿۳﴾ حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد کے بارے میں پوچھا تو آپؓ نے فرمایا: ''آپ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے، پھر گیارہ رکعتیں پڑھنے لگے دو رکعتیں چھوڑ دیں، پھر وفات کے قریب آپ ﷺ رات کو نو رکعتیں پڑھنے لگے اور وتر آپ ﷺ کی آخری نماز ہوتی''۔

[رواہ ابو داود (۱۳۶۳) و ابن حبان (۱۲۶/۹)]

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ نمازِ تہجد کے لیے کسی خاص تعداد کا التزام نہیں فرماتے تھے۔ (بلکہ کبھی تیرہ رکعتیں ادا فرماتے اور کبھی گیارہ اور کبھی نو رکعتیں جن میں وتر کی نماز بھی ہوتی تھی)۔

نمازِ تہجد کی رکعات کی تعداد کے بارے میں علماء کا موقف

اہلِ علم نے ان احادیث میں جمع و تطبیق کی صورتیں ذکر کی ہیں

جن کا خلاصہ یہ ہے:

﴿۱﴾ محدثین کرام کی ایک جماعت، جن میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ، امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، امام صنعانی رحمۃ اللہ علیہ، وغیرہ شامل ہیں، کہتی ہے کہ اصل میں یہ چیز وقت کی فراخی اور تنگی پر محمول ہے اور آپ ﷺ کی طبیعت کے نشاط و انبساط اور عدم انبساط پر محمول ہے یا پھر دو حالتوں پر محمول ہے کہ ابتداء میں تو رکعتیں زیادہ پڑھتے تھے لیکن جب عمر مبارک زیادہ ہوگئی اور بڑھاپا آ گیا تو تعداد کم ہوگئی، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ، جب آپ کی عمر مبارک زیادہ ہوگئی (بوڑھے ہوگئے) تو سات رکعتیں پڑھنے لگے''۔

[رواہ ابوداود، ۱۲٤۲۔ و ابن ابی شیبة، ۸۹/۲]

Marfat.com

﴿۲﴾ تعداد کا یہ اختلاف درحقیقت اختلافِ مباح کے قبیل سے ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں اسی کو اختیار کیا ہے، ان کے کلام کا حاصل یہ ہے، ''آپ تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے، جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے، پھر آپ نے دو رکعتیں کم کر دیں اور گیارہ رکعتیں پڑھنے لگے جیسا کہ ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں، پھر آپ نے نمازِ تہجد میں دو رکعتیں اور کم کر دیں تو تعداد نو رکعتوں کی ہوگئی اور آپ بعض راتوں میں زیادہ رکعتیں بھی کبھی پڑھ لیتے تھے۔ لہٰذا جس راوی نے بھی آنحضور کے بارے میں بتایا کہ آپ نے متعین طور پر اتنی تعداد میں نماز پڑھی ہے تو یقیناً آپ نے اتنی ہی تعداد میں اور اسی صفت کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور یہ اختلاف مباح کے قبیل سے ہے، لہٰذا ہر شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ جتنی چاہے رکعتیں پڑھے جب کہ وہ تعداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ آپ نے اتنی تعداد میں اور اس صفت کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور کسی کے لیے ایسی کوئی چیز ممنوع نہیں ہے جو آپ سے مروی ہو''۔

[صحیح ابن خزیمة ۱۹۳/۲۔۱۹۴]

﴿۳﴾ اس تعداد رکعات میں منشاء اختلاف افتتاحی دو رکعتوں کے اضافہ کے اعتبار سے ہے۔ جو کہ آپ شروع میں ادا فرماتے تھے یا فجر کی دو سنتوں کے اضافہ کے اعتبار سے ہے، یعنی آپ تہجد کی جو نماز پڑھتے تھے اس میں شروع کی دو رکعتوں کو یا فجر کی دو سنتوں کو بھی شمار کیا گیا ہے۔ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ اور فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو جمع و تطبیق کی صورتوں میں راجح قرار دیا ہے اور امام عدوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ اور امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس پر اعتماد کیا ہے۔ [زاد المعاد ۳۲۵/۱، سفر السعادۃ ص ۷۲، نیل الاوطار ۳۴/۳]

اس موقع پر حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو ذکر کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے، حاصلِ کلام یہ ہے:

Marfat.com

ان مختلف روایات میں اس طرح تطبیق دی جائے گی کہ جس حدیث میں یہ مذکور ہے کہ ''آپؐ رمضان میں بھی اور دوسرے مہینوں میں بھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے''۔ اس کو آپؐ کے غالب حال (اکثر و بیشتر حالت) پر محمول کیا جائے گا اور جن احادیث میں تیرہ رکعتوں کا ذکر ہے ان میں اس بات کا احتمال ہے کہ عشاء کی سنتیں بھی نماز تہجد میں شامل کرلی گئی ہوں، کیونکہ عشاء کی سنتیں بھی آپؐ گھر میں پڑھتے تھے یا نمازِ تہجد کی ابتداء میں جو نماز پڑھتے تھے وہ اس میں شامل تھی، جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ ثابت ہے کہ ''آپؐ صلاۃِ لیل کی ابتداء دو مختصر رکعتوں سے کرتے تھے اور یہ میری نظر میں زیادہ راجح ہے، اس لیے کہ ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت جو گیارہ رکعتوں کے انحصار پر دلالت کرتی ہے جس میں یہ ہے کہ ''آپؐ چار رکعتیں پڑھتے، پھر چار اور پڑھتے، پھر تین رکعتیں پڑھتے''۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو مختصر رکعتیں نہیں پڑھتے تھے، جب کہ زہری کی روایت میں ہے کہ پڑھتے تھے اور قاعدہ ہے کہ حافظ کی زیادتی مقبول ہوتی ہے، یوں احادیث میں تطبیق ہو جائے گی''۔ اس کے بعد حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ چوتھی وجہ تطبیق ذکر کرتے ہیں کہ ''بہتر یہ ہے کہ اس مقام پر اس روایت کا استحضار کیا جائے جو ابواب الوتر میں گزر چکی ہے یعنی وتر کے بعد دو رکعتوں کے پڑھنے کا ذکر اور اس میں اختلاف ہے کہ آیا وہ دو رکعتیں فجر سے پہلے والی (دو سنتیں) ہیں یا نمازِ وتر کے بعد مستقل نماز ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ مستقل اور علیحدہ دو رکعتیں ہیں جو وتر کے بعد پڑھی جاتی ہیں، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ''آپؐ چار اور تین، چھ اور تین، آٹھ اور تین اور دس اور تین رکعات کے ساتھ وتر پڑھتے تھے اور تیرہ سے زیادہ اور سات سے کم نہیں پڑھتے تھے''۔ میرے علم کے مطابق یہ اصح ہے اور اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی مختلف روایات کے درمیان تطبیق ہو جاتی ہے۔

[فتح الباری ۳/۲۶،۲۷]

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شب بیداری

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ان شب بیداروں میں جلیل القدر صحابی، خلیفہ رسول اللہ ﷺ ، ثانی اثنین حضرت ابوبکر عبداللہ بن ابی قحافہ القرشیؓ بھی ہیں، جو امت کے صدیق بھی ہیں اور جن کی نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے بہت مشابہ تھی، جیسا کہ جلیل القدر تابعی حضرت عبدالملک بن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نماز میں تلاوت کرتے تو اپنے آنسوؤں کو تھام نہ سکتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ رقیق القلب انسان تھے، جب قرآن پڑھتے تو اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکتے تھے''۔ [رواہ مسلم ۳۱۳/۱]

آپ کی شب بیداری

آپ رضی اللہ عنہ تہجد گزار اور کتاب اللہ کے تالی و قاری تھے، جب مکہ مکرمہ میں تھے تو لوگ ان کو کمزور خیال کرتے تھے، نماز پڑھتے تو آپ کی قراءت اور خشوع سے مشرکین کی اولاد اور عورتیں تک متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (ایک طویل حدیث کے ضمن میں) فرماتی ہیں کہ: ''مشرکین نے ابن الدغنہ سے کہا، جب انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پناہ دی تھی کہ اے ابن الدغنہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ اپنے گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت کیا کرے، وہاں جتنی چاہے نمازیں پڑھے اور تلاوت کرے ہمیں تکلیف نہ دے اور اعلانیہ طور پر عبادت نہ کرے، کیوں کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں ہماری اولاد اور عورتیں فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں، ابن الدغنہ نے

Marfat.com

جب یہ بات حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے کہی تو (شروع میں تو) انہوں نے اپنے گھر میں ہی اپنے رب کی عبادت شروع کر دی اور نہ نماز کو اعلانیہ طور پر پڑھتے اور نہ ہی (قرآن کی) تلاوت کرتے، لیکن بعد میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے دل میں بات آئی تو انہوں نے گھر کے صحن میں مسجد بنالی اور اس میں نماز پڑھنے لگے اور قرآن کی تلاوت کرنے لگے (ان کے اس منظر کو دیکھنے کے لیے) مشرکین کی عورتیں اور بچے ان کے پاس جمع ہونا شروع ہو گئے اور تعجب کی نگاہ سے ان کو دیکھنے لگے، حضرت ابوبکر صدیق ؓ بڑے رونے والے آدمی تھے، جب قرآن پڑھتے تو آنسوؤں کو قابو نہ پا سکتے تھے''۔ [رواہ البخاری ۲۱۷۶، ۔ و ابن حبان ۶۲۷۷ ۔ وعبدالرزاق ۹۷۴۳]

آپؓ کا معمول یہ تھا کہ جب رات کو نماز پڑھتے تو قراءت آہستہ آواز میں کرتے، حضرت ابوقتادہ ؓ اسی کے متعلق فرماتے ہیں کہ (ایک روز) نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے فرمایا کہ ''میرا گزر (رات کو) تیرے پاس سے ہوا تو میں نے دیکھا کہ تم پست آواز میں قراءت کر رہے ہو (اس کی کیا وجہ تھی)؟ حضرت ابوبکر ؓ نے کہا کہ میں جس ذات کے ساتھ مناجات (سرگوشی) کر رہا تھا بس اسی کو سنا رہا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم تھوڑی سی آواز اونچی کرو، پھر آپؐ نے حضرت عمر ؓ سے فرمایا کہ: ''میرا گزر تمہارے پاس سے ہوا تم بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے (اس کی کیا وجہ تھی)؟ حضرت عمر ؓ نے عرض کی کہ میں سوئے ہوئے لوگوں کو بیدار کر رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا''۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم اپنی آواز کو قدرے پست کرو''۔

[رواہ ابو داود (۱۳۲۹) والترمذی (۴۴۷) واحمد فی الفضائل ۱/ ۱۳۰]

اے ابوبکر ؓ! اللہ کی تم پر رحمت ہو! اے وہ عابد جو اپنے رب کے لیے قیام کرنے والا ہے اور اے وہ انسان جس کا دل اللہ کے خوف سے بھرا ہوا ہے، آپؓ نے ہی یہ بات کہی ہے کہ: ''خدا کی قسم! میری آرزو ہے کہ کاش! میں ایک درخت ہوتا جو

Marfat.com

راستہ کی کسی جانب لگا ہوتا، اونٹ میرے پاس سے گزرتا، مجھے پکڑ کر اپنے منہ میں ڈال کر چباتا، پھر مینگنیاں بنا کر باہر نکال دیتا، میں انسان نہ ہوتا"۔

[رواه ابن ابی شيبة فی "المصنف" ۹۱/۷، والبيهقی فی "الشعب ٤٨٥/١]

اے وہ انسان جس نے درخت پر پرندہ کو بیٹھے دیکھ کر یہ کہا کہ اے پرندے! تو خوش نصیب ہے کہ پھل کو کھاتا ہے اور درختوں پر بیٹھتا ہے، کاش میں بھی کوئی پھل ہوتا جسے پرندے کھاتے۔[رواه البيهقی فی شعب الايمان ٤٨٥/١٧]

۞۞۞

Marfat.com

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی شب بیداری

ان تہجد گزاروں میں خلیفہ راشد، ذوالمقام الثابت ابوحفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے توحید کا پرچم بلند کیا اور دین اسلام کو استحکام ملا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عم محترم حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پڑوسی تھا، میں نے ان سے افضل آدمی کوئی نہیں دیکھا، آپ کی رات نماز میں اور دن صیام (روزہ) میں یا لوگوں کی ضروریات پورا کرنے میں گزرتا تھا۔''

ایک جلیل القدر تابعی حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ آپ کی نمازِ تہجد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رات کے وسط میں نماز پڑھنا پسند تھا، آپؓ رات کو نماز پڑھتے جتنی اللہ کو منظور ہوتی، یہاں تک کے رات کے آخری حصہ میں اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے اور کہتے:

((اَلصَّلٰوۃ وَالصَّلٰوۃ))

اور یہ آیت کریمہ تلاوت کرتے:

﴿وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ﴾

آپ کے دل میں تہجد کی محبت و رغبت زیادہ تھی، آپؓ فرمایا کرتے تھے کہ ''اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں بھی زندگی کو پسند نہ کرتا، اگر اللہ کے راستے میں (جہاد میں) گھوڑوں پر سواری نہ ہوتی، رات (کی نماز) کی مشقت نہ ہوتی اور ایسے لوگوں کی صحبت میسر نہ ہوتی جو عمدہ کلام چنتے ہیں جیسے کھجوروں میں عمدہ کھجوریں چنی جاتی ہیں تو میں بھی دنیا میں رہنا پسند نہ کرتا۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر خود قیامِ لیل اور نمازِ تہجد کی اہمیت کو

Marfat.com

اجاگر کیا ہے اور بتایا ہے کہ ایک مسلمان کی زندگی میں اس کی کیا قدر واہمیت ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ظہر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا، حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس صلوۃ کے وقت میں سو رہے ہوں گے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ اے معاویہ! تم نے جو کچھ سمجھا وہ برا ہے۔

''اگر میں دن کو سو جاؤں تو رعایا کا نقصان ہوگا اور اگر رات کو سو جاؤں تو اپنی ذات کا نقصان ہوگا، بھلا ایسی صورت میں میں کیسے سو سکتا ہوں؟''

• حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ ''حضرت عثمان بن ابی العاص کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کسی بیوی سے (بعد از طلاق) شادی ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں نے ان سے شادی کسی مال یا اولاد کی رغبت سے نہیں کی بلکہ میں نے چاہا کہ وہ مجھے بتائے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رات کو کیا معمول تھا، چنانچہ میں نے اپنی بیوی سے پوچھا تو اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز پڑھ کر ہمیں حکم دیتے تھے کہ ان کے سر کے پاس پانی کا ایک برتن رکھ دیا جائے، چنانچہ وہ رات کو بیدار ہوتے تو پانی میں ہاتھ ڈال کر اپنے چہرے اور ہاتھوں پر پھیرتے پھر اللہ کا ذکر کرتے رہتے یہاں تک کہ پھر سو جاتے، پھر اس وقت بیدار ہوتے جب نماز پڑھنے کا وقت ہو جاتا۔''

نمازِ تہجد میں قرأت کس قدر خشوع وخضوع اور تدبر وتفکر کے ساتھ کرتے تھے اس کے متعلق حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ شب کے وظیفہ میں جس آیت سے گزرتے تو اتنا روتے کہ گر جاتے اور گھر میں پڑے رہتے اور لوگ عیادت کرنے آتے۔''

اس موقع پر جبکہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی شب بیداری کا تذکرہ کر رہے ہیں، ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کا بھی ذکر کریں کہ اللہ جل شانہ نے ان کو قیام اور رمضان میں تراویح کی سنت کے احیاء کی بھی توفیق بخشی، اور ان کو ایک امام کے پیچھے لوگوں کو جمع کرنے کی سعادت عطا فرمائی تاکہ اس مبارک مہینہ میں تمام لوگ قیام اول کا اجر وفضل حاصل کر سکیں۔

Marfat.com

بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم ان کے اس اعزاز کے معترف تھے، چنانچہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کی پہلی رات مسجد میں آئے تو لوگوں کو قیام وتراویح میں مشغول دیکھا تو انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دعا دی۔

حضرت اسماعیل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ”ایک مرتبہ رمضان کی پہلی شب تھی، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مساجد کے پاس سے گزر ہوا تو دیکھا کہ قنادیل روشن ہیں اور کتاب اللہ کی تلاوت ہو رہی ہے تو فرمایا کہ:

﴿نَوَّرَ اللّٰهُ عَلٰى عُمَرَ فِي قَبْرِهٖ كَمَا نَوَّرَ عَلَيْنَا مَسَاجِدَنَا بِالْقُرْاٰنِ﴾

”یعنی اللہ تعالیٰ عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کو منور کرے، جس طرح انہوں نے ہماری مسجدوں کو قرآن کے ساتھ منور کیا۔“

۞۞۞

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

ان شب بیداروں میں خلیفۂ راشد، عابد وصالح حضرت عثمان ذوالنورین رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں جو رات کی ساعات میں بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز رہتے تھے اور آخرت کے خوف سے قیامِ لیل میں مشغول رہتے تھے اور رب ذوالجلال کی رحمت کے امید وار رہتے تھے، یہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں کہ جب انہوں نے جیش العسرۃ کے موقع پر اخراجات کا ذمہ لیا تھا اور سامان فراہم کیا تھا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آج کے بعد عثمان جو عمل کرے گا اس کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔“

[الحلیة ۱/۵۵-۶۱، الزهد ۱۲۰-۱۲۳، شرح معانی الآثار ۱/۲۹۴، سنن الدارقطنی ۲/۳۴، صفة الصفوة ۱/۱۵۴-۱۶۱]

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ۳۵ھ کو جمعہ کے دن شہید ہوئے۔

آپ کی شب بیداری

آپؓ کی زوجہ مطہرہ آپؓ کے قیام وتہجد کے متعلق کہتی ہیں: ”حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور رات کے شروع حصہ میں بس سوتے، باقی حصہ قیام لیل میں گزارتے آپ کی بیوی نے ان لوگوں جو قتل کے ارادے سے ان کے گھر میں گھس آئے تھے یہ کہا کہ ''تم ان کو قتل کرو یا نہ کرو۔ یہ تو وہ ہیں جو ساری ساری رات عبادت کرتے تھے اور ایک رکعت میں سارا قرآن پڑھتے تھے۔

عبدالرحمٰن التیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''میں مقامِ ابراہیم میں تھا کہ دیکھا کہ ایک آدمی کھڑا ہے، غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں آپ نے ام القرآن (سورۃ الفاتحہ) شروع کی، پھر قرأت کی، یہاں تک کے قرآن کو ختم کیا پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا۔''

اور یہ رکعت جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرآن کو پڑھتے تھے وہ وتر کی رکعت تھی، جیسا کہ ایک دوسری روایت میں عبدالرحمٰن التیمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ ''میں نے ایک بار (دل میں) کہا کہ آج رات اس مقام پر کوئی مجھ پر غالب نہ آئے گا، پس میں نماز کے لیے کھڑا ہوا تو میں نے اپنے پیچھے کسی کی آہٹ سنی دیکھا تو وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے، میں ان کی خاطر پیچھے گیا اور وہ آگے بڑھے اور قرآن شروع کیا، یہاں تک کہ اس کو ختم کیا، پھر رکوع اور سجدہ کیا، میں نے کہا کہ ان کو وہم ہوا ہے، جب انہوں نے نماز پڑھ لی تو میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! آپ نے تو ایک رکعت پڑھی ہے؟ فرمایا کہ ہاں! یہ میری وتر نماز تھی۔''

اے امیر المؤمنین! اللہ آپؓ سے راضی ہو! یہ کیسے ممکن نہیں! جب کہ آپؓ نے یہ کہا ہے کہ ''خدا کی قسم! اگر تمہارے قلوب پاکیزہ بھی ہو جائیں پھر بھی رب کے کلام سے تم سیر نہیں ہو سکتے اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ ہر شب و روز اللہ کی کتاب میں غور کروں۔''

جلیل القدر تابعیہ حضرت عمرہ بنت قیس رحمۃ اللہ علیہا نے قاتلانِ عثمان کا حشر بیان کیا ہے کہ وہ سب ایسی بری موت مرے، اور آخری آیت کونسی تھی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تلاوت کی، چنانچہ آپؒ فرماتی ہیں کہ ''میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف چلی، یہ وہ سال تھا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے، تو راستہ میں مدینہ

Marfat.com

منورہ کے پاس سے گزر رہوا تو وہاں ہم نے وہ نسخہ قرآن پاک کا دیکھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا اور اس حال میں ان کو شہید کیا گیا، اس کو دیکھا تو خون کا پہلا قطرہ اس آیت پر پڑا تھا:

﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [البقرة:۱۳۷]

حضرت عمرہ رحمۃ اللہ علیہا کہتی ہیں کہ خدا جانتا ہے کہ قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ میں سے کوئی قاتل اچھی موت نہیں مرا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شب بیداری

ایسے شب بیداروں میں قوم کے سردار، نیک وصالح و عبادت گزار، امام المتقین، نور المطیعین، صاحبِ قلبِ سلیم و صاحبِ لسانِ فصیح، قامع المبتدعین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں، جن کی شہادت ۴۰ھ میں ہوئی۔

ایک مرتبہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے دوست حضرت ضرار بن حمزہ الکنانی رضی اللہ عنہ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جانا ہوا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کرنے کی خواہش ظاہر کی تو حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے جو اوصاف بیان کیے، ان میں سے چند یہ ہیں: ''خدا جانتا ہے کہ وہ مضبوط قویٰ کے مالک تھے، بلند آواز تھے، فیصلہ کرتے تو عدل وانصاف سے کرتے، بات کرتے تو فصاحت و بلاغت سے کرتے، آپؓ سے علم وحکمت کے چشمے پھوٹتے، رات کی تاریکیوں سے انس حاصل کرتے، اور خدا گواہ ہے کہ آپ آہ وبکاء کرنے والے تھے، خوب غور وتدبر کرنے والے تھے، اور میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے ان کو بعض موقعوں پر دیکھا ہے کہ رات نے اپنی تاریکی کے پردے لٹکا دیئے ہیں اور آسمان کے تارے ڈوب گئے ہیں اور وہ بارگاہِ خداوندی میں جھک رہے ہیں، اپنی ڈاڑھی کو پکڑے یوں لوٹ پوٹ ہو رہے ہیں جیسے سانپ کا ڈسا ہوا آدمی لوٹ پوٹ ہوتا ہے، (بے چین ہوتا ہے)۔ اور یوں رو رہے

Marfat.com

جیسے کوئی غم کا مارا آنسو بہاتا ہے جیسے میں ان کو یہ کہتے ہوئے سنتا ہوں کہ اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے پروردگار! آپؓ اللہ کی طرف تضرع و عاجزی کررہے ہیں، پھر دنیا کو مخاطب کر کے کہتے ہیں اے دنیا! کیا تو مجھے دھوکہ دے گی، دور ہو، دور ہو، کسی اور کو جا کر دھوکہ دے، میں نے تجھے تین طلاقیں دے دیں، تیری عمر بہت تھوڑی ہے، تیری مجلس حقیر و بے وقعت ہے اور خطرات بڑے آسان ہیں، ہائے افسوس! زادِ راہ بہت کم ہے، سفر دور دراز کا ہے اور راستہ بھی وحشت ناک ہے۔''

یہ کہتے ہوئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ڈاڑھی پر آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور وہ قابو نہ کر سکے اور اپنی آستین سے پونچھنے لگے (یہ منظر دیکھ کر) حاضرین مجلس بھی رونے لگے۔ [راوی]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قیام و عبادت کا وصف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں ''میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایسا پایا ہے کہ ان جیسا مجھے کوئی نظر نہیں آتا، ان کی راتیں، کتاب اللہ کی تلاوت اور قیام و سجود میں گزرتی تھیں، ذکر اللہ کے وقت ایسے جھومتے تھے جیسے تیز ہوا کے وقت درخت ہلتے ہیں، وہ لوگ ہدایت کے چراغ تھے، ریا کار یا بداخلاق نہ تھے، پھٹے پرانے کپڑے رکھنے والے تھے اور اس کے کلام میں تدبر و فکر کرنے والے تھے، اور اس کے مواعظ سے فائدہ اٹھانے والے تھے، اور صنائعِ قدرت سے عبرت پکڑنے والے تھے، جنہوں نے زمین کو اپنے لیے بچھونا بنایا اور اس کی ریت کو اپنے لیے بستر بنایا اور قرآن و دعا کو دثار اور شعار بنایا، جنہوں نے اپنے گھر میں پاکیزہ قلوب کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کی، نظریں بھی جھکی ہوتی تھیں، علم نے ان کو حقیقتِ حال پر لگا دیا جس کی وجہ سے وہ حجت و دلیل کے ساتھ اللہ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور ان کے لیے وہ امور سہل ہو گئے جو آسودہ حال لوگوں کے لیے دشوار ہوتے ہیں اور وہ ایسے کاموں سے مانوس ہو گئے جس سے نادان لوگ وحشت کھاتے تھے۔

Marfat.com

حضرت ذوالبجادین رضی اللہ عنہ

ایسے شب زندہ دار لوگوں میں سے جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کا نام گرامی بھی آتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے اور ذکر کرنے والے صحابہ کرامؓ میں سے ایک تھے، جن سے سرورِ دو عالم ﷺ کی ذاتِ بھی راضی وخوش تھی اور جن کی تدفین کے موقع پر آنحضرت ﷺ بنفسِ نفیس موجود تھے، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والے تھے۔

ان کا نام ''ذوالبجادین'' کیسے پڑا؟ اس کی وجہ محمد بن ابراہیم التیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ''آپ کا تعلق قبیلہ مزنیہ سے تھا، آپ مدینہ کے اطراف ہی میں رہتے تھے اور اپنے چچا کی زیرِ پرورش تھے، وہ ان کی کفالت کرتے تھے، جب انہوں نے مسلمان ہونے کا ارادہ کیا تو ان کے چچا نے ان سے کہا کہ اگر تم مسلمان ہوئے تو میں تم سے ہاتھ کھینچ لوں گا، جو سلوک کرتا ہوں وہ چھوڑ دوں گا، مگر انہوں نے مسلمان ہونے پر اصرار کیا تو ان کے چچا نے ان سے ہر چیز واپس لے لی، حتیٰ کہ ان کے جسم پر جو کپڑے تھے وہ بھی اتار لیے۔ چنانچہ وہ اسی حالت میں اپنی والدہ کے پاس گئے تو والدہ نے اون یا بالوں کا بنا ہوا ایک کپڑا لے کر اس کے دو ٹکڑے کیے اور اس سے کرتا اور تہبند بنایا، پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے اور آپ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، رسول ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی خبر گیری کی اور ان سے حال واحوال لیے، اچانک آپ ﷺ کی نظر ان پر پڑی، پوچھا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں عبدالعزی ہوں، (یہ ان کا پہلا نام تھا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ تم ذوالبجادین ہو۔''

[حلیۃ الاولیاء ۷۷/۱ـ مسند احمد ۲۹۵/۱۷ ـ شعب الایمان ۱۸۵،۲۸۵،۳۸۵]

(ذوالبجادین کا معنی ہوتا ہے دو کپڑوں والا، ان کی والدہ نے ان کو دو کپڑے پہنائے تھے اس لیے یہ نام ہوا)۔

آپ کی شب بیداری

آپ کثرت سے ذکر کرنے والے اور نماز پڑھنے والے تھے، قرآن کریم بلند

Marfat.com

آواز سے پڑھتے تھے، یہاں تک کہ بعضوں کو اس سے ریا کاری کا شبہ ہونے لگا تو خود سرور دو عالم ﷺ نے ان کا دفاع کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ تو آہ و بکاء کرنے والوں میں سے اور تواضع و عاجزی کرنے والوں میں سے ہیں، وہ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے سچی محبت کرنے والوں میں سے ہیں۔ اس مضمون کی احادیث کثرت سے آئی ہیں، ان میں سے ایک حدیث یہ ہے:

ایک رات نبی کریم ﷺ کسی کام سے گھر سے نکلے، راستہ میں اپنے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے، جو نماز میں مشغول تھا اور با آواز بلند قرآن پڑھ رہا تھا (اور کثرت سے اللہ کا ذکر کر رہا تھا) اور خوب بلند آواز سے دعائیں کر رہا تھا، (یہ کیفیت دیکھ کر) کسی نے کہا کہ کیا یہ ریا کار تو نہیں؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ معاذ اللہ! یہ تو عبداللہ ذوالبجادین ہے۔ ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ ''ہرگز نہیں، یہ خوب رجوع کرنے والا ہے۔'' اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ''اس کو چھوڑ دو یہ تو رجوع کرنے والوں میں سے ایک ہے۔''

جب غزوہ تبوک میں ان کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنے دست مبارک سے دفن کیا اور لحد میں اتارا اور فرمایا ''ان کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کرو، اللہ نے ان کے ساتھ مہربانی فرمائی ہے، ان کے لیے کشادگی کرو، اللہ نے ان کے ساتھ کشادگی کا معاملہ کیا ہے، اے اللہ! میں ان سے راضی ہو گیا، تو بھی ان سے راضی ہو جا۔''

کسی صحابیؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ اس پر غم زدہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا تھا۔'' [حوالہ سابق]

حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کو یہ شرف و اعزاز حاصل ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کو دفن فرمایا اور ان کے لیے دعائے خیر بھی فرمائی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (آپؓ اس موقع پر موجود تھے) ''کہ کاش! میں ان کی جگہ ہوتا اور اس طرح دفن ہوتا۔''

Marfat.com

حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ

ان شب بیداروں اور تہجد گزاروں میں جلیل القدر صحابی حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کا نام بھی آتا ہے، جن کی کنیت ابو الربیع الانصاری تھی، آپ صاحب الضوء (روشنی والے) تھے کہ جب رات کو اندھیرے میں چلتے تو آپ کی لاٹھی روشن ہو جاتی اور راستہ صاف نظر آتا، آپ ان شہسواروں میں سے ایک ہیں جو شجاعت و جرأت کے وصف سے مشہور ہیں، جنگ یمامہ میں سخت آزمائش سے دوچار ہوئے اور خوب کارنامے دکھائے، غزوہ تبوک کے موقع پر آنحضور ﷺ کی پہرہ داری پر مقرر تھے۔

جنگ یمامہ میں ۱۲ھ کو حصہ لیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔

آپ کی شب بیداری

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ گھر میں تہجد پڑھ رہے تھے اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہ مسجد میں تہجد پڑھ رہے تھے، آنحضرت ﷺ نے ان کی آواز سنی تو پوچھا اے عائشہ! کیا یہ عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کی آواز ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں، پھر آپ ﷺ نے دعا دی کہ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ "اے اللہ! عباد پر رحم فرما۔"

آپ رضی اللہ عنہ کو نمازِ تہجد سے بہت لگاؤ تھا، حتیٰ کہ ایک موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نماز میں مشغول تھے، دشمن نے تین تیر چلائے، لیکن آپ نے نماز نہیں توڑی، جیسا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ غزوہ ذات الرقاع کے سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے تو ایک مشرک آدمی رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں آپ ﷺ کو ڈھونڈتا ہوا نکلا، اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ اس وقت تک نہیں بیٹھے گا جب تک کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خون نہ بہا دیا جائے، رسول اللہ ﷺ نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا، پھر فرمایا کہ آج رات کون ہماری پہرہ داری کرے گا؟ چنانچہ مہاجرین میں سے ایک آدمی یعنی عمار بن

Marfat.com

یاسر رضی اللہ عنہ، (جیسا کہ بیہقی کی روایت میں ہے) آگے بڑھے اور انصار میں سے بھی ایک آدمی، عباد بن بشر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور دونوں نے کہا کہ ''یارسول اللہ ﷺ! ہم کریں گے۔'' آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم دونوں اس گھاٹی کی جانب (جہاں سے دشمن کے آنے کا خطرہ تھا) بیٹھ جاؤ اور نگرانی کرو، جب وہ دونوں اس گھاٹی پر پہنچے تو انصاری آدمی نے مہاجر شخص سے کہا کہ تم کو رات کا کونسا حصہ زیادہ پسند ہے، شروع کا یا آخر کا؟ اس نے کہا کہ شروع کا حصہ مجھے زیادہ پسند ہے، چنانچہ مہاجر شخص لیٹ گیا اور سو گیا، اور انصاری (عباد بن بشر) نماز کے لیے کھڑا ہو گیا، (اور نماز پڑھنے لگا) اتنے میں وہ شخص (مشرک) آ گیا، اس نے دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ لوگوں کا نگران ہے، اس نے ان کو ایک تیر مارا، جو اس انصاری کے جسم پر جا کر لگا، اس نے وہ تیر نکالا اور اپنی نماز میں بدستور مشغول رہا، پھر اس نے ایک اور تیر چلایا جو اس کے جسم پر جا کر لگا، اس نے پھر اس تیر کو نکالا اور اپنی نماز میں مشغول رہا، پھر جب تیسری بار اس نے تیر چلایا اور اس کو لگا تو اس نے تیر نکالا اور رکوع و سجود کر کے نماز پوری کی، پھر اپنے ساتھی کو جگایا (یہ دیکھ کر) وہ مشرک آدمی بھاگ نکلا، جب مہاجر آدمی (عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ) نے اپنے ساتھی کو خون میں لت پت دیکھا تو کہا: سبحان اللہ! جب اس نے پہلی بار تیر چلایا تھا تو اس وقت مجھے کیوں نہیں جگایا؟ اس نے کہا کہ میں ایک ایسی سورت کو پڑھنے میں مشغول تھا کہ میں نے پسند نہ کیا کہ اس کو ختم کر دوں اور پوری نہ کروں لیکن جب اس نے پے در پے تیر چلائے تو میں نے رکوع وغیرہ کر کے نماز پوری کی اور تجھے جگا دیا، اور خدا کی قسم! میں رسول کریم ﷺ کے حکم پر اپنی جان بھی دے سکتا ہوں، اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں اس سورت کو ہر حال میں پورا کرتا۔ [رواہ ابوداود ۱۹۸۔ واحمد ۳/۳۴۳]

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''امام بیہقی'' نے ''دلائل النبوۃ'' میں یہ روایت ذکر کی ہے اور بتایا ہے کہ مہاجرین میں سے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور انصار میں سے عباد بن بشر رضی اللہ عنہ تھے اور جو سورۃ انہوں نے پڑھی تھی وہ سورۃ الکہف تھی۔''

[فتح الباری ۱/۲۸۱، تغلیق التعلیق ۲/۱۱۵]

Marfat.com

نمازِ تہجد کا بدلہ

اللہ تعالیٰ نے ان صحابی کو حسن خاتمہ سے نوازا یعنی ان کو اپنی راہ میں شہادت کے مرتبہ پر فائز کیا۔ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ ان کا واقعہ شہادت نقل کرتے ہیں کہ عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ اے ابوسعید! میں نے آج رات دیکھا جیسے آسمان میرے لیے کشادہ کیا گیا، پھر بند کر دیا گیا، اگر اللہ نے چاہا تو یہ شہادت کی طرف اشارہ ہے، میں نے کہا کہ خدا کی قسم! تم نے اچھا خواب دیکھا ہے'' پھر میں نے ان کو جنگ یمامہ میں دیکھا کہ وہ چیخ رہے ہیں کہ تلواروں کی نیاموں کو توڑ دو اور لوگوں سے الگ ہو جاؤ اور کہنے لگے: ہمیں الگ الگ کرو۔

چنانچہ ان میں سے چار سو آدمی انصار میں سے الگ ہوئے، جن کے آگے آگے عباد بن بشر رضی اللہ عنہ، ابودجانہ رضی اللہ عنہ اور براء بن مالک رضی اللہ عنہ تھے، یہاں تک کہ وہ باغ کے دروازہ پر پہنچے جس (باغ) میں مسیلمہ اور ان کے ساتھی پناہ گزین تھے، چنانچہ آپس میں خوب لڑائی ہوئی، جس میں عباد بن بشر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، میں نے ان کے چہرے پر ضرب کے بہت سے نشانات دیکھے اور میں نے ان کو صرف اس علامت سے پہچانا جو ان کے جسم میں موجود تھی۔

۞۞۞

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

ان تہجد گزار لوگوں میں جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام بھی آتا ہے جو فقیہ الامت بھی ہیں اور غلامِ معلم بھی، ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن الھذلی المکی البدری ہے۔ بدر اور بعد کے تمام معرکوں میں سربکف رہے۔ ۳۳ھ میں وفات پائی۔

آپ کی شب بیداری

آپ رضی اللہ عنہ تو کثرت قیام و تہجد میں معروف ہیں، جب لوگ سو جاتے تو آپ نماز

Marfat.com

کے لیے اٹھ جاتے اور کثرت قرأت وترتیل کی وجہ سے یوں آواز آتی جیسے شہد کی مکھی بھنبھنا رہی ہوتی ہے۔ جلیل القدر تابعی حضرت علقمہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ، جو کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تلامذہ میں سے ہیں، آپ کی نماز کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ "میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک شب گزاری، رات کے اول حصہ میں آپ سو گئے، پھر اٹھے اور نماز پڑھنی شروع کی، آپ یوں قرأت کرتے تھے جیسے محلہ کی مسجد کا امام قرأت کرتا ہے یعنی ترتیل کے ساتھ پڑھتے لیکن ترجیع نہیں کرتے تھے (یعنی آواز کو حلق میں نہیں گھماتے تھے) اور آس پاس کے لوگوں کو سناتے، لیکن آواز میں ترجیع نہیں کرتے تھے، یہاں تک کہ جب رات کے اندھیرے میں اتنا وقت باقی رہ جاتا جتنا کہ مغرب کی اذان اور نماز سے فارغ ہونے کے درمیان کا وقت ہوتا ہے تو نمازِ وتر ادا کرتے۔"

آپؓ صرف خود تہجد کا اہتمام نہیں کرتے تھے بلکہ اوروں کو بھی اس کی ترغیب اور اس کی اہمیت سے آگاہ کرتے تھے، چنانچہ مسلمان نوجوانوں کو اپنی گراں قدر نصیحت سے مستفید کرتے ہوئے فرماتے "جو لوگ قرآن کے حافظ ہیں ان کے شایانِ شان یہ ہے کہ جب لوگ رات کو سوئے ہوں تو یہ اپنی شب بیداری کے ذریعہ پہچانا جائے اور جب لوگ دن کو بے روزہ دار ہوں تو یہ دن میں (روزے کے ذریعہ) پہچانا جائے اور جب لوگ خوش وخرم ہوں تو یہ اپنے غم کے ذریعہ پہچانا جائے، اور جب لوگ ہنس رہے ہوں تو یہ اپنے رونے دھونے کے ذریعہ پہچانا جائے اور جب لوگ غرور وتکبر میں مبتلا ہوں تو یہ اپنی عاجزی سے پہچانا جائے، پس تم علم کے چشمے، ہدایت کے چراغ، گھروں کے ٹاٹ، شب کے چراغ اور (ایمان وعمل سے) دلوں کی تجدید کرنے والے اور بوسیدہ اور پھٹے پرانے کپڑے پہننے والے بن جاؤ! آسمان والوں میں تم پہچانے جاؤ لیکن زمین والوں میں پوشیدہ رہو۔" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مزید توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان قیام لیل کا ارادہ کرے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کی سچی نیت کرے اور اس بات کا عزم کرے کہ اگر بیدار ہوا تو ضرور تہجد پڑھے گا، کیوں کہ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے کسی (فرشتے) کو ضرور مقرر فرما دیتے ہیں جو اس کو

Marfat.com

بیدار کر دیتا ہے، لیکن اگر بیدار ہونے کے باوجود نماز نہ پڑھے اور شیطان کی پیروی میں پھر سو جائے تو اللہ کی رحمت اور اس کی رضا حاصل نہ ہونے کی وجہ سے غم و حزن کی حالت میں صبح کرے گا۔ ابو کنود عبداللہ بن عامر الازدی الکوفی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؓ نے فرمایا: جو بندہ بھی رات کو اٹھنے کا دل میں ارادہ کرتا ہے تو (رات کو) ایک آنے والا اس کے پاس آ کر کہتا ہے کہ اٹھو! اپنے رب کا ذکر کرو اور جتنا مقدر ہے نماز پڑھو، (اس موقع پر) شیطان کہتا ہے کہ سو جاؤ! ابھی رات ہے، کیا تم کوئی آواز سنتے ہو؟ چنانچہ شیطان اور فرشتہ کے درمیان جھگڑا ہوتا ہے، فرشتہ کہتا ہے کہ خیر (نیکی) کا آغاز کر شیطان کہتا ہے کہ شر کا آغاز کر، چنانچہ اگر وہ اٹھ جاتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو خیر کو حاصل کرتا ہے اور صبح تک سوتا رہتا ہے تو شیطان آ کر اس کے کانوں میں پیشاب کرتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مغموم اور پریشانی کی حالت میں صبح کرتا ہے۔''

آج کے مسلمان اس عظیم عبادت میں کوتاہی کا شکار ہو رہے ہیں، حالانکہ اس عبادت سے نفوس میں تہذیب، اخلاق میں بلندی و راستگی اور رزق میں برکت و ترقی ہوتی ہے، لیکن حال یہ ہے کہ دنیا کی طلب میں دوڑ دھوپ ہو رہی ہے، سارا دن دنیا کی ضروریات و حاجات کو پورا کرنے میں گزرتا ہے، جب رات ہوتی ہے تو تعب و تکان میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ایسے سوتے ہیں کہ جب صبح ہوتی ہے تو بے جان مردے کی طرح حالت ہوتی ہے، ان ہی حالات و واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''میں تم میں سے کسی کو رات میں بے جان مردے کی طرح اور دن کو قطرب (کیڑے) کی طرح نہ پاؤں، آدمی کے خسارے اور برائی کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ رات اس طرح گزار دے کہ صبح تک اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے، پھر جب صبح ہو تو شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کر دے۔''

ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ''قطرب'' ایک کیڑا ہے، جو اپنی غذا کی تلاش میں سارا دن دوڑ دھوپ کرتا رہتا ہے، آرام نہیں کرتا، اس کے ساتھ ایسے شخص کو تشبیہ دی گئی

Marfat.com

ہے جو دنیا کی طلب میں سارا دن گھومتا پھرتا ہے۔

قیامِ لیل کی فضیلت ذکر کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ دو آدمیوں سے بڑے خوش ہوتے ہیں، ایک وہ آدمی جو دشمن سے مقابلہ کرے اور اپنے ساتھیوں سے زیادہ بہتر اور عمدہ گھوڑے پر سوار ہو اور اس کے تمام ساتھی میدان سے بھاگ جائیں اور وہ ثابت قدم رہے، اگر قتل ہو جائے تو شہید اور اگر زندہ رہے تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش و راضی، اور دوسرا وہ آدمی جو رات کے آخری حصہ میں قیام کرتا ہے، اس وقت کسی کو خبر نہیں ہوتی، وضو کامل کرتا ہے، پھر اللہ کی حمد و بزرگی بیان کرتا ہے اور نبی ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہے اور پھر قرآن شروع کرتا ہے، یہ وہ ہے جسے دیکھ کر اللہ خوش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''فرشتو! میرے بندے کو دیکھو! کیسے کھڑا ہے اس کو میرے سوا کوئی نہیں دیکھ رہا ہے''

[رواه النسائی فی الکبری ۲۱۷/۶ ـ والطبرانی فی "معجمه الکبیر" ۱۵۹/۹]

۞۞۞

حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ

ان تہجد گزاروں کی فہرست میں جلیل القدر صحابی حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ کا نام نامی بھی آتا ہے، آپ حقیقت کے متلاشی، فارس میں سب سے سبقت لے جانے والے اور آنحضور ﷺ سے جنت کی خوشخبری پانے والے اور ایسے دریائے علم ہیں جو خشک نہیں ہوتا۔ ان کے بارے میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے علمِ اوّل (تورات و انجیل کا علم) اور علم آخر (قرآن مجید کا علم) حاصل کیا وہ ایسا دریا ہے جس کی گہرائی کا پتہ نہیں چل سکتا، اور وہ ہم اہلِ بیت میں سے ہیں، وہ تمہارے لیے لقمان حکیم کے مثل ہیں، اور وہ ایسا دریا ہیں جو خشک نہیں ہوتا۔'' آپ کی وفات ۳۶ھ میں مدائن کے مقام پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔

Marfat.com

آپ کی شب بیداری

آپ اپنے دوستوں کو اس بات کی تعلیم دیا کرتے تھے کہ قیام لیل کے لیے افضل وقت آخر شب ہے۔اور انسان پر ضروری نہیں کہ وہ ہمت وطاقت سے زیادہ عبادت کریں کہ اس سے طبیعت میں اکتاہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور سیر الی اللہ میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مجاہدہ و ریاضت کو دیکھنے کے لیے ان کے ہاں رات بسر کی، آپ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رات کو اٹھے اور رات کے آخری حصہ میں نماز پڑھی، طارق کے خیال میں ان کی ریاضت ومجاہدہ کا جو نقشہ تھا اس کو انہوں نے نہ پایا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اس کا ذکر کیا، تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''پانچوں نمازوں کی خوب پابندی کرو، یہ نمازیں گناہوں کے لیے باعث کفارہ ہیں، جبکہ قتل کا ارتکاب نہ کیا ہو، جب رات ہوتی ہے تو لوگوں کی تین حالتیں اور درجے ہوتے ہیں، بعض تو وہ ہیں جن کے لیے رات نفع کا ذریعہ ہوتی ہے نقصان کا باعث نہیں ہوتی اور بعض وہ ہیں جن کے لیے رات نقصان کا سبب ہوتی ہے، نفع کا نہیں ہوتی اور بعضوں کے لیے رات نہ نفع کا سبب ہوتی ہے اور نہ نقصان کا ذریعہ، میں نے پوچھا: وہ کیسے؟ (ذرا تفصیل سے بتائیں) فرمایا کہ جن لوگوں کے لیے رات نفع کا سبب ہوتی ہے اور نقصان کا ذریعہ نہیں ہوتی وہ ایسے لوگ ہیں جو لوگوں کی غفلت اور رات کی تاریکی کو غنیمت جانتے ہوئے رات کو اٹھتے ہیں اور وضو کر کے نماز ادا کرتے ہیں اور جن کے لیے رات نقصان ہی کا باعث ہوتی ہے نفع کا سبب نہیں ہوتی وہ ایسے لوگ ہیں جو لوگوں کو غفلت میں دیکھ کر اور رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں اور جن کے لیے رات نہ نفع کا باعث ہوتی ہے اور نہ نقصان کا سبب ہوتی ہے وہ ایسے لوگ ہیں جو رات کو سوئیں تو صبح تک سوئے رہیں۔''

Marfat.com

طارق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا کہ میں ان (حضرت سلمان رضی اللہ عنہ) کی صحبت میں ضرور رہوں گا، چنانچہ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ لوگوں پر جہاد فرض ہوا تو وہ بھی اس میں نکلے، میں بھی ساتھ ہو گیا، میں اس موقع پر کسی کام میں ان سے آگے نہیں بڑھتا تھا، اگر میں آٹا گوندھتا تو وہ روٹی پکا چکے ہوتے اور میں روٹی پکاتا تو وہ کھانا بھی تیار کر چکے ہوتے، پس ہم ایک جگہ میں اترے اور وہاں ہم نے رات گزاری، طارق کا معمول تھا کہ وہ رات کی ایک خاص ساعت میں اٹھتے تھے، پس جب میں اس وقت بیدار ہوتا تو وہ سوئے ہوتے، میں کہتا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، مجھ سے بہتر وافضل ہیں اور سو رہے ہیں! پس میں سو جاتا، پھر اٹھتا تو ان کو سویا ہوا پاتا، (ان کو دیکھ کر) میں بھی سو جاتا، لیکن پھر وہ رات کو اچانک بیدار ہوتے اور لیٹے لیٹے ہی یہ کلمات کہتے:

((سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ))

یہاں تک کہ صبح ہونے سے کچھ پہلے اٹھے اور وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھی۔ پھر جب ہم نے فجر کی نماز پڑھ لی تو میں نے ان سے کہا کہ اے عبداللہ! میرے لیے رات کو ایک خاص ساعت ہے جس میں میں اٹھا کرتا ہوں، میں اس خاص وقت ہی بیدار ہوتا تھا لیکن آپ سوئے ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے! تم نے مجھے کون سے کلمات کہتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے ان کو بتایا تو فرمایا کہ اے میرے بھتیجے! یہ نماز ہے اور بے شک پانچ نمازیں درمیان کے گناہوں کے لیے کفارہ بنتی ہیں، جب کہ قتل سے اجتناب کیا جائے، اے میرے بھتیجے! میانہ روی اختیار کرو، کیونکہ یہ زیادہ بہتر ہے۔"

Marfat.com

حضرت ابو رفاعہ العدوی رضی اللہ عنہ

ان شب زندہ دار لوگوں میں جلیل القدر صحابی شہید معرکہ کابل حضرت ابو رفاعہ، تمیم بن اسد العدوی رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ بصرہ میں موجود فضلاء صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ سنہ ۴۴ھ میں شہید ہوئے، اسی سال کابل بھی فتح ہوا۔

آپ کی شب بیداری

جس دن شہید ہوئے اس رات مکمل عبادت میں مصروف رہے اور اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگتے رہے۔

آپ کی شہادت کا واقعہ حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ عنہ یوں بیان فرماتے ہیں: ابو رفاعہ ساری رات عبادت میں مصروف رہے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد دربار الٰہی میں دستِ دعا دراز کیا اور فرمایا: اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے اس وقت تک مجھے زندہ رکھئے، اور جب وفات میرے لیے بہتر ہو تو مجھے ایسی پاکیزہ موت دے، جو تمام لوگوں کے لیے باعث رشک ہو۔

اور مجھے شہادت کی موت سے نواز دے۔ اور میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ صبح ہوئی تو اس دستے میں شامل ہوئے جس کے امیر حضرت عبدالرحمٰن ابن سمرہ رضی اللہ عنہ تھے۔ اور دستے کے اکثر شرکاء قبیلہ بنو حنیفہ سے تعلق رکھنے والے تھے۔ اور حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ نے اس دستے میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی تو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دستے میں آپ کے قبیلے کا ایک فرد بھی نہیں ہے اور پیچھے تیرے سامان کے پاس رہنے کے لیے افراد کی ضرورت ہے۔ تو حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کے ساتھ جانے کا عزم مصمم کر چکا ہوں! انہی کے ساتھ نکلوں گا۔ چنانچہ ان کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ اس قافلہ نے آگے جا کر دشمن کی ایک حویلی کا محاصرہ کیا۔ اور حضرت ابو رفاعہؓ ساری رات عبادت الٰہی میں مصروف رہے اور آخر میں اپنی کمان کو سر کے نیچے رکھ کر سو گئے۔ جب صبح ہوئی تو ان کے ساتھی حویلی پر حملہ کرنے کے لیے اندر گھسنے کا راستہ تلاش کرنے میں مصروف ہو گئے، ان کو اٹھانا بھول گئے۔ وہ محو خواب رہے۔ ادھر دشمنوں

Marfat.com

نے ان کو دیکھ لیا کہ اکیلے ہیں اور نیند کے آغوش میں ہیں تو دشمن نے اپنے تین کارندے ان کو قتل کرنے کے لیے اتار دیئے۔ انہوں نے اپنی تلوار سے ان کو ذبح کر دیا اور ان کے مال ومتاع سلب کرنے کے لیے تلاشی لینے لگے، ان کے ساتھیوں نے کہا کہ ابو رفاعہ کہاں ہے؟ یہ کہہ کر ان کے سونے کی جگہ کی طرف آئے، دشمن انہیں دیکھ کر بھاگ گئے، ساتھی ان کو اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے۔

اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کی دعاؤں کو اس طرح جلدی شرفِ قبولیت سے نوازتا ہے۔ اور کیوں نہ ہو وہ تہجد اور قیام لیل پر ہمیشہ قائم رہنے والے تھے۔ وہ خود فرماتے ہیں: جب سے اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ یاد کرنے کی توفیق دی ہے اس وقت سے میں نے اپنی پیٹھ بستر پر نہیں رکھی۔

ساتھیوں کی خدمت کا یہ عالم تھا کہ سفر میں ساتھیوں کے لیے پانی گرم کر کے فرماتے: لو اس پانی سے اچھی طرح وضو کر لو۔ اور خود ٹھنڈا پانی لے کر فرماتے: میں اس سے اچھی طرح وضو کروں گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ان عظیم عبادت گزاروں میں جلیل القدر صحابی، حافظ حدیث رسول ﷺ ابو ہریرہ، عبدالرحمٰن بن صحر رضی اللہ عنہ کا نام نامی بھی ہے۔

جو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے زیادہ احادیث روایت کرنے والے ہیں۔

کسی تابعی کا قول ہے: ابو ہریرہ نبوت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں۔

حفظِ روایت حدیث میں کوئی بھی صحابیؓ آپؓ کی برابری نہیں کرسکتا۔

۵۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

آپ کی شب بیداری

نہ صرف وہ بلکہ ان کے پورے اہلِ خانہ قیام للیل کی دولت سے سرفراز تھے۔ انہوں نے پوری رات کو عبادت الٰہی میں صرف کرنے کے لیے آپس میں باریاں

Marfat.com

مقرر کر رکھی تھیں۔ چنانچہ رات کا کوئی حصہ بھی ایسا نہیں گزرتا تھا کہ جس میں گھر میں تلاوت کلام نہ ہو رہی ہو۔

مشہور تابعی حضرت ابو عثمان النہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک تہائی رات حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ عبادت میں گزارتے، ایک تہائی رات ان کی اہلیہ تہجد میں صرف کرتیں، اور ایک حصہ بیٹا یاد الٰہی میں لگا دیتا۔ ایک سو جاتا دوسرا اٹھ جاتا، اس طرح پوری رات ان کا گھر عبادت الٰہی سے معمور رہتا۔

ایک روایت میں ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ:

میں سات مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے دولت خانے میں مہمان رہا، ان کے ہاں معمول یہ تھا، وہ ان کی اہلیہ اور خادم رات کو تین حصوں میں تقسیم کئے ہوئے تھے، یکے بعد دیگرے اٹھتے، یاد الٰہی سے اپنے گھر کو بقعہ نور بنا دیتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روزانہ ہزار مرتبہ تسبیح پڑھتے اور فرماتے: میں اپنے گناہوں کی بقدر تسبیح پڑھتا ہوں۔

✡✡✡

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ

رات کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہونے والی عظیم ہستیوں میں ایک ہستی صحابی رسول ﷺ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ ابن ثابت النجاری الانصاری ابو یعلیٰ رضی اللہ عنہ بھی ہیں، جنہوں نے ۵۸ھ کو بیت المقدس میں وفات پائی۔

آپ کی شب بیداری

روایت میں آتا ہے کہ وہ جب بستر پر نیم دراز ہوتے تو ہنڈی میں بھننے والی گندم کے دانے کی طرح پلٹیاں کھاتے اور فرماتے: اے اللہ! جہنم کی آگ نے میری نیند اڑا دی ہے، بستر سے اٹھ جاتے، صبح تک نماز پڑھنے میں مشغول رہتے۔

✡✡✡

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

رات کو دربارِالٰہی میں گزارنے والوں میں ترجمان القرآن، مفسر قرآن، رسول ﷺ کے چچازاد بھائی، جلیل القدر صحابی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ جن کے لیے زبان نبوت سے یہ دعا نکلی تھی۔

((اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَعَلِّمْہُ التَّاوِیْلَ))

ترجمہ: اے اللہ ان کو دین کی سمجھ اور تفسیر قرآن کا علم عطاء فرما۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وفور علم کی وجہ آپ کو بحر العلوم کہا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ موسم حج میں بیان شروع فرمایا: اور سورۂ بقرہ پڑھتے جاتے اور اس کی تفسیر بیان کرتے جاتے۔ اور ان کے اس اندازِ بیان کو سن کر میں بے ساختہ پکار اٹھا ''میں نے آج تک ان جیسا کلام کسی سے نہیں سنا ہے۔ کاش! کہ اہل فارس و روم ان کا کلام سن لیں تو حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائیں۔''

ان کا انتقال ۶۸ھ میں ہوا۔

آپ کی شب بیداری

جہاں تک ان کی طاعت وعبادت کا ذکر ہے وہ تو صغر سنی ہی سے عبادت وطاعت میں مصروف تھے۔ جب ان کی عمر دس سال تھی اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ تہجد کے لیے اٹھتے۔ وہ خود فرماتے ہیں: میں نماز کے لیے آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے پکڑ کر دائیں طرف کھڑا کیا۔ اس وقت میری عمر دس سال تھی۔ وہ رسول ﷺ کے تہجد کے وقت کے عمل اور سنت کو دیکھنے کا بڑے شوق رکھتے تھے اور اپنی کم عمری کے باوجود آپ ﷺ کے طویل قیام و رکوع اور طویل سجدے کے باوجود آپ کے ساتھ شریک نماز ہوتے اور آخر تک صبر کرتے۔

﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾

ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام ''کریب'' ان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے

Marfat.com

ہیں: ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات گزاری، میں نے ان سے عرض کیا: جب رسول ﷺ تہجد کے لیے بیدار ہو جائیں تو مجھے بھی اُٹھا دینا چنانچہ جب آپ نماز کے لیے اٹھے، نماز پڑھنے لگے، میں بھی آپ ﷺ کے بائیں پہلو میں کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر دائیں طرف کر دیا جب مجھ پر نیند کا غلبہ ہوتا تو میرا کان پکڑ کر ہلاتے، آپ ﷺ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں۔

ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کے قیام لیل کے متعلق جلیل القدر تابعی حضرت ابوملیکہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مکہ سے مدینہ منورہ کے سفر میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے ساتھ جانے کا اتفاق ہوا۔ آپؓ جہاں رات گزارنے کے لیے ٹھہرتے، آدھی رات عبادت الٰہی میں گزارتے اور قرآن کریم کی تلاوت ترتیل کے ساتھ کرتے۔ جب آیت کریمہ:

﴿وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ﴾

[ق: ۱۹]

''اور وہ آئی بے ہوشی موت کی تحقیق یہ وہ ہے جس سے تو ٹلتا رہتا تھا۔''

پڑھتے تو اندر سے رونے کی آواز آتی، جب آپؓ عبادت کے لیے اللہ کے حضور کھڑے ہوتے تو بہت زیادہ روتے، کثرتِ بکاء کی وجہ سے آپ کی آنکھیں جاتی رہیں۔

ابورجاء فرماتے ہیں: زیادہ رونے کی وجہ سے آپ کے چہرے پر پرانے تسمے کی طرح نشانات پڑ گئے تھے اور ایسا ہونا کوئی بعید نہیں، اس لیے کہ وہ حرمات اللہ کی تعظیم کرنے اور اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ڈرنے والے تھے، اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی سنتے ہی ان پر گریہ طاری ہو جاتا۔

حضرت سماک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کثرت بکاء کی وجہ نے آپ کی آنکھوں کا پانی ختم ہو گیا اور بینائی ختم ہو گئی۔ طبیبوں نے آپؓ کے پاس آکر کہا: ہم آپ کا علاج کریں گے! لیکن آپ کو پانچ دن تک بیٹھ کر نماز پڑھنا پڑے گی۔ فرمایا: ہرگز نہیں، تم پانچ دن کی بات کرتے ہو، میں ایک نماز بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ نے فرمایا:

Marfat.com

﴿اِنَّہٗ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃً وَاحِدَۃً مُتَعَمِّدًا لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانٌ﴾

''بے شک جس نے ایک نماز جان بوجھ کر چھوڑی وہ اللہ سے ملے گا اور اللہ تعالیٰ اُس سے ناراض ہوگا۔''

آپ فرمایا کرتے تھے :فکر وتدبر کے ساتھ دو رکعات نماز بے فکری کے ساتھ ساری رات عبادت سے کئی گنا بہتر ہے۔

آپ کی کرامت

آپ کی عظیم کرامت کے بارے میمون بن مھران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں طائف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے جنازے میں شریک ہوا۔ جب آپ کی میت کو نماز جنازہ کے لیے رکھ دیا گیا تو ایک سفید رنگ کا پرندہ آیا اور آپؓ کے کفن کے اندر گھس گیا، لوگوں نے اس کو تلاش کیا، مگر کسی کو نہیں ملا، جب کفن کو دوبارہ اُن پر ڈال دیا گیا تو ہم نے ایک آواز سنی، جو یہ تھی۔

﴿یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ﴾

''اے وہ جی جس نے چین پکڑ لیا چل اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر شامل ہو میرے بندوں میں اور داخل ہو میری بہشت میں۔''

✿✿✿

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

اپنی راتوں کو عبادت الٰہی میں صرف کرنے والے عظیم ناموں میں ایک عظیم نام جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا نام بھی ہے۔ آپؓ نے ۷۳ھ میں وفات پائی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے متعلق فرماتے ہیں:

Marfat.com

قریش کے جوانوں میں دنیا کے متعلق اپنے نفس پر سب سے زیادہ قابو پانے والے جوان حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

عظیم القدر تابعی حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ''جس دن آپؓ کی وفات ہوئی اس وقت سے میرے دل میں یہ اشتیاق پیدا ہوا کہ میں بھی آپ کی طرح عمل کر کے دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔

آپ کی شب بیداری

آپ کے قیامِ لیل کے اہتمام اور اس پر مداومت کے متعلق مروی ہے: ایک مرتبہ مسجد میں ان کی آنکھ لگ گئی، خواب میں دیکھا کہ گویا دو فرشتے ان کو پکڑ کر ایک آگ کے پاس لے گئے، یہ آگ کنویں کی طرح گہری جگہ کے اندر تھی، اس کو دیکھ کر کہا:

((اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ))

''میں آگ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔''

اتنے میں ایک فرشتہ ان کے سامنے آیا اور کہا: ڈرو مت۔

بیدار ہو کر یہ خواب آپؐ کے حضور بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عبداللہ بہت اچھے آدمی ہیں، کاش کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے'' ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں یہ فرمایا: ''عبداللہ صالح آدمی ہیں اگر رات کے وقت نماز کی کثرت کریں۔''

حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔

امام شہاب الزہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کو کثرت سے نماز پڑھا کرتے تھے۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے خواب کی بہترین تعبیر فرمائی کیوں کہ ان کو آگ کے سامنے لایا گیا، پھر اس سے نجات ملی اور آپ کو بتایا بھی گیا کہ ڈرنے کی ضرورت نہیں

Marfat.com

ہے، البتہ آپ ﷺ کے ارشاد مبارک سے یہ تنبیہ ہوتی ہے اور اشارہ ملا کہ قیامِ لیل ایسی چیز ہے کہ اس کے سبب سے جہنم کی آگ سے خود کو بچایا جا سکتا ہے، اسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس واقعہ کے بعد کبھی قیام لیل میں سستی نہیں کی۔

[فتح الباری، ج ۳، ص ۱۰]

آپ کی شب بیداری کے متعلق محمد بن زید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں: حضرت ابن عمر کے پاس پتھر کا ایک برتن تھا، اس میں پانی ہوا کرتا تھا۔ رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے، پھر تھوڑی دیر کے لیے سو جاتے، پھر اٹھ جاتے، اس پانی سے وضو فرماتے، نماز پڑھتے، پھر پرندے کی طرح تھوڑی دیر لیٹ جاتے، پھر اٹھ جاتے، وضو کر کے نماز میں مشغول ہو جاتے اور یہ عمل رات بھر چار مرتبہ کرتے، اگر کسی وجہ سے عشاء کی جماعت چھوٹ جاتی تو پوری رات جاگ کر گزارتے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دوسرے مسلمانوں کو بھی قیام اللیل کی ترغیب دے کر فرماتے: رات کو اٹھنے کی عادت ڈالو۔ اٹھ کر اگرچہ چند آیات ہی پڑھو تو کافی ہے، تاکہ رات کے اٹھنے کی عظیم سعادت سے ہر مسلمان بہرہ مند ہو جائے، ہو سکتا ہے اس قلیل عمل کی برکت سے اللہ تعالیٰ عملِ کثیر کی توفیق دے دے۔

ابو غالب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ میں ہمارے گھر تشریف لایا کرتے تھے۔ رات کا اکثر حصہ تہجد میں گزار دیتے۔ ایک رات فجر سے کچھ پہلے مجھ سے فرمایا: ابو غالب! اٹھ کر نماز پڑھ لے اور ایک تہائی قرآن کریم کی تلاوت کر لے۔ میں نے عرض کیا: طلوع فجر کا وقت قریب ہے، اتنی کم مدت ہے، ایک تہائی قرآن پڑھنا کیوں کر ممکن ہوگا؟ تو فرمایا! سورۃ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدًا) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

نماز میں تلاوت کرتے ہوئے آیات قرآنی میں تدبر و تفکر کرتے۔ آپ کے قیام کے متعلق حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس آیت میں جنت کا تذکرہ آتا تو ٹھہر جاتے اور اللہ تعالیٰ سے جنت کی دعا کرتے اور روتے رہتے، اور اگر ایسی آیت پڑھتے جس میں جہنم کا ذکر آتا تو وقف کر کے اللہ تعالیٰ سے جہنم سے بچنے کی دعا کرتے۔

Marfat.com

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

ان عظیم تہجد گزار ہستیوں میں ایک نام مفتی مدینہ، الفقیہ، المحدث، جلیل القدر صحابی حضرت سعد بن مالک بن سنان ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

خطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری حفظ حدیث میں اہم مقام رکھتے تھے۔ اور کثیر مقدار میں ان سے احادیث مروی ہیں۔ ۷۴ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

آپ کی شب بیداری

ویسے تو آپؓ دن رات نمازوں میں مشغول رہتے، اگر لوگ آپ کی کثرت نماز اور کثرت تہجد کے متعلق گفتگو کرتے تو وہ اپنے عمل کو کم سمجھتے۔ اور فرماتے: اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں کے مقابلے میں میری عبادت کی کیا حیثیت ہے۔ اور اپنے عظیم قافلہ (صحابہ رضی اللہ عنہم) سے عبادت میں پیچھے رہنے سے ہمیشہ خائف رہتے کہ انہوں نے اپنی تمام عمروں اور اوقات کو اللہ کی رضا اور اللہ کے ہاں حصول تقرب کے لیے وقف کر رکھے تھے۔

عبدالحق اشبیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ دن کے اکثر حصے نماز میں گزارتے، جب رات چھا جاتی تو نماز کی حالت میں صبح کرتے، اگر ان کو یہ کہا جاتا کہ عبادت میں تھوڑی کمی کر کے میانہ روی سے کام لیں تو اچھا ہوگا؟ تو فرماتے: مجھے اندیشہ ہے کہ میرے ساتھی پل صراط سے جلدی جلدی گزر جائیں اور میں پیچھے رہ جاؤں۔ اگر میں صرف ایک پیر پر کھڑا ہو کر عبادت کرتا رہوں یہاں تک میری موت آجائے، تو اللہ کی قسم! وہ صرف ایک نظر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے برابر نہیں ہوگا۔ پھر فرمایا: میرا عمل پہلے عبادت گزاروں کے عمل کے مقابلے کچھ بھی نہیں۔ ان سے عرض کیا گیا: امم سابقہ کے عبادت گزاروں کے احوال سنا دیجئے؟ تو فرمایا: ان میں بعض لوگ ایسے بھی تھے جو غاروں میں گھس کر پانچ پانچ سو سال عبادت الٰہی میں مصروف رہے ہیں۔ [الصلوة: عبدالحق اشبیلی ص ۳۵۱]

Marfat.com

حضرت ابوریحانہ الازدی رضی اللہ عنہ

ان شب بیدار تہجد گزار حضرات میں رسول اللہ ﷺ کے غلام، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے عظیم صحابی، حضرت ابوریحانہ شمعون بن زید الازدی بھی ہیں۔

آپ کی شب بیداری

ان کی عبادت الٰہی کا ذکر ان کے غلام صہیب رحمۃ اللہ علیہ یوں بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ابوریحانہ رضی اللہ عنہ ایک غزوے سے واپس تشریف لائے تو اپنے گھر تشریف لے گئے۔ رات کا کھانا کھایا، وضو فرمایا، پھر اپنی عبادت گاہ میں تشریف لے گئے، نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، ایک سورۃ پڑھی، پھر دوسری سورۃ شروع کر دی، اس طرح ایک سورۃ ختم ہوتی تو دوسری شروع کر دیتے، حتیٰ کہ مؤذن نے تہجد کی اذان دی، تو ان کی بیوی نے آ کر کہا کہ ابوریحانہ! آپ جہاد کے لیے تشریف لے گئے تھے اور اس میں خوب تھک گئے ہوں گے، واپس آ کر نماز میں لگے ہو، میرے لیے کوئی وقت آپ کے پاس نہیں ہے؟

فرمانے لگے: کیوں نہیں آپ کا مجھ پر حق ہے، لیکن آپ کا حق تو میں جب ادا کروں کہ جب آپ مجھے آپ یاد آئیں، بیوی نے کہا: وہ کیا چیز ہے جس نے تمہیں اس قدر مشغول کر دیا کہ بیوی بچوں کو بھی بھول گئے؟ فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مبارک میں جنت کی جو صفات، نعمتیں، اس کے لباس وازواج کا تذکرہ فرمایا ہے میرا دل ان میں مگن ومدہوش رہا، حتیٰ کہ موذن کی اذان کی آواز سنی۔

ذرا اندازہ کیجئے کہ ان جلیل القدر صحابیؓ پر تہجد کی نماز میں عبادت الٰہی کے محبت، قرآن کریم کے ساتھ کس قدر عشق تھا کہ اپنا گھر بار سب کچھ بھول گئے، حالانکہ طویل مدت جہاد میں گزارنے کی وجہ سے گھر سے غائب رہے تھے۔

[الاصابة ج۲ ۴۹۲، التهذيب ۲/۵۱۵، الحلية ۲/۲۲۸]

ان کی عبادت کا تذکرہ جلیل القدر تابعی حضرت ضمرہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ یوں

Marfat.com

کرتے ہیں: ایک دن حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ امیر جیش سے ایک رات اپنے گھر میں گزارنے کی اجازت چاہی۔ امیر نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا: تم کتنے دن کی چھٹی چاہتے ہو؟ فرمایا: صرف ایک رات کی۔ ان کا گھر بیت المقدس کے احاطے میں تھا۔ گھر جانے سے قبل مسجد میں گئے، نماز شروع کردی، ایک سورۃ پڑھی، پھر دوسری، پھر تیسری، اس طرح یکے بعد دیگرے سورتیں پڑھتے گئے حتیٰ کہ صبح کی اذان ہوئی، جب صبح کی نماز پڑھی تو سواری پر بیٹھ کر اپنے فوجی کیمپ کی طرف جانے لگے تو لوگوں نے کہا: آپ نے گھر جانے کی اجازت لی ہوئی ہے گھر ہو آتے؟ تو فرمانے لگے: میں نے تو صرف ایک رات کی رخصت لی تھی، وہ پوری ہوگئی، میں نہ جھوٹ بول سکتا ہوں نہ ہی وعدہ خلافی، یہ کہہ کر فوجی کیمپ کی طرف چل پڑے۔

۞۞۞

حضرات تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی شب بیداری

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

راتوں کو یادِ الٰہی میں صرف کرنے والے عظیم سعادت مندوں میں سید التابعین و الاولیاء حضرت اویس بن عامر بن جزء قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی سرفہرست ہے۔

یہ وہ تابعی ہیں جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اویس خیر التابعین ہیں۔

۳۷ھ میں وفات پائی، عبادت و زہد میں یکتائے روزگار تھے، مگر لوگوں میں ان کی شہرت نہیں تھی، اور اکثر لوگ ان کے مرتبے سے واقف نہیں تھے، بلکہ ان کو ایذاء پہنچانے، برا بھلا کہنے، حتیٰ کہ گالیاں دینے سے بھی نہیں کتراتے تھے، مگر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی سنایا تو لوگوں کی آنکھیں کھل گئیں، اس شخص کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق نازیبا الفاظ کہے تھے تیرا

Marfat.com

ناس ہو! تو نے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا، تیرا ناس ہو! تو ہلاک ہو گیا۔ اس شخص سے کہا: ان کے پاس جا کر میرا اسلام عرض کر دینا اور ان کو کہہ دینا کہ وہ میرے پاس تشریف لائیں۔ جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی رسول اللہ ﷺ کی بشارت عام لوگوں میں پھیل گئی۔ پھر گمنامی کی زندگی گزارنے لگے، حتیٰ کہ روپوش ہو گئے، ان کے متعلق کسی کو بھی کچھ پتہ نہ چل سکا۔ حتی کہ معلوم ہوا۔ انہوں نے غزوہ آذربائجان میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

آپ کی شب بیداری

آپ دائم العبادت بزرگ تھے، روزے کثرت سے رکھا کرتے تھے، ساری ساری رات قیام کی حالت میں گزارتے اور فرماتے: کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو ہمیشہ قیام کی حالت میں رہتے ہیں، پھر دوسری دن ساری رات رکوع میں گزارتے، اور فرماتے: مجھے یہ معلوم ہے کہ اللہ کے کچھ بندے ہمیشہ رکوع کی حالت میں ہوتے ہیں۔ پھر تیسرے دن تمام رات بحالت سجدہ گزار کر فرماتے: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ مخلص بندے ہمیشہ سجدے میں ہوتے ہیں۔

عبدالحق اشبیلی رحمۃ اللہ علیہ اس اثر کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ پوری رات حالت قیام میں گزارتے۔ جب طلوع فجر قریب ہوتی تو سجدہ کرتے اور دوسری رکعت ہلکی پھلکی پڑھ کر نماز پوری کرتے۔ پھر دوسری رات خفیف قیام کر کے رکوع کرتے اور طویل رکوع کرتے، حتیٰ کہ طلوع فجر ہوتا، تو سجدہ کر کے دوسری رکعت کو خفیف کر کے سلام پھیر دیتے۔ ایک رات قیام و رکوع کو خفیف کر کے طویل سجدہ کرتے، جب طلوع فجر کا احساس ہوتا تو دوسری رکعت مختصر کر کے نماز پوری کرتے۔

اس طرح عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے ملائکہ کی مشابہت اختیار فرماتے، کئی احادیث میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں، جب سے آسمان و زمین کو پیدا کیا گیا ہے، اس وقت سے قیام کی حالت میں ہیں تا قیامِ قیامت اسی کیفیت میں عبادت الٰہی میں مصروف رہیں گے۔ اور بعض فرشتے ایسے ہیں، جو ہمیشہ رکوع کی حالت میں

Marfat.com

ہیں، تاروزِ قیامت اسی حالت میں مصروف عبادت رہیں گے۔اور بہت سارے فرشتے مسلسل حالت سجدہ میں ہیں اور روز قیامت تک اسی کیفیت میں مشغول عبادت رہیں گے۔جب قیامت قائم ہوگی تو یہ تمام فرشتے دربار الٰہی میں عرض کریں گے۔یا اللہ !ہم تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے [الصلوٰۃ للمروزی: ص۲۵۸،۲۵۹، ۲۶۰]

حضرت قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قول: ''میں زمین میں اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کروں گا جیسا کہ فرشتے آسمان میں عبادت کرتے ہیں'' کے مطابق عبادت کی۔

آپ کے سخت مجاہدے اور شب بیداری اور عبادت کے متعلق حضرت الربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ فجر کی نماز پڑھ کر ذکر الٰہی کے لیے بیٹھ گئے۔میں نے کہا: دوران ذکر ان سے ملاقات کر کے ان کے معمولات میں خلل نہیں ڈالوں گا! چنانچہ میں نے انتظار کیا۔وہ بیٹھے یاد الٰہی میں مگن رہے، حتٰی کہ ظہر کا وقت ہوا تو ظہر کی نماز کے لیے کھڑے ہوگئے، ظہر کی نماز سے فارغ ہوکر تا نماز عصر نوافل میں مصروف رہے، پھر عصر کی نماز پڑھی، نماز کے بعد مغرب تک بیٹھ کر یاد الٰہی میں مصروف رہے، پھر مغرب کی نماز پڑھ کر عشاء تک نماز میں مشغول رہے۔اور عشاء کی نماز پڑھ کر صبح تک نماز پڑھتے رہے۔

فجر کی نماز پڑھ کر پھر بیٹھ گئے، اتنے میں تھوڑی دیر کے لیے آنکھ لگ گئی پھر اچانک بیدار ہوتے ہی کہنے لگے: اے اللہ! تیری پناہ چاہتا ہوں سونے والی آنکھ اور سیر نہ ہونے والے پیٹ سے۔

آپ کثیر الصدقہ بزرگ تھے۔حتٰی کہ اپنے بدن میں پہنے ہوئے کپڑوں تک صدقہ کر دیتے۔خوف وخشیت ان پر اس طرح غالب تھے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتے کہ: اے اللہ! کسی کو بھوکے مرنے یا کپڑے نہ ہونے کا مجھ سے مواخذہ نہ فرما۔

اصبغ بن زید فرماتے ہیں۔بعض دفعہ شام کے وقت قرنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے: ''آج کی رات، رکوع کی رات ہے۔'' اور ساری رات رکوع میں گزارتے: اور کبھی فرماتے آج کی رات سجدے کی ہے۔پھر رات بھر سجدے کی حالت میں گزارتے اور بعض دفعہ

Marfat.com

اپنے گھر کے تمام ساز وسامان حتیٰ کہ بدن پر پہنے ہوئے کپڑے تک راہ الٰہی میں صدقہ کرتے۔ پھر دربار الٰہی میں دست بدعا ہوکر فرماتے: کسی کے بھوکے مرنے کی وجہ سے مجھ سے مواخذہ نہ فرما اور ننگے مرنے والوں کی وجہ سے مجھ سے سوال وجواب نہ فرما۔

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ

ان عظیم عبادت گزاروں کی فہرست میں کتاب وسنت کے عظیم معلم، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگرد رشید، عظیم محدث، فقیہ، امام، جلیل القدر تابعی حضرت مسروق بن عبدالرحمٰن بن مالک ابو عائشہ الکوفی بھی ہیں۔

ان کے متعلق حضرت الشعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''دنیا کے افق پر طلب علم کا شدید شوقین حضرت مسروق سے بڑھ کر کسی کو میں نے نہیں دیکھا۔''

حضرت العجلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسروق تابعی ہیں، عدل وتقویٰ میں باکمال اور ثقہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کے ان عظیم شاگردوں میں سے ہیں، جو مسندِ افتاء وتعلیم کو رونق بخشتے ہیں۔

آپ کی شب بیداری

ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مسروق حج کو تشریف لے گئے، پورے سفر حج میں کبھی لیٹ کر نہیں سوئے۔ انتہائی غلبہ نیند کی صورت میں حالت سجدے میں تھوڑی دیر کے لیے آنکھ لگاتے اور فرمایا کرتے تھے: ''دنیا میں کوئی مرغوب چیز نہیں رہی سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی پیشانی کو خاک آلود کیا جائے۔''

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سخت مجاہدے اور کثیر عبادت والے تھے۔ حتیٰ کہ ان کے سخت مجاہدے کی وجہ سے صحت کمزور ہوگئی تو بعض احباب نے ان پر ترس کھاتے ہوئے عبادت میں کچھ کمی کرنے کا مشورہ دیا، تو فرمانے لگے: اگر مجھے بتایا بھی جائے کہ ''اللہ تعالیٰ تجھے عذاب نہیں دے گا'' اللہ کی قسم! تب بھی میں عبادت میں کمی ہرگز نہیں کروں

Marfat.com

گا۔ تو لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نہ ہونے کے یقین کے بعد اتنی سخت مجاہدے کا کیا فائدہ؟ تو فرمانے لگے: فائدہ یہ ہے کہ اگر خدانا خواستہ جہنم میں جانا بھی ہوا تو امیں اپنے نفس کو ملامت کرنے سے بچ جاؤں گا۔ فرمایا: کیا تم لوگوں کے سامنے یہ آیت ﴿وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ﴾ نہیں ہے۔ یہ لوگ اپنے نفسوں کو اس وقت ملامت کریں گے کوسیں گے کہ جب نفس کی کرتوتوں کی وجہ سے جہنم میں ڈالے جائیں گے اور جہنم پر مامور فرشتے ان کو اپنے قبضے میں لیں گے، ان کی تمام خواہشات منقطع اور کل ارمان ماند پڑ جائیں گے تو ہر ایک اپنے نفس کو کوسنے اور ڈانٹنے اور برا بھلا کہنے لگے گا۔ امام مسروق رحمۃ اللہ علیہ کی شب زندہ داری کے بارے ان کی اہلیہ محترمہ بیان کرتی ہیں: رات کے وقت طویل قیام کی وجہ سے ہمیشہ آپ کے قدمین پھول جاتے، بسا اوقات ان کی اس سخت مشقت برداشت کرنے کی کیفیت کو دیکھ کر میں ان کے پیچھے بیٹھ کر روتی رہتی، نماز پڑھ پڑھ کر جب تھک جاتے اور کھڑے ہونے کی ہمت نہ ہوتی تو بیٹھ کر پڑھتے، مگر نماز ترک نہ کرتے اور سخت تھک ہار جاتے تو ضعیف و ناتواں اونٹ کے گرنے کی طرح بستر پر گر پڑتے۔

حضرت علقمہ بن مرثد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زہد و تقویٰ آٹھ تابعیوں پر ختم ہوتا ہے ان میں سے ایک امام مسروق رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ان کی اہلیہ فرماتی ہیں: نماز کی تو کیفیت یہ تھی کہ طویل قیام کی وجہ سے قدم متورم ہو جاتے، اس کے باوجود جب وفات کا وقت آیا تو رونے لگے۔ لوگوں نے کہا: روتے کیوں ہو؟ کہنے لگے: کیسے نہ روؤں کہ میں اس وقت ایسی حالت میں ہوں کہ میرے سامنے دو راستے ہیں، مجھے نہیں معلوم مجھے کس طرف لے جایا جائے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔

Marfat.com

حضرت صلۃ ابن اشیم رحمۃ اللہ علیہ

رات کی تنہائیوں میں دربار الٰہی میں کھڑے ہوکر عبادت کی عظیم دولت سے سرفراز ہونے والے سعادت مندوں میں جلیل القدر تابعی ثقہ محدث، حضرت صلۃ بن اشیم ابوصہباء العدوی البصری بھی ہیں۔ جو دن کے وقت اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے جان قربان کرنے والے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۷۵ھ میں انتقال کیا۔

آپ کی شب بیداری

جب رات چھا جاتی لوگ اپنے گرم ونرم بستروں پر محوخواب ہوتے تو صلۃ ابن اشیمؒ اٹھتے اور اپنی نماز اور تہجد میں مشغول ہوکر اپنے دل کو لذت عبادت اور قرآن کریم کی تلاوت کر کے اپنی زبان کو لذت دیتے، کلام الٰہی سے اپنی روح کو تازگی اور اپنے دماغ کو جلا بخشتے، اپنے اس معمول پر زندگی بھر عمل پیرا رہے۔ اس میں ذرا برابر کمی نہ آنے دی، سفر ہو کہ حضر، ہر حالت میں شب بیداری کو طبیعت ثانیہ بنا دیا

حضرت جعفر بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم جہاد کے لیے کابل کی طرف روانہ ہوئے۔ اس فوج میں حضرت صلۃ بن اشیم رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ ایک مقام پر جا کر عشاء کے وقت پڑاؤ ڈال دیا۔

تو میں نے دل میں ارادہ کیا اور کہا: کہ ابن اشیم رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت مشہور ہے، آج میں دیکھتا ہوں کہ وہ کس طرح عبادت کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ انہوں نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی۔ پھر اپنے بستر پر نیم دراز ہوئے، تاکہ لوگوں کو خبر نہ ہو، جب سارے لوگ نیند کے مزے لینے لگے تو ''صلہ'' اٹھے اور ہمارے پڑاؤ گاہ کے قریب درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوگئے، میں بھی ان کے پیچھے چپکے سے چلا گیا، وضوء کر کے نماز کے لیے کھڑے ہوگئے، نماز شروع کی ہی تھی کہ اتنے میں ایک شیر سامنے سے چلا آیا، بالکل ان کے قریب ایک درخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا، میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب شیر ان کو چیر پھاڑ ڈالے گا، جب وہ سجدے میں گئے، تو میں نے کہا:

Marfat.com

اب یقیناً ان پر حملہ کر دے گا! لیکن شیر نے حملہ نہیں کیا، سجدے سے اٹھے اور قعدہ میں بیٹھ گئے، سلام پھیر کر شیر سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے درندے، تم اپنا رزق کسی اور جگہ تلاش کرو۔ ان کی بات سن کر شیر نے ایک زبردست آواز نکالی اور مڑ کر چلتا بنا، وہ مسلسل اطمینان کے ساتھ اپنی نماز میں مشغول رہے، حتیٰ کہ صبح ہو گئی اور بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی تحمید و پاکیزگی ایسے عجیب الفاظ میں کی، جو پہلے میں نے کسی سے نہیں سنی تھی، پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور دعا میں کہنے لگے: اے اللہ! میں تجھ سے جہنم کی آگ سے خلاصی کی درخواست کرتا ہوں، مجھ میں جنت کی التجاء کی ہمت نہیں ہے۔ ساری رات عبادت کرنے کے باوجود صبح ایسے ہشاش بشاش رہے گویا انہوں نے ساری رات آرام کیا ہے، جبکہ میں انتہائی تعب و تھکان اور کمزوری اپنے اندر محسوس کرتا رہا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شجاعت و شہسواری

یہ عظیم عبادت گزار صرف زاہد، تارک الدنیا اور تہجد گزار ہی نہیں تھے بلکہ ایک عظیم مجاہد اور ماہر شہسوار، دشمنوں کی صفوں کو اپنی قوت بازو کے ذریعے توڑنے میں بھی کمال مہارت رکھتے تھے۔ روایت میں آتا ہے: ''ایک مرتبہ یہ اور ایک عظیم تابعی، جو عبادت و شجاعت میں ان کے ہمسر تھے حضرت ہشام بن عامر رحمۃ اللہ علیہ دشمنوں کی صف میں گھس گئے، اور اپنی شجاعت کے جوہر دکھانے لگے، حتیٰ کہ دشمن کے ارادے اور عزائم ٹوٹ گئے۔ پسپا ہونے اور مسلمانوں کے تابع فرمان ہونے کے لیے تیار ہو گئے۔ گویا دشمن کے کمانڈر نے بزبان حال کہا: ''مسلمان ہمارے ساتھ کیا معاملہ کریں گے۔'' تو اس طرح حضرت صلۃ بن اشیم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ہشام بن عامر رحمۃ اللہ علیہ کی کمال شجاعت کے سامنے دشمن گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوا۔ یہ ہمارے اسلاف تھے جو رھبان اللیل اور فرسان النہار تھے۔

شبِ زفاف میں بھی عبادت کرنا

ایک تابعی رحمۃ اللہ علیہ ان کے متعلق فرماتے ہیں: ان کی تہجد کی نماز قضا ہونے کا

Marfat.com

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، جبکہ وہ زفاف کی رات بھی عبادت میں مصروف رہے، وہ فرماتے ہیں: جب ان کا معاذہ عدویہ کے ساتھ نکاح ہوا۔تو ''صلۃ'' کو ان کا ایک بھتیجا حمام میں لے گیا۔ پھر ایک پاکیزہ اور معطر مکان میں داخل کیا، تو نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ان کی اہلیہ بھی نیت باندھ کر ان کے پیچھے کھڑی ہوگئی، دونوں مسلسل مشغول نماز رہے، حتیٰ کہ صبح صادق آسمان کے افق پر طلوع ہوئی، ان کے بھتیجے کا کہنا ہے میں نے صبح ان کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا: آپ کی عم زاد بہن آپ کے پاس حاضر تھی، آپ نے تو ساری رات نماز میں صرف کر دی، ان کی طرف توجہ نہیں دی؟ تو فرمانے لگے: بھتیجے! کیا کروں کہ آپ نے پہلے مجھے ایک کمرے (حمام) میں داخل کر دیا، جہنم کی آگ میری نظروں میں لائے، پھر ایک ایسے گھر (معطر مکان) میں لے آئے جس سے جنت یاد آئی، میں مسلسل جنت و جہنم کے فکر میں صبح تک لگا رہا۔

حضرت عروۃ ابن زبیر رحمۃ اللہ علیہ

ان عظیم تہجد گزاروں میں عظیم محدث، جلیل القدر تابعی حضرت عروۃ بن الزبیر بن العوام القریشی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وہ انتہائی ثقہ، فقیہ، اور کثیر الحدیث عالم تھے۔''

امام الزھری رحمۃ اللہ علیہ ان کے متعلق فرماتے ہیں: ''میں نے ان کو علوم کا ایک ناپیدا کنار سمندر پایا۔'' اپنی خالہ حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تفقہ حاصل کیا، ۹۴ھ میں دنیا سے رحلت فرما گئے۔

آپ کی شب بیداری

ابن شوذب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''حضرت عروۃ روزانہ ایک چوتھائی قرآن پڑھا کرتے تھے اور اتنا ہی رات کے وقت نماز میں پڑھتے تھے۔''

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''عروہ روزانہ ایک چوتھائی قرآن دیکھ کر تدبرو

Marfat.com

تفکر کے ساتھ پڑھا کرتے، دن کا اکثر حصہ اس میں صرف ہوتا، پھر اتنی مقدار رات کو انتہائی تفکر و تدبر کے ساتھ پڑھتے، آپ کے اس معمول میں کبھی فرق نہیں آیا، مگر صرف اس دن تھوڑی کمی ہوئی، جس دن ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔

مصیبت پر صبر

اس عظیم ہستی نے صبر و استقامت، رضا بر قضا کے باب میں ایک عظیم مثال چھوڑی، وہ یہ کہ ان کی ٹانگ میں ایک شدید بیماری لاحق ہوگئی، ڈاکٹروں نے کہا: ٹانگ کاٹ دی جائے ورنہ بیماری پورے بدن پر حاوی ہو جائے گی، چنانچہ آرے سے ٹانگ کاٹ دی گئی، جب کہ یہ ان کے بڑھاپے کا زمانہ تھا، عجیب بات یہ ہے کہ کسی نے ان کو پکڑا تک نہیں، آپ نے ایک ایسی عظیم بات کہہ دی جو اس کیفیت میں بھی اللہ تعالیٰ کے قضاء و قدر اور رضا مندی کی طرف مشیر ہے۔ فرمایا: ”اے اللہ! چار اعضاء (ہاتھ پاؤں) میں سے آپ نے ایک لے لیا اور تین میرے لیے باقی چھوڑے، **فلك الحمد!** میرے چار بیٹے تھے، ایک لے لیا، باقیوں کو میرے لیے باقی رکھا، فلك الحمد! اے میرے اللہ آپ نے کچھ لے لیا تو میرے لیے بہت سارا باقی بھی رکھا، اب مصائب میں مبتلا کیا تو ہمیشہ عافیت سے بھی نوازا۔

اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کا جذبہ

یہ عظیم عبادت گزار بزرگ انتہائی سخی اور راہ الٰہی میں بکثرت مال خرچ کرنے کی سعادت سے بھی کامل بہرہ ور تھے، جب آپ کے باغ میں کھجور پکنے کا موسم ہوتا، تو باغ کا دروازہ سب کے لیے کھول دیتے۔

ابن شوذب ؒ فرماتے ہیں: جب کھجور پکنے کا زمانہ آتا تو عروہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے باغ کا دروازہ لوگوں کے لیے کھول دیتے، لوگ اندر داخل ہوتے کھاتے اور ساتھ بھی لے جاتے، دیہات سے لوگ آپ کے پاس آجاتے، خود بھی کھاتے اور اپنے گھر والوں کے لیے بھی لے جاتے، حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے باغ میں تشریف لے جاتے تو اکثر

Marfat.com

آپ کی زبان پر قرآن کریم کی یہ آیت وارد ہوتی:

﴿وَلَوْ لَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾

[الکہف:۳۹]

''اور جب تو آیا تھا اپنے باغ میں کیوں نہ کہا تو نے جو چاہے اللہ سو ہو طاقت نہیں مگر جو دے اللہ۔''

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

عبادت کے دلدادہ اور محبت الٰہی میں سرشار عظیم ہستیوں میں پانچویں خلیفہ راشدو عادل، حضرت عمر بن عبدالعزیز بن مروان رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔

۱۰۱ھ میں انتقال ہوا۔

آپ کی شب بیداری

صالح بن سعید المؤذن آپ کے قیام اللیل کے بارے میں بتاتے ہیں کہ:

ایک مرتبہ عشاء کے وقت میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھا، عشاء کی اذان ہوئی، عشاء کی نماز پڑھی، گھر تشریف لے گئے، ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ پھر مسجد تشریف لائے، دو رکعتیں مختصر سی پڑھیں، پھر سورۂ انفال کی تلاوت شروع کردی، بار بار اس کو پڑھتے رہے، جب کوئی ڈرانے والی آیت پڑھتے دربار الٰہی میں تضرع کرتے، اور آیت رحمت زبان پر جاری ہوتی تو دعاء رحمت کرتے، یہی کیفیت صبح تک مسلسل جاری رہی۔

محمد بن قیس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ عباسی خلیفہ ابو جعفر المنصور بیت المقدس گئے تو اس راہب کے ہاں ٹھہرے، جہاں حضرت عمر بن عبدالعزیز ٹھہرا کرتے تھے، راہب سے پوچھا کہ عمر بن عبدالعزیز یہاں ٹھہرا کرتے تھے، ان کے متعلق کوئی عجیب بات دیکھی ہو تو بیان کرو۔ راہب نے کہا: بالکل دیکھی ہے! ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز

Marfat.com

میرے اسی کمرے کی چھت (جو سنگ مرمر کی ہے) پر نماز پڑھ رہے تھے اور میں نیچے چت لیٹا ہوا تھا، اچانک پرنالے سے پانی کے قطرے مجھ پر گرنے لگے، تو میں نے کہا: نہ اوپر پانی تھا، نہ یہ بارش ہے، آخر یہ پانی کہاں سے آرہا ہے؟ میں چھت پر چڑھا، تو دیکھا وہ سجدے میں ہیں اور رو رہے ہیں اور کثرت بکاء کی وجہ سے ان کے آنسو پرنالے سے گر رہے ہیں۔

ہمارے بعض دوستوں نے بتایا: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے سجدے کا مقام ہمیشہ آنسوؤں کی کثرت کی وجہ سے تر رہتا۔

عبدالرحمٰن بن زید بتاتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لکڑی کا ایک صندوق تھا، اس کے اندر اون کا ایک جبہ تھا، ایک لوہے یا چمڑے کا طوق، جو قیدیوں کے گلوں میں ڈالا جاتا ہے، بھی تھا، اور گھر کے اندرونی حصے میں ایک کمرہ بھی تھا، رات کے آخری پہر میں کمرے کو کھول دیتے، ان کے سوا اس کے اندر کوئی نہیں جاتا، اندر جاکر اس جبے کو پہنتے اور طوق گلے میں ڈال کر اپنے رب کے ساتھ بحالت نماز مناجات میں مصروف ہوجاتے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوجاتے، صبح تک یہ کیفیت رہتی۔ عبدالرحمٰن بن زید فرماتے ہیں: وفات کے وقت وصیت کی کہ یہ صندوق دریا میں ڈال دیا جائے، انتقال کے بعد ان کی اہلیہ سے پوچھا گیا کہ اس صندوق میں کیا تھا؟ کہنے لگی: پرانے بوسیدہ کپڑے تھے۔ رات کو نماز پڑھتے وقت پہنا کرتے تھے۔

''رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاَسْكَنَهُ فِيْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ''

Marfat.com

حضرت محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ

عبادت کے اعلیٰ مقام تک پہنچنے والے شب بیدار افراد میں ایک عظیم نام، جلیل القدر تابعی، محمد بن کعب بن سلیم ابوحمزۃ القرظی المدنی کا بھی ہے، آپ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک کثیر جماعت سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ ثقہ، متقی، کثیر الحدیث عالم تھے۔

امام العجلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ھو ثقة، مدنی، صالح، عالم بالقرآن وھو من ائمة المفسرین'' ۱۱۸ھ میں دارالبقاء کی طرف رحلت فرمائی، بلکہ دوران درس حدیث انتقال کرنے کا واقعہ اس طرح ہوا کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر حدیث پڑھا رہے تھے، تو سخت زلزلہ آیا، مسجد گرگئی، سارے لوگ دب کر شہید ہوگئے۔

امام البزار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ان کے سارے شاگرد علوم القرآن میں مہارت رکھتے ہیں۔

آپ کی شب بیداری

ابوکبیر البصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ کثیر العبادت اور راتوں کو دربار الٰہی میں کھڑے ہوکر مناجات کی لذت سے آشنا تھے، ان کی والدہ محترمہ ان کے سخت مجاہدے، رات دن اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑانے کو دیکھ کر ان سے کہتیں: اے میرے لخت جگر! اگر تیرا بچپن، لڑکپن اور جوانی کو پاکیزہ اور عفیف نہ دیکھتی تو ضرور کہتی کہ میرے بیٹے سے کوئی گناہ ہوا ہے، جس کو معاف کرانے کے لیے اتنی سخت محنت، گریہ و تضرع کرتا ہے، سعادت مند بیٹے نے جواب میں کہا: پیاری اماں جان! میں اپنے نفس سے مامون نہیں ہوں، اگر آئندہ کہیں مجھ سے گناہ سرزد ہوجائے اور اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض ہوکر فرمادے: ''چل میں تجھے معاف نہیں کرتا۔'' تو کیا ہوگا؟ میری عبادت میں مشغولیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جب میں قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہوں تو مجھ پر عجیب قرآنی علوم وانوارات کا ورود ہوتا ہے، جن میں میں مگن ہوتا ہوں، مجھے پتہ نہیں چلتا اور رات ختم ہوجاتی ہے، اور میرے دوسرے امور رہ جاتے ہیں۔

Marfat.com

اور حضرت محمد بن کعب یہ بھی فرمایا کرتے تھے! بغیر تدبر وتفکر کے جلدی جلدی سارا قرآن پڑھنے کے مقابلے میں تدبر وتفکر کے ساتھ صرف سورہ الزلزال ، القارعۃ ہی کو ساری رات بار بار پڑھنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

حضرت بلال بن سعد رحمۃ اللہ علیہ

اندھیری رات میں نرم وگرم بستر کو چھوڑ کر دربارِ الٰہی میں کھڑا ہو کر خالق السموات والارض کے ساتھ ہمکلامی کی لذت سے سرشار خوش نصیبوں میں جلیل القدر تابعی، قاری قرآن، علماء دمشق کے شیخ واستاد، حضرت بلال بن سعد بن تمیم السکونی الدمشقی کا نام نامی بھی شامل ہے۔ اور کیوں نہ ہو، ان کے والدین صحابیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کا شرف حاصل کر چکے تھے اور خود مبلغ اسلام تھے، اپنے سحر انگیز وعظ کے ذریعے بے شمار لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنے۔ ۱۲۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔

آپ کی شب بیداری

حضرت امام الاوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بلال بن سعد رحمۃ اللہ علیہ جیسے عبادت گزار اور قوت والے ہم نے بہت کم دیکھے ہیں۔ وہ روزانہ ایک ہزار رکعات پڑھا کرتے تھے۔ بعض حضرات تو ان کو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے برابر سمجھتے تھے۔ وہ سردی کی راتوں میں نماز کے لیے کھڑے ہوتے۔ اگر نیند کا غلبہ ہو جاتا تو اپنے اوپر ٹھنڈا پانی ڈال دیتے۔ جب اس پر ان کی سرزنش کی جاتی تو فرماتے: تالاب کے پانی کی ٹھنڈک برداشت کرنا جہنم کی آگ برداشت کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ ان کا ایک مقولہ ہے، جس کو وہ اکثر اپنے وعظ میں فرمایا کرتے تھے: اے میرے بھائی! ”گناہ کے چھوٹے ہونے کی طرف مت دیکھو بلکہ اس طرف دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو۔“ بہت سارے لوگ خوش فہمیوں میں مبتلا ہیں، جو ہنسنے اور کھانے پینے میں مدہوش ہیں، حالانکہ اللہ کی کتاب میں ان کے لیے جہنمی ہونا ثابت ہے

Marfat.com

آپ کی کرامت

ان عظیم عبادت گزار جلیل القدر تابعی کی کرامت کے بارے میں حضرت امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بندش باران کی وجہ سے پانی کی سخت قلت ہوگئی، تو لوگ استسقاء کے لیے باہر نکلے۔ان میں بلال بن سعد رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔انہوں نے حاضرین مجلس کو مخاطب کر کے فرمایا: لوگو! کیا تم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہاں ہم اقرار کرتے ہیں! تو فرمایا: اے اللہ! آپ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ﴾ [سورہ التوبہ: ۹۱]

''نہیں ہے نیکی کرنے والوں پر الزام کی کوئی راہ۔''

ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں ہمیں بخش دیجیے اور باران رحمت ہم پر برسا دیجیے۔امام اوزاعی فرماتے ہیں: چنانچہ اس دن خوب بارش ہوئی۔

۞۞۞

حضرت زبید الکوفی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اپنی راحت و آرام کو قربان کرنے والے عبادت گزاروں میں ایک عظیم نام، اعلیٰ محدث، حدیثِ رسول کے محافظ، جلیل القدر تابعی، زبید بن الحارث الیامی الکوفی رحمۃ اللہ علیہ، کا بھی ہے جن کے بارے میں مشہور محدث حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے زبید جیسے بہترین شخص کو نہیں دیکھا۔۱۲۲ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

آپ کی شب بیداری

یہ عظیم تابعی کوفہ میں اپنی عبادت، اطاعت خداوندی اور قیام اللیل میں کثرت کے اعتبار سے مشہور تھے۔ان کی عبادت و بندگی کے احوال مشہور تابعی حضرت عبداللہ بن شبر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: زبید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر میں رات کو تین

Marfat.com

حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک حصہ اپنے لیے، ایک حصہ ایک بیٹے اور تیسرا حصہ دوسرے بیٹے کی عبادت کے لیے مقرر فرمایا تھا۔ پہلے خود عبادت کے لیے کھڑے ہو جاتے، پھر بیٹوں میں سے ایک سے فرماتے: اٹھو عبادت الٰہی میں مصروف رہو۔ اگر اس سے اٹھنے میں سستی ہو جاتی تو خود اس جگہ نمازوں میں مشغول ہوتے۔ پھر دوسرے بیٹے کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے۔ اگر وہ بھی سستی کا مظاہرہ کرتا تو اس کے حصے میں بھی خود مصروف نماز ہو کر پوری رات یاد الٰہی میں گزارتے۔

محمد بن سوقہ فرماتے ہیں: زبید الیامی رحمۃ اللہ علیہ اور طلحہ رحمۃ اللہ علیہ کے چہروں پر مسلسل بے خوابی اور طویل قیام کے آثار صاف نظر آتے۔

آپ کی خشیت الٰہی کی کیفیت

آپ کی خشیت الٰہی اور خوف آخرت کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ ایک مرتبہ سخت سرد رات میں وضو کرنے کی غرض سے وضو کے برتن کے اندر ہاتھ ڈالا تو دیکھا سخت ترین ٹھنڈا ہے حتی کہ برف جمنے کے قریب ہو گیا۔ تو اس وقت جہنم کا طبقہ زمہریر کا خیال دل و دماغ پر حاوی ہو گیا۔ ہاتھ برتن کے اندر ہی رہنے دیا۔ صبح تک اسی کیفیت میں رہے، جب صبح ہوئی تو باندی آ کر اس حالت میں دیکھ کر کہنے لگی: اے میرے آقا! آپ کو کیا ہو گیا پہلی راتوں کی طرح اس رات نماز کیوں نہیں پڑھی؟ آپ اس کیفیت میں کیسے بیٹھے ہیں؟ تو فرمانے لگے: تیرا ناس ہو! مجھے اس برتن سے طبقہ زمہریر یاد آ گیا۔ اور اس میں مدہوش رہا، مجھے پتہ تک نہ چلا کہ صبح ہوئی۔ دیکھو! میری زندگی میں یہ واقعہ کسی کو ہرگز نہ بتانا۔

Marfat.com

حضرت منصور بن المعتمر السلمی رحمۃ اللہ علیہ

محبت الٰہی کی دولت سے مالا مال، عظیم شب بیداروں میں محدث اعظم، عالم باعمل، حضرت منصور بن المعتمر السلمی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی بھی ہے۔

اکثر اوقات اپنے گھر کی چھت پر کھڑے ہو کر ایک رکعت میں پورے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ ۱۳۳ھ میں وفات پا گئے۔

آپ کی شب بیداری

حضرت ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ آپ کے متعلق فرماتے ہیں:

منصور بن المعتمر رحمۃ اللہ علیہ کی کیفیت یہ تھی کہ دیکھنے والا ان کے بارے میں یہ خیال کرتا کہ وہ بڑی مصیبت میں مبتلا ہے۔ جھکی نظریں، دھیمی آواز والے تھے۔ اہل کوفہ میں سب سے زیادہ طویل ترین تہجد پڑھنے والے، اکثر رات بحالت نماز روتے رہتے۔ ان کی والدہ کہتیں: میرے نور چشم! آپ نے اپنے نفس کو سخت تکلیف میں ڈال رکھا ہے کیا آپ کسی قتل کے مرتکب ہو گئے ہیں؟ تو والدہ کو فرماتے: اے اماں جان! میں جو اپنے نفس کے ساتھ مقابلہ کرتا ہوں، مجھے اس کا علم ہے۔ گرمی کے موسم چادر اور سردی کے موسم لحاف کو اپنے ساتھ لپیٹ کر اپنی عبادت گاہ میں کھڑے ہوتے اور دور سے دیکھنے والوں کو ایسا لگتا جیسا کہ ستون یا لکڑی کا کوئی تنا کھڑا ہے۔ اسی کیفیت میں صبح ہو جاتی۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر بحالت نماز منصور بن المعتمر رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے تو کہہ دیتے ابھی یہ مرنے والا ہے کیوں کہ ان پر سخت گریہ طاری ہو جاتا۔

ابو بشر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہے: حضرت منصور کی ایک پڑوسن کی دو بیٹیاں تھیں جو صرف رات کے وقت گھر کی چھت پر جایا کرتی تھیں، جب سارے لوگ سو جاتے، ایک دن ان میں سے ایک نے اپنی والدہ سے کہا: امی جان! فلاں شخص کے گھر کی چھت پر درخت کا وہ تنا کدھر گیا؟ والدہ نے کہا: بیٹی! وہ لکڑی کا تنا نہیں تھا، وہ منصور بن معتمر تھے جو ساری

Marfat.com

رات ایک رکعت میں پورا قرآن کریم تلاوت کرتے، اُن کے رات کے معمولات کے متعلق ان کی والدہ سے پوچھا گیا تو کہنے لگیں: ایک تہائی رات، نماز میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے، ایک تہائی رات رونے میں گزارتے اور آخری حصہ دعا میں صرف کرتے تھے۔

۞۞۞

حضرت حسان بن ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ

اپنے اوقات کو ہمیشہ یادالٰہی میں صرف کرنے والے اولوالعزم بزرگوں میں جلیل القدر تابعی، حضرت حسان بن ابی سنان ابوعبداللہ کا اسم گرامی بھی ہے۔

حضرت ابن حبان فرماتے ہیں: حسان اپنے زہد وتقوی میں حضرت ابوذرؓ کے مشابہ تھے۔ ۱۵۱ھ میں انتقال فرما گئے۔

آپ کی سب بیداری

آپ بھی طویل قیام کرنے والے تہجد گزار تھے۔ مہدی بن میمون کا کہنا ہے: میں نے حسان کو مرض موت میں دیکھا۔ لوگوں نے ان سے پوچھا: اپنے آپ کو کیسے محسوس کر رہے ہو؟

فرمایا: خیر کے ساتھ اگر جہنم سے نجات مل جائے۔

لوگوں نے کہا: کسی چیز کی خواہش؟ تو فرمانے لگے: طویل ترین رات ہو اور میں ساری رات عبادت الٰہی میں گزار دوں۔

ان کی بیوی ان کے قیام الیل کے بارے میں بتاتی ہیں: میرے پاس بستر پر تشریف لاتے۔ بچوں کو بہلانے کی طرح مجھے بہلاتے۔ اگر ان کو یقین ہو جاتا کہ میں نیند کے آغوش میں چلی گئی ہوں، تو چپکے سے اٹھ جاتے اور نماز میں مشغول ہو جاتے۔

ایک دن میں نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! تم اپنے نفس کو کتنا عذاب دو گے؟ اپنے نفس کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرو: تو فرمانے لگے: خاموش ہو جاؤ۔ سونے کے لیے بہت وقت

Marfat.com

ہے۔ عنقریب میں سو جاؤں گا ایک زمانہ دراز تک نہیں اٹھوں گا۔

جنات کا ان کے لیے مرثیہ پڑھنا

ان کی وفات اور غسل کے وقت حاضرین میں سے کسی نے ہمیں بتایا: حضرت حسان زبردست مجاہدے اور بکثرت نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے والے تھے۔ سخت مجاہدے کی وجہ سے ان کا بدن سخت لاغر اور نحیف ہو گیا تھا۔ غسل دینے کے لیے جب کپڑے اتار دیے گئے تو ایسا لگ رہا تھا جیسا کہ باریک دھاگہ ہے۔

ان کی حالت کو دیکھ کر آس پاس دیکھنے والے دوست احباب اور گھر والے رونے لگے۔ اور آوازیں ان کی بلند ہو گئیں۔ اتنے میں گھر کے کونے سے یہ آواز آئی:

تجوع لله لكى يراه ○ نحيلِ الجِسمِ من طولِ الصيام۔

وقام لوجه فى الليلِ حتى ○ لاذهب جِسمه طول القيامِ۔

"اللہ تعالیٰ کے دیدار کے لیے بھوکے رہے طویل قیام کی وجہ سے نحیف ہو گئے راتوں کو دربار الٰہی میں کھڑے ہو ہو کر اپنے جسم لاغر کر دیا۔"

اللہ کی قسم! گھر میں موجود تمام لوگوں پر سخت گریہ طاری ہوا۔ اور ان اشعار کے پڑھنے والے کو تلاش کیا گیا مگر کسی کو نظر نہیں آیا، تو لوگوں نے خیال کیا کہ کسی مومن جن نے ان کے لیے یہ مرثیہ کہا۔ رَحِمَہُ اللہ وَرَضِیَ عَنْہُ

✿✿✿

حضرت عمر بن ذر رحمۃ اللہ علیہ

عبادت و شب بیداری کے لیے خود کو وقف کرنے والے، عظیم سعادت مندوں کی صف میں ایک نام، الامام، الزاہد، الواعظ، المحدث، عمر بن ذر بن عبد اللہ الھمدانی ابوذر الکوفی، کا بھی ہے۔ وہ حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ، ابن عیینہ اور عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہم کے ہم عصر تھے۔

Marfat.com

آپ کی شب بیداری

عمر بن ذر رحمۃ اللہ علیہ کثیر العبادت، مؤثر واعظ اور اپنے وعظ ونصیحت کے ذریعے لوگوں کے دلوں کے اندر محبت الٰہی ڈالنے والے عظیم شخص تھے۔ جب کلام کرتے یا وعظ فرماتے: خود بھی روتے دوسروں کو بھی رلاتے۔ اس کی وجہ اخلاص کامل اور عبادت کے ذریعے قرب الٰہی ہے۔ ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کیا وجہ ہے کہ دوسرے لوگ بیان کرتے ہیں تو کوئی نہیں روتا، آپ بیان کرتے ہیں تو ہر طرف سے رونے کی آوازیں آتی ہیں؟

تو فرمانے لگے: کرائے پر رونے والے اور غم کی وجہ سے رونے والے برابر نہیں ہوسکتے۔

وہ اپنے وعظ میں مسلمانوں کو تہجد کی نماز پڑھنے کی ہر وقت ترغیب دیتے اور فرماتے: رات کے اندھیروں میں اپنے لیے اعمال کا ذخیرہ جمع کرو، سب سے زیادہ خسارے میں ہے وہ انسان، جو دن اور رات کے بابرکت اوقات کی برکات سے محروم رہے۔ دن رات اپنے رب کی اطاعت کے راستے اور غافلوں کے لیے وبال میں اپنے دن رات کو یاد الٰہی سے زندہ کرو، کیوں کہ دلوں کی حیات ذکر الٰہی کی وجہ سے ہے۔ کتنے لوگ ہیں جو راتوں میں نیند کو قربان کر کے قابل رشک بنے اور کتنے لوگ ایسے ہیں جو عابدوں اور تہجد گزار کے انعامات اور نوازشات کو دیکھ کر اپنی غفلت اور نیند پر افسوس کریں گے۔ اور ندامت کا اظہار کریں گے۔ تو اے لوگو! زندگی کے ہر ہر لمحے کو غنیمت جانو۔ اللہ تم پر رحم فرمائے۔

اپنے بیان میں وہ فرمایا کرتے: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے لوگ جب دیکھتے ہیں کہ رات چھا گئی ہے اور اہل غفلت اور کاہل لوگ اپنے نرم وگرم بستروں پر محو خواب ہو گئے ہیں تو بڑی خوشی خوشی تہجد کے لیے اٹھتے ہیں۔ سرشار ہوتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے جسموں کے ساتھ رات کا استقبال کرتے ہیں۔ رات کی اندھیریوں کا اپنے چہروں کی چمک سے استقبال کرتے ہیں۔ رات تو ختم ہو جاتی ہے مگر تلاوت کی لذت و حلاوت باقی ہے، ان عبادت گزاروں اور غافلوں میں آسمان زمین کا فرق ہے۔

Marfat.com

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ

راتوں کو یاد الٰہی میں صرف کرنے والی عظیم شخصیات میں ایک نام، ابوعمر عبدالرحمٰن بن عمر الاوزاعی، کا بھی ہے۔ جو فقہ، عبادت اور حق گوئی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔

ابن حبان آپ کے متعلق فرماتے ہیں: وہ فقہ کے امام، ورع وتقوی، زہد وصلاح میں کامل تھے۔

ابن مہدی کہتے ہیں: ''شام میں ان سے بڑھ کر سنت کا کوئی عالم نہ تھا۔''

ان کا انتقال ۱۵۸ھ میں ہوا۔

آپ کی شب بیداری

حضرت کے خشوع اور عبادت کی یہ کیفیت تھی کہ ان کو حالت نماز میں دیکھنے والا یہ تصور کرتا ہے کہ وہ فرط خشوع اور عبادت الٰہی میں اندھے ہو چکے ہیں۔ رات کے وقت رونے کی وجہ سے ان کا مصلّیٰ بھیگ جاتا۔

ان کی نماز کی کیفیت ان کے دوستوں کی زبانی سنتے ہیں۔

ضمرۃ بن ربیعہ کہتے ہیں: ۱۰۵ھ میں مجھے ان کے ساتھ حج کرنے کا اتفاق ہوا۔ حج کے تمام ایام میں، میں نے ان کو تھوڑی دیر کے لیے لیٹتے ہوئے نہیں دیکھا، ہر وقت نماز پڑھتے، جب نیند کا غلبہ ہوتا تو تھوڑی دیر کے لیے اپنے کجاوے کے ساتھ ٹیک لگاتے۔

سلمۃ بن سلام فرماتے ہیں: ایک مرتبہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ میرے والد کے ہاں مہمان ہوئے ان کے لیے بستر بچھا دیا۔ صبح دیکھا کہ بستر جس طرح بچھایا تھا بالکل اسی طرح تھا۔ اس میں ذرہ برابر تبدیلی و تغیر نہیں آیا تھا۔ میں نے ان کو نماز پڑھتے دیکھا، خشوع کی وجہ سے نابینا معلوم ہو رہے تھے، ساری رات تلاوت، نماز اور رونے میں صرف کرتے۔

میرے بعض بیرونی دوستوں نے مجھے بتایا کہ اوزاعی کی والدہ ان کے کمرے میں

Marfat.com

تشریف لے جاتیں اور ان کی جائے نماز کو ہاتھ لگاتی تو آنسوؤں سے تر ہوتی۔

اسحاق بن حماد النمری ان کی والدہ محترمہ کے متعلق فرماتے ہیں: وہ فرماتی تھیں ایک دن میں گھر کی چیزوں کو درست کرنے لگی۔ تو اوزاعی کے کمرے میں ان کی جائے نماز پر میری نظر پڑی۔ تو ان کی سجدہ گاہ تر ہے۔ ان کی خادمہ سے میں نے کہا: تیری ماں تجھ پر روئے: تو کیسی غافل ہے کہ تم نے بچوں سے اوزاعی کے مصلے پر پیشاب کروادیا؟ خادمہ نے کہا: یہ تو ہر رات کا معمول ہے کہ صبح ان کی سجدہ گاہ آنسوؤں سے بھیگ جاتی ہے۔

ایک اور صاحب ان کے بارے کہتے ہیں: میں جب بھی شیخ کو نماز پڑھتے دیکھتا تو مجھے محسوس ہوتا کہ میں ایک بے جان جسم کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ خود فرمایا کرتے تھے: جو شخص قیام الیل کو طویل کردے وقوف روزِ قیامت اس کے لیے آسان ہوگا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرماتے:

﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا﴾

”اور کسی وقت رات کو سجدہ کر اُس کو اور پاکی بول اُس کی بڑی رات تک۔ یہ لوگ چاہتے ہیں جلدی ملنے والے کو اور چھوڑ رکھا ہے اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو۔“

حق گوئی میں بے باکی

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف عبادت وزہد، تقویٰ وطہارت کے کمال کو پہنچے ہوئے تھے بلکہ حق گوئی وشجاعت کی دولت سے بہرہ ور تھے، خلفاء بنی عباس کا پہلا خلیفہ عبداللہ بن علی سفاح، جو خون ریزی ظلم وتشدد، بنی امیہ اور ان کے ہم نواؤں میں سے ہزاروں کو موت کے گھاٹ اتارنے میں مشہور ہو چکا تھا، نے امام صاحب کو بلا بھیجا۔

امام صاحب اس کے پاس حاضر ہوئے۔ وہ اپنے تخت شاہی پر بیٹھا ہوا تھا۔ آس

Marfat.com

پاس اس کے حاشیہ نشین اور محافظین تند و تیز تلواریں لیے کھڑے تھے۔ انہوں نے امام صاحب کو پکڑ کر عبداللہ سفاح کے سامنے پیش کیا۔

سفاح نے کہا: ابو عمرو رحمۃ اللہ علیہ تو ہے؟ کہنے لگے: ہاں! مجھے ہی اوزاعی کہتے ہیں۔ سفاح نے کہا: بنی امیہ کو مار ڈالنے کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے سوال سے میں سمجھ گیا اس کی نیت خراب ہے۔ اس سوال سے ارادہ قتل ظاہر ہوتا ہے۔ تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کے اور ان کے درمیان معاہدہ ہے کہ آپ ان پر زیادتی نہیں کریں گے۔ سفاح نے کہا: اس بات کو چھوڑو۔ میں جو کہہ رہا ہوں اس کے متعلق بتلاؤ کہ میں ٹھیک کر رہا ہوں؟

اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اس بات سے دل ہی دل میں ڈر محسوس کرنے لگا۔ اور حق گوئی کی پاداش میں قتل کیے جانے کو ناگوار سمجھنے لگا۔ اتنے میں دربار الٰہی میں کھڑے ہونے اور جواب دینے کا منظر میرے نظروں کے سامنے آگیا۔ اور میں نے نفس کے کہنے پر عمل نہیں کیا۔ اس کو پس پشت ڈال کر حق گوئی کو اختیار کیا۔ اور ببانگ دہل کہہ دیا: تیرے لیے بنی امیہ کو قتل کرنا حرام ہے۔ میرا جواب سن کر غصے سے آگ بگولا ہو گیا اور اس کی آنکھیں پھولنے لگی کہنے لگا: تیرا ناس ہو: بنی امیہ کو قتل کرنا کیوں حرام ہے؟

میں نے کہا! اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ ثَیِّبٍ زَانٍ وَالنَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَتَارِكٍ لِدِیْنِهٖ))

"کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کا خون بہائے مگر تین کاموں کی وجہ سے۔ شادی شدہ زنا کرے، قتل کے بدلے قتل اور جو شخص اپنے دین کو چھوڑ دے۔"

سفاح نے کہا: کیا خلافت بنو عباس کا حق نہیں ہے؟ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: وہ کیسے؟ سفاح نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کے لیے وصیت نہیں کی تھی؟ تو

Marfat.com

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر ایسی بات ہوتی تو وہ دو حکم مقرر نہ فرماتے، اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب سن کر وہ لا جواب ہو گیا اور سخت غضبناک ہو گیا۔ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے محسوس کیا کہ اب میرا سر کٹ کر میرے سامنے آ گرے گا۔ میں اسی کیفیت میں تھا کہ اس نے ہاتھ کے اشارے سے حکم دیا کہ ان کو باہر نکال دیا جائے۔

امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: عبداللہ بن علی السفاح بہت جابر اور ظالم بادشاہ تھا، خون ریزی کا دلدادہ تھا۔ اس کے باوجود امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے کس طرح کمالِ جرأت سے حق کو واشگاف کیا۔ علماء سوء کی طرح بادشاہوں کی غلط کاری کو اچھا نہیں کہا۔

Marfat.com

فقہاء، مجتہدین، زاہدین اور سلاطین کی شب بیداری

حضرت داؤد الطائی رحمۃ اللہ علیہ

عبادت کی دلدادہ ان عظیم ہستیوں میں ایک ہستی حضرت امام الفقیہ ،الزاہد، الامام،المحدث ،ابوسلیمان داؤد بن نصیر الطائی، کی بھی ہے۔

ابوحبان کہتے ہیں: داؤد الطائی امام اعظم کی مجلس علمی کے رکن تھے۔ پھر عبادت و زہد کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا۔ اور زہد وتقوی کے اوج کمال کو چھونے لگے۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ان سے فرمایا: ابوسلیمان! علم تو حاصل ہو چکا ہے۔ داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: پھر کیا باقی رہا؟ امام صاحب نے فرمایا: اس پر عمل باقی ہے اس کے بعد عمل زہد اور مجاہدے پر ساری توجہات مرکوز کر دیں ۱۶۰ھ میں وفات پا گئے۔

آپ کی شب بیداری

عبادت، ذکر وتلاوت کی انتہا کو پہنچ گئے تھے۔ ان کی ایک پڑوسن ام سعید بن علقمہ النخعی رحمۃ اللہ علیہا کہتی ہیں: میرے اور داود طائی کے گھر کے درمیان ایک چھوٹی دیوار حائل تھی۔ میں رات کے وقت ان کے رونے کی آواز سنتی رہتی۔ بسا اوقات کہتے: اے اللہ تیرے غم نے میرے سارے ہموم کو معطل کر کے رکھ دیا۔ کبھی تہجد کے وقت بڑی سریلی آواز میں تلاوت قرآن کریم فرماتے۔ میرے خیال میں دنیا کی تمام نعمتیں اس ساعت میں سمٹ کر آ گئی ہیں۔

قیام اللیل کے متعلق خود فرمایا کرتے: مجھے دنیا میں کسی پر بھی رشک نہیں آتا سوائے اس شخص کے جو رات یاد الٰہی میں گزارتا ہے۔ رات کے وقت یاد الٰہی میں

Marfat.com

مصروف رہنے کی دولت مجھے تمام دولتوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

بعض حضرات ان کے متعلق فرماتے ہیں: داود طائی رحمۃ اللہ علیہ رات کو بالکل نہیں سویا کرتے تھے۔ اگر نیند کا غلبہ ہو جاتا تو تھوڑی دیر اکڑوں بیٹھ جاتے۔

ابو عبدالرحمٰن المذکر ان کے متعلق فرماتے ہیں۔ داود راتوں کو نمازوں سے زندہ کرتے۔ پھر قبلہ رو ہو کر اللہ تعالیٰ سے مناجات کرتے۔

آپ کی وفات کے متعلق حفص الجعفی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: داود چند ایام بیمار ہوئے، ان کی بیماری کی وجہ یہ ہوئی ہے۔ ایک رات تلاوت کرتے ہوئے ایک آیت پڑھی، جس میں جہنم کا ذکر تھا، اس کو مکرر پڑھتے رہے۔ صبح ہوئی تو سخت بیمار ہوئے اور اسی بیماری میں انتقال کر گئے۔ ان کے کسی دوست نے دیکھا کہ سر اینٹ پر رکھا ہوا ہے اور وفات پا چکے ہیں۔

انتقال کے بعد مشہور محدث ھناد بن سری نے ان کو خواب میں دیکھا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: ابو سلیمان! اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت میں مجھے ڈھانپ دیا، حوروں سے میرا نکاح کیا اور پاکیزہ طعام اور شیریں ولذیذ مشروبات سے نوازا۔ اور مجھ سے فرمایا: آرام سے سو جا! جس طرح تو دنیا میں میرے لیے بیدار رہا اور خوشی کی زندگی گزار! جس طرح تو نے دنیا میں غم کی زندگی گزاری۔

حضرت عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ

عبادت، یاد الٰہی اور تہجد سے اپنی راتوں کو زندہ کرنے والے نیک بخت اور سعادت مندوں میں حضرت عبداللہ بن مبارک بن واضح المروزی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ تجارت کرتے تھے۔ اس سے حاصل شدہ مال کو علم حدیث حاصل کرنے والے طلبہ پر خرچ کرتے تھے۔

Marfat.com

ایک دن کسی دوست نے کہا: تم ہمیں تو زہد، دنیا سے بے رغبتی اور قلیل مال پر کفایت کرنے کی ترغیب دیتے ہو جبکہ ہم تمہیں دیکھتے ہیں کہ خراسان سے بڑے بڑے مال تجارت لے کر آتے ہو؟ فرمانے لگے: اگر ہم حدیثِ رسول ﷺ پڑھنے اور پڑھانے اور جمع کرنے والوں کا خیال نہیں کریں گے اور مالی معاونت نہیں کریں گے تو علم حدیث ضائع ہو جائے گا۔ اور اگر ہم ان کی مالی مدد کریں گے تو وہ علم حدیث کی ترویج کریں گے اور علم کو دنیا میں پھیلائیں گے۔ میں نہیں سمجھتا کہ نبوت کے بعد علم پھیلانے سے کوئی چیز افضل ہو۔'' وہ نہ صرف عبادت میں اعلیٰ کمال رکھتے تھے بلکہ اسلامی سرحدات کی حفاظت کرنے والے عظیم مجاہد بھی تھے۔

ابن عیاش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: روئے زمین پر عبداللہ بن مبارک کی مثال نہیں ملتی، اچھی خصلت، بہترین عادات واطوار کی تمام صفات سے متصف تھے۔ ۱۸۱ھ میں وفات پا گئے۔

آپ کی شب بیداری

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت، تہجد اور سخت مجاہدے کے متعلق ان کے ایک دوست کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ جیسا خوبصورت آواز سے قرآن پڑھنے اور کثرت سے نماز پڑھنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ سفر ہو یا حضر، ساری رات عبادت الٰہی میں صرف کرتے۔ اور قرآن کریم بڑی ترتیل کے ساتھ پڑھتے۔

محمد بن اعین رحمۃ اللہ علیہ، جو حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سفر و حضر میں حاضر باش رہے، کہتے ہیں: روم کے ساتھ جہاد کے لیے ہم گئے ہوئے تھے۔

ایک رات عبداللہ بن مبارک سونے کے لیے بستر پر لیٹ گئے۔ میں اپنا نیزا سر کے نیچے رکھ کر لیٹ گیا اور چپکے سے عبداللہ بن مبارک کو دیکھنے لگا۔ جب انہیں یقین ہو گیا کہ سب لوگ نیند کی آغوش میں چلے گئے تو اٹھے اور نماز پڑھنے لگے۔ مسلسل نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ طلوع فجر ہو گئی۔ اور میں مسلسل جاگ کر ان کو دیکھ رہا تھا۔ جب صبح ہوئی مجھے بیدار کرنے کے لیے میرے پاس آئے۔ کہنے لگے: اے محمد! اٹھ جا! میں نے

Marfat.com

کہا: میں سویا ہی نہیں ہوں جب انہوں نے میری یہ بات سنی تو مجھ سے سخت ناراض ہوئے۔ پورے سفر میں مجھ سے کھل کر بات چیت نہیں کی، میرے خفیہ طور پر دیکھنے کو سخت ناپسند کیا۔اس طرح وہ نیک اعمال پوشیدہ طور پر کرتے تھے۔

ایک شخص نے ابن مبارک سے کہا: آپ نے شب گزشتہ ایک رکعت میں پورا قرآن کریم پڑھا۔تو ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: لیکن میں ایک ایسے آدمی سے بھی واقف ہوں جو گزشتہ رات مسلسل اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ کو مسلسل صبح تک پڑھتا رہا، اس سے آگے پڑھنے کی ہمت نہیں کی۔ یعنی اس سے خود کو مراد لیا۔ یہ تھے ہمارے اسلاف، جنہوں نے اپنے تقوی وطہارت اور خشیت الٰہی سے دنیا کو زیر کیا۔ اور ان کی عبادت و نماز محض رکعات کی گنتی نہیں تھی کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد باقی اوقات غفلت اور لاپرواہی میں گزار دیتے ہوں، بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں خوف خدا غالب رہا۔

قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ ، جو ابن مبارک کے معاصر علماء وزہاد میں سے تھے، کہتے ہیں کہ سلاطین وخلفاء کے ہاں ابن مبارک کے مرتبہ سے میں متعجب تھا۔ اور میں کہا کرتا تھا کہ بادشاہوں سے ان کی نفرت کے باوجود سلاطین ان کو اتنی اہمیت کیوں دیتے ہیں؟ آخر ان میں کیا کمال ہے؟ ان کی شہرت کیوں ہوئی؟ اگر وہ نماز پڑھتا ہے، ہم بھی تو نمازیں پڑھتے ہیں یہ روزے رکھتا ہے ہم بھی روزے رکھتے ہیں، جہاد یہ بھی کرتا ہے ہم بھی ان سے پیچھے نہیں ہیں۔ ایک مرتبہ ہم اکٹھے سفر میں تھے۔ شام کی طرف جارہے تھے، ایک مقام پر رات کے وقت بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔ اتنے میں شمع بجھ گئی۔ بعض احباب اس کو جلانے کی کوشش کرتے رہے، اس میں کچھ وقت لگا، جب شمع روشن ہوئی تو دیکھا کہ ابن مبارک کی داڑھی اشکوں سے تر ہے۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا: بس فضیلت کی یہی وجہ ہے ان میں خشیت الٰہی بہت زیادہ ہے، ہوسکتا ہے چراغ کے بجھ جانے سے اندھیرا چھا گیا اور اس سے قیامت اور قبر کی ظلمت کو یاد کر کے رو رہے ہوں۔

ایک اور صاحب فرماتے ہیں: ابن مبارک جب کتاب ''الرقائق'' پڑھتے تو بیل کی طرح دھاڑیں مار کر روتے رہتے، ہم ان کے پاس جانے کی ہمت نہ

Marfat.com

کر پاتے۔ وہ ہمیشہ اپنے گھر میں گوشہ نشیں رہتے، کسی نے ان سے دریافت کیا: آپ کو اکیلے بیٹھنے سے وحشت نہیں ہوتی؟ فرمانے لگے: مجھے وحشت کیوں ہو! میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوتا ہوں۔ میں صحابہ وتابعین کی مجلس میں بیٹھا ہوتا ہوں! لوگوں نے کہا: وہ کس طرح؟ فرمانے لگے: میں ان حضرات کے احوال میں غور کرتا ہوں، ان کے اعمال کو اپنی نظروں کے سامنے لاتا ہوں۔ تمہارے ساتھ ہم نشینی سے مجھے کیا فائدہ ہوتا؟ تم لوگوں کی غیبت کیا کرتے ہو۔

حضرات ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم کی شب بیداری

راتوں کو عبادت الٰہی میں مصروف کرنے والی عظیم ہستیوں میں حضرات ائمہ کرام، امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اسماء گرامی سرفہرست ہیں۔ جہاں انہوں نے امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کے لیے فقہ کا عظیم ذخیرہ ورثہ میں چھوڑ کر عظیم احسان کیا وہاں عبادت وتقویٰ کے بھی عظیم نمونے چھوڑے۔ ان عظیم ہستیوں کا یہ عظیم ورثہ امت کے لیے مشعل راہ ہے۔ تا قیام قیامت برقرار رہے گا کیوں کہ ان مخلص اللہ والوں نے پاکیزہ دل ودماغ کے ساتھ ان مسائل کو دین کی خدمت سمجھ کر مستنبط کیا اور امت پر احسان عظیم کیا۔ تہجد، عبادت، مجاہدے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو نور معرفت سے منور فرمایا۔ جن سے ان کے نفوس مزکیٰ و مصفیٰ ومجلیٰ ہوئے۔ ان کی زبانیں حق گوئی میں بے مثال ہوئیں دین اسلام کی ترویج اور مسائل کے استنباط میں ان کے دل خواہش نفس کی آلودگیوں سے پاک رہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ) تہجد کی ان کے طویل قیام کی وجہ سے ساتھی اکثر ان کو وتد (کیل) کہا کرتے تھے۔

Marfat.com

ان کے ایک ساتھی حفص بن عبدالرحمٰن ان کی رات کی عبادت کی کیفیت یوں بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تیس سال تک راتوں کو قرآن کریم کی تلاوت سے قیام کیا اور پورا قرآن کریم ایک رکعت میں پڑھتے۔ ایک ساتھی فرماتے ہیں: ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضوء سے فجر کی نماز پڑھی۔ اکثر رات ایک رکعت میں پورا قرآن کریم تلاوت فرماتے۔ رات کو ان کے رونے کی آوازیں آتیں۔ حتیٰ کہ ان کے پڑوسی ان پر رحم کرنے لگے، جس جگہ وہ نماز پڑھتے تھے اس جگہ سات ہزار مرتبہ قرآن کریم ختم کیا۔

ایک مرتبہ انہوں نے راہ چلتے ہوئے ایک شخص کو سنا، جو اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا، ''یہ وہی ابوحنیفہ ہے جو راتوں کو نہیں سوتا۔'' بس یہ سننا تھا کہ فرمانے لگے: لوگ میرے بارے میں کیا گمان کرتے ہیں جبکہ میرا معاملہ ایسا نہیں۔ لوگ میرے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں اور میں ایسا نہیں! بس آئندہ مرتے دم تک رات کے وقت سر بستر پر ہرگز نہیں رکھوں گا۔

راوی کا کہنا ہے کہ امام صاحب ساری رات نماز، دعا، تلاوت اور تضرع وگریہ میں لگاتے۔ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو خوبصورت ترین لباس زیب تن فرماتے۔ داڑھی پر تیل لگا کر کنگا کرتے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے کے لیے خوبصورت بننے کی کوشش فرماتے۔

بسا اوقات پوری رات ایک ہی آیت ورد کرتے رہتے۔ قاسم بن معن کہتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو دیکھا، پوری رات یہ آیت:

﴿بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ﴾

''بلکہ قیامت ہے ان کے وعدے کا وقت اور وہ گھڑی بڑی آفت والی ہے اور بڑی کڑوی۔''

پڑھتے رہے، حتیٰ کہ فجر کی اذان ہوئی۔

امام صاحب کے قیام الیل کے متعلق ایک اور راوی کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے

Marfat.com

امام صاحب کے ساتھ ان کی مسجد میں عشاء کی نماز پڑھی۔ مجھے ان سے ایک مسئلہ دریافت کرنا تھا۔ لوگ چلے گئے میں بیٹھا رہا۔ امام صاحب کو میری موجودگی کا علم نہ تھا۔ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ قرآن کریم پڑھتے رہے حتی کہ اس آیت پر پہنچے۔

﴿فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾

اور اسے مکرر پڑھتے رہے۔ حتیٰ کہ موذن نے فجر کی اذان دی۔

رحمه الله رحمة واسعة۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری

ان عظیم شخصیتوں میں ایک عظیم نام عالم مدینہ، حجۃ الامۃ مفتی الحرمین، مالک بن انس بن مالک المدنی کا بھی ہے۔ ۱۸۹ھ میں وفات پائی۔

ان کے ایک ساتھی ان کی تہجد کے بارے بیان کرتے ہیں: ایک رات تمام لوگوں کے سونے کے بعد میں باہر نکلا تو میرا گزر امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے ہوا۔ تو دیکھا کہ وہ نماز کے لیے کھڑے ہیں، سورۃ فاتحہ کے بعد ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ پڑھنے لگے۔ جب ﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾ پر پہنچے تو ان پر سخت گریہ طاری ہوا۔ اور اس آیت کو بار بار دہراتے رہے اور اشک بہاتے رہے۔ میں ان کی اس کیفیت کو دیکھ کر اپنے کام کو بھول گیا جس کے لیے گھر سے نکلا تھا، مسلسل ان کے پاس کھڑا رہا، وہ روتے رہے اور آیت کو دہراتے رہے، حتی کہ فجر کی اذان ہوئی، جب ان کو طلوع فجر کا علم ہوا تو رکوع کیا، میں اپنے گھر جا کر وضو کر کے فجر کی نماز پڑھنے کے لیے مسجد آ گیا، تو دیکھا وہ اپنی اسی جگہ میں تشریف فرما ہیں اور لوگ ان کے اردگرد جمع ہیں، صبح روشن ہوتی تو میں نے ان کے چہرے کی طرف نظر کی تو دیکھا، ان کا چہرہ نہایت ہی منور تھا۔

ان کی صاحبزادی فاطمہ ان کی نماز کی کیفیت بیان کرتی ہوئی فرماتی ہیں: عام دنوں میں آدھی رات اور شب جمعہ پوری رات بیدار رہتے تھے۔

Marfat.com

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری

عبادت الٰہی سے لذت آشنا جلیل القدر ہستیوں میں ثالث الائمہ، ناصر السنۃ، الامام المجدد، محمد بن ادریس الشافعی القرشی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی بھی شامل ہے۔ جو ۲۰۴ھ میں دار البقاء کی طرف کوچ کر گئے۔

ابو بکر بن طاہر کہتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا: پہلے حصے میں تصنیف و تالیف، دوسرے میں عبادت اور تیسرے حصے میں آرام فرماتے، اور رمضان المبارک میں ساٹھ مرتبہ قرآن کریم ختم فرماتے۔

حسین الکرابیسی رحمۃ اللہ علیہ امام صاحب کے قیام الیل کی کیفیت یوں بیان کرتے ہیں: ایک رات امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ گزارنے کا اتفاق ہوا، ایک تہائی رات نماز پڑھنے میں لگا دی۔ ہر رکعت میں پچاس یا زیادہ سے زیادہ سو آیات پڑھتے۔ جب آیت رحمت پڑھتے تو رحمت کے لیے دعا اور آیت عذاب پر عذاب سے پناہ مانگتے۔ ایسا لگتا تھا کہ ان کے اندر رجاء ورہبت دونوں کامل طور پر موجود ہیں۔

✡✡✡

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری

تہجد کی لذت و شیرینی سے بھرپور فائدہ اٹھانے والے، نیک بخت و سعادت مندوں میں خاتمۃ الائمۃ، امام اہل السنۃ، امام المحدثین احمد بن محمد بن حنبل کا نام گرامی بھی سرفہرست ہے۔ ۲۴۱ھ میں وفات پائی۔

ان کے صاحبزادہ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میرے والد محترم روزانہ تین سو رکعات پڑھا کرتے تھے۔ جب خلق قرآن کے فتنہ کی مخالفت کی وجہ سے کوڑے لگنے سے کمزوری لاحق ہوگئی تو روزانہ ایک سو پچاس رکعات پڑھ لیا کرتے تھے۔ جبکہ اس وقت ان کی عمر اسی سال کے قریب ہوگئی تھی۔ اس زمانے میں بھی ہر ساتویں رات نماز قرآن پاک ختم فرماتے تھے۔ عشاء کی نماز پڑھ کر تھوڑی دیر سو جاتے پھر تہجد قائم فرماتے۔ اور

Marfat.com

فجر کی اذان تک نماز میں مصروف رہتے۔ اذان کے بعد دعا میں مشغول ہوتے۔ حضرت امام صاحب بچپن سے ہی عبادت اور تہجد کی پابندی فرمایا کرتے تھے۔

ابراہیم بن شماس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں احمد بن حنبل سے خوب واقف ہوں۔ وہ صغر سنی میں بھی تہجد پابندی کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ امام صاحب تہجد کے اتنے پابند تھے حتیٰ کہ سفر میں بھی کبھی اس میں ناغہ نہیں کیا۔

ان کے ایک شاگرد امام مروزی کہتے ہیں: ایک مرتبہ ایک جہاد کے سفر میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ چار مہینے گزارنے کا اتفاق ہوا، تو میں نے دیکھا کہ ان ایام میں دن کے وقت تلاوت اور رات کے وقت نماز تہجد کو کبھی نہیں چھوڑا۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں کے متعلق تعجب کا اظہار فرماتے تھے کہ جو علوم دین کے حصول کے طالب ہونے کے باوجود قیام اللیل اور تہجد سے آشنا نہیں ہیں۔ کیوں کہ تہجد ہی سے عقلوں کی بندشیں کھل جاتی ہیں۔ دل نور علم سے منور اور سینہ معرفت الٰہی سے معطر ہوتا ہے۔

ان کے ایک شاگرد کا بیان ہے کہ مجھے ایک رات امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں رات گزارنے کا اتفاق ہوا، انہوں نے ایک برتن میں پانی میرے پاس رکھ دیا۔ جب صبح ہوئی نماز کا وقت قریب آیا تو پانی کی طرف دیکھا کہ پانی جوں کا توں باقی ہے۔ تو فرمایا: سبحان اللہ! ایک شخص طلب علم کا متمنی ہے مگر رات کو ورد سے نا آشنا ہے۔

رَحِمَہُ اللّٰہُ وَاَنْزَلَ عَلَیْہِ سَحَائِبَ رِضْوَانِہٖ

عبد الرحمٰن ابن القاسم العتقی رحمۃ اللہ علیہ

تہجد گزار اولیاء اللہ کی فہرست میں ایک نام عبد الرحمٰن ابن القاسم العتقی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے، جو مصر کے مفتی، فقہ مالکی کے ماہر، فقیہ محدث تھے، ۱۹۱ھ میں وفات پائی۔ جن کے متعلق خود امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ مشک سے بھرے ہوئے تھیلے کی مانند تھے۔

Marfat.com

آپ کی شب بیداری

اسد بن فرات رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن القاسم رحمۃ اللہ علیہ روزانہ دو قرآن کریم ختم کرتے۔ مسکین بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ان کے متعلق کہتے ہیں: وہ علم سے زیادہ عبادت میں مشہور تھے۔ سحنون رحمۃ اللہ علیہ ان کی تہجد کے بارے میں کہتے ہیں: جب میں اُن سے کوئی مسئلہ دریافت کرتا تو فرماتے: سحنون! تم فارغ ہو۔ بے خوابی کی وجہ سے میرا سر چکی کی طرح چکرا رہا ہے۔ اکثر مجھ سے فرمایا کرتے تھے: تقوی اختیار کرو۔ تقوی کے ساتھ تھوڑا عمل بھی بہت ہے۔ بغیر تقوی کے علم کثیر بھی قلیل ہے۔

ابن القاسم رحمۃ اللہ علیہ دن کو حصول علم اور ترویج علم میں صرف کرتے اور رات کو عبادت، ذکر الٰہی اور تہجد میں اور ساتھیوں کے علمی مذاکرے میں مشغول ہوتے۔ اور جب صبح ہوتی تو علوم کے ایسے نکات بیان فرماتے کہ ساتھیوں کو تعجب ہوتا کہ یہ علمی نکات کہاں سے بیان کر رہا ہے۔ جب کہ رات کے وقت ان کو نہیں پڑھا ہوتا تھا۔

ان کے بعض دوستوں کا کہنا ہے: یہ محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور ہے جو ان کے قلب میں القاء کیا گیا ہے۔ سحنون رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: انتقال کے بعد ان کو خواب میں دیکھ کر میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمانے لگے: میری مرضی کے مطابق میرے ساتھ معاملہ کیا۔ میں نے عرض کیا: آپ کا کونسا عمل کام آیا؟ فرمایا: تلاوت قرآن کریم! میں نے کہا: مسائل فقہ کام آگئے؟ تو اشارے سے کہا: کچھ بھی نہیں۔

۞۞۞

ابو معاویہ الاسود رحمۃ اللہ علیہ

تہجد سے اپنی راتوں کو قیمتی ترین بنانے والے اللہ کے ولیوں میں ایک ولی اللہ زاہد، مستجاب الدعوات بزرگ، ایمان بن معاویہ الاسود بھی ہیں، جو ابو معاویہ الاسود کے نام سے معروف ہیں۔ گیارہ اولیاء اللہ کی فہرست میں ان کا نام گرامی ہے۔

Marfat.com

حضرت امام سفیان ثوری اور حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے ہیں۔ ۲۰۸ھ میں انتقال ہوا۔

آپ کی شب بیداری

وہ لوگوں کو تہجد کی پابندی کی نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ تہجد کے لیے کھڑے ہو کر فرماتے: جو شخص دنیا کو اپنا مقصد زندگی بنائے تو قبر میں اس کا غم طویل ہوگا۔ خود کو خطاب کر کے فرماتے: اے مسکین! اگر تم نجات کے خواہش مند ہو تو راتوں کو بہت کم سویا کرو۔ جو شخص دنیا میں عبادت کر کے اپنے نفس کو تھکا دے گا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے تمام مصائب کو بھلا دے گا۔

ان کی کرامت

ابو معاویہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ اور مستجاب الدعوات بھی تھے۔ احمد بن فضیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ مجاہدین نے کفار کے ایک قلعے کا محاصرہ کیا۔ اس میں کفار کا ایک مشہور تیر انداز بھی تھا۔ اس کا تیر اپنے ہدف سے خطا نہیں جاتا تھا۔ لوگوں نے اس کا تذکرہ ابو معاویہ کے سامنے کر دیا۔ تو انہوں نے قرآن کریم کی آیت ﴿وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى﴾ پڑھی۔

پھر فرمایا: مجھے ان سے چھپا دو۔ تھوڑی دیر توقف کے بعد فرمایا: تم کیا چاہتے ہو کہ تیر اس کے بدن کے کس حصے میں مارا جائے؟ تو لوگوں نے کہا: اس کی شرمگاہ پر لگنا چاہیے! تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی: اے اللہ آپ نے سن لیا ہے یہ لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں، آپ ان کی درخواست کو قبول کیجئے۔ پھر بسم اللہ پڑھی اور ایک شخص نے تیر چلایا جو سیدھا جا کر اپنے ہدف تک پہنچ گیا۔ تو وہ قلعہ کے اوپر سے نیچے گر گیا۔ تو ابو معاویہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لو یہ تمہارا مقصد پورا ہو گیا۔

ان کی ایک اور عظیم کرامت کے متعلق ابو الزاہریہ بیان کرتے ہیں کہ میں شہر طرسوس حاضر ہوا، تو ابو معاویہ الاسود رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ان کی زیارت کے لیے حاضر ہوا،

Marfat.com

وہ نابینا ہو چکے تھے۔ تو میں نے دیکھا ان کے کمرے میں قرآن کریم کا نسخہ معلق تھا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! آپ تو نابینا ہیں مصحف یہاں رکھنے کا کیا مقصد؟ تو فرمانے لگے: ایک شرط پر بتادوں گا۔ وہ یہ کہ میری زندگی میں کسی کو نہیں بتاؤ گے۔ ہوتا یوں ہے کہ جب میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے لیے کھولتا ہوں تو میری بینائی لوٹ آتی ہے۔ جب قرآن کریم بند کرتا ہوں تو بینائی بھی جواب دے جاتی ہے۔

رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی رَحْمَةً وَّاسِعَةً

احمد بن حرب رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری

ان شب زندہ دار اہل اللہ کی فہرست میں جلیل القدر محدث، عظیم فقیر اور عابد، احمد بن حرب بن سھل بن فیروز النیسا پوری رحمۃ اللہ علیہ کا نام گرامی بھی جلی حرفوں میں موجود ہے۔ جن عظیم محدثین سے حدیث کی روایت کرنے کی سعادت انہیں حاصل ہے، ان میں سے جلیل القدر محدث، حضرت سفیان بن عیینہ، حضرت امام ابوداود الطیالسی مکی بن ابراہیم وغیرہ محدثین کرام شامل ہیں۔ ۲۳۴ھ میں دار البقاء کی طرف رحلت فرما گئے۔

امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام حاکم نے ابوعمرو محمد بن یحییٰ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ احمد بن حرب رحمۃ اللہ علیہ بچوں کے پاس سے گزرے بچے کھیل رہے تھے، ایک بچے نے کہا: ٹھہرو، یہ احمد بن حرب جا رہے ہیں جو راتوں کو نہیں سوتے۔ یہ سنتے ہی انہوں نے اپنی داڑھی کو پکڑ کر کہا: دیکھو بچے کیا کہہ رہے ہیں؟ اور تم سوتے ہو۔ اس کے بعد سے رات کو سونا بالکل ختم کر دیا۔ حتیٰ کہ انتقال فرما گئے ان کا عظیم ملفوظ بھی مروی ہے: میں نے پچاس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی مگر عبادت کی، حلاوت محسوس نہیں کی، حتیٰ کہ تین چیزوں کو نہیں چھوڑ دیا۔ میں نے مرضیات الٰہی میں لوگوں کی رضا مندی کو ترک کر دیا، جس سے حق تعالیٰ سے تکلم پر قادر ہوا۔ فاسقوں کی صحبت ختم کر دی، تو صالحین کی صحبت نصیب ہوئی۔ دنیا کی حلاوت ختم کر دی آخرت کی حلاوت نصیب ہوئی۔

Marfat.com

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ

عبادت کی شیرینی سے لذت آشنا اولیاء اللہ کے عظیم الشان سلسلے کی ایک مضبوط کڑی، امام الاولیاء، شیخ الصوفیاء، الفقیہ، المحدث، الجنید بن محمد بن الجنید ابو القاسم الحراز بھی ہیں۔ جو حضرت الحارث المحاسی اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت عظیم سے ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔ علم وعبادت میں زندگی کو صرف کرتے ہوئے ۲۹۸ھ میں دار البقاء کی طرف منتقل ہوئے۔

آپ کی شب بیداری

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی کو عبادت الٰہی کے لیے وقف کرنے والے عظیم اولیاء اللہ میں سے تھے۔ ان کے ایک ہم نشین دوست فرماتے ہیں: ان کے دوسرے امور کے علاوہ روزانہ تین سو رکعات اور تیس ہزار تسبیح کا معمول تھا۔ رات کو بہت کم سونے کا معمول تھا۔ فرمایا کرتے تھے: چالیس سال سے سونے کے لیے میں نے کپڑے نہیں اتارے۔ روایت میں آتا ہے کہ ان کے کوئی دوست ان کے پاس گئے۔ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ پڑھتے جا رہے تھے۔ کافی دیر گزرنے کے بعد جب نماز سے فارغ ہوئے تو دوست نے کہا: اے امام! آپ بڑھاپے میں ہیں آپ کی ہڈیاں کمزور اور بدن سست ہو گیا ہے اور آپ کی قوت میں بھی کمی آگئی ہے۔ اس طرح طویل قیام سے مزید کمزور ہو جاؤ گے۔ اگر اس میں ذرا کمی کرو گے تو اچھا نہیں ہے؟ تو فرمانے لگے: خاموش ہو جاؤ۔ جس راستے سے ہم نے اپنے رب کی معرفت حاصل کی ہے اس میں کمی کرنا مناسب نہیں ہے۔ نفس کا کیا ہے جو بھی بوجھ اس پر ڈال دو گے برداشت کرے گا۔ نماز تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کا ذریعہ ہے۔ اور سجدہ قرب الٰہی کا باعث ہے۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾

''سجدہ کرو قرب حاصل کرو''

Marfat.com

جو شخص قرب کا راستہ چھوڑے گا اس کے لیے اندیشہ ہے کہ بُعد کے راستے پر چل پڑے گا۔

تم نے یہ اشعار پڑھے ہیں:

صبرت عن اللذات حتی تولت ✿ وَالزمت نفسی هجرها فاستمرت

''میں نے لذت سے اپنے نفس کو روکا یہاں تک کہ وہ رک گیا اور لذت کو چھوڑنے کا معمول بنایا حتی کہ نفس بھی اس کا عادی بن گیا۔''

و کانت عَلَی الایام نفسی عزیزة ✿ فلما رأت صبری علی الذل ذلت

وما النفس حتی یجعلها الفتی ✿ فان تاقت والا نسلت

''میرے احوال پر میرا نفس غالب تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ میں ذلت پر صبر کر رہا ہوں تو وہ بھی تواضع اختیار کر گیا۔

ابوبکر عطار رحمۃ اللہ علیہ، جو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے وقت حاضر تھے، بیان کرتے ہیں: حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ اپنے معمولات پر سختی سے کاربند تھے، حتی کہ جان کنی کے وقت بھی اپنے اوراد وظائف کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ میں اپنے چند دوستوں کے ساتھ جنید کی وفات کے وقت حاضر تھا۔ وہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ سجدے میں اپنی ٹانگ کو تہ کرتے۔ اسی نماز کی حالت میں جان بلب ہو گئے اور ٹانگوں میں جان نہ رہی تو ٹانگیں پھیلا کر نماز پڑھنے لگے۔ لوگوں نے کہا: حضرت یہ کیا کر رہے ہیں؟ تو فرمانے لگے: یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ اللہ اکبر! پھر نماز پڑھنے لگے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابو محمد الجریری نے کہا: ابو القاسم! ذرا لیٹ جائیں بہتر ہوگا؟ فرمانے لگے: یہ وقت کام میں لگنے کا ہے۔ یہ کہہ کر دوبارہ نماز میں مشغول ہوئے۔ پھر مسلسل نماز پڑھنے لگے حتی کہ روح پرواز کر گئی۔ روایت ہے کہ مشہور ولی اللہ اور عارف باللہ حضرت ابو العباس بن عطاء ان کی جان کنی کے وقت ان کے پاس حاضر ہوئے۔ سلام عرض کیا: مگر جنید رحمۃ اللہ علیہ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ تھوڑی دیر بعد سلام کا جواب دیا اور کہا: بھائی! ناراض نہ ہوں۔ میں اپنے اوراد و وظائف میں مشغول تھا۔ یہ

Marfat.com

کہہ کر قبلہ رخ ہو گئے، اللہ اکبر کہہ کر انتقال کر گئے۔ ایک اور صاحب کہتے ہیں: جنید کی وفات کے وقت میں نے عرض کیا: ابوالقاسم! ذرا اپنے نفس پر رحم کیجئے۔ تو فرمانے لگے: بھائی جان! اس وقت اطاعت الٰہی کا مجھ سے بڑھ کر کوئی حاجت منداور ضرورت مند نہیں۔ اس لیے کہ میرا اعمال نامہ بند ہونے والا ہے۔

ان کے ایک دوست جعفر الخلدی نے ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر ان سے پوچھا: اے امام! اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو فرمانے لگے: وہ تمام عبادت ختم ہوگئی۔ وہ تمام اعمال بے فائدہ ثابت ہوئے، سوائے ان چند رکعات کے جو تہجد کے وقت ہم نے پڑھی تھیں، کام آئے۔ جوانوں کو تہجد پڑھنے کی ترغیب دیتے۔ موسیٰ بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم جنید کے ساتھ جا رہے تھے۔ جب مسجد ستونیزنیہ پہنچے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کھڑے ہوکر کہنے لگے: اے جوانو! بڑھاپے سے پہلے آخرت کے لیے کوشش کرو۔ میں نے اسی مسجد میں بڑے مجاہدے کئے ہیں، آج میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔

❁❁❁

حسینک النیساپوری رحمۃ اللہ علیہ

عبادت و مجاہدے کی عظیم سعادت سے بہرہ مند اولیاء اللہ میں سے مشہور و معروف امام، راہ الٰہی میں اپنی دولت کو بے دریغ صرف کرنے والے سخی بزرگ۔ ابو محمد الحسین بن علی محمد التیمی النیساپوری المعروف حسینک رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ ۳۸۰ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔

آپ کی شب بیداری

ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ ان کے وضو اور نماز کے متعلق فرماتے ہیں: میں نے کسی مال دار اور غنی شخص کو ان کی طرح بہترین وضو اور نماز پڑھنے والا نہیں دیکھا۔

میں تقریباً تیس سال سفر و حضر، گرمی اور سردی میں ان کے ساتھ رہا، مگر کبھی بھی

Marfat.com

تہجد کی نماز نہیں چھوڑی۔ اور روزانہ ایک منزل قرآن کریم پڑھا کرتے تھے، پوری زندگی اس معمول میں خلل نہ آنے دیا۔

انفاق فی سبیل اللہ سراً وعلانیۃً صدقات دیا کرتے تھے۔ یہ جلیل القدر امام رحمۃ اللہ علیہ میں ایک زندہ مثال رقم کر گئے۔ ان کے زمانے میں ایک واقعہ پیش آیا۔ وہ یہ کہ ایک مرتبہ مسلمانوں کے شہر طرسوس پر اعداءِ اسلام عیسائیوں نے حملہ کیا۔ اس وقت مسلمانوں کا بیت المال خالی تھا۔ اس عظیم امام نے اپنی قیمتی ترین جائیداد فروخت کر کے اسلامی فوج کی مدد کی۔

حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس وقت طرسوس پر عیسائیوں کا حملہ ہوا تھا، اس وقت میں حضرت حسینک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا، وہ رو رو کر کہہ رہے تھے۔ دشمنان اسلام نے اسلامی شہر طرسوس پر حملہ کیا ہے، اسلامی خزانہ خالی ہے کیا کیا جائے۔ پھر اس نے اپنی جائیداد پچاس ہزار درھم میں فروخت کر کے یہ رقم اسلامی فوج کی نذر کر دی۔ اس کے بعد میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں میں جو کچھ مال جمع کرتا ہوں صرف مسلمانوں پر خرچ کرنے کے لیے جمع کرتا ہوں۔

سلطان نور الدین محمود زنگی رحمۃ اللہ علیہ

عبادت الٰہی سے سرشار جلیل القدر اشخاص میں، عادل حکمران سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بھی سرفہرست ہے۔ جو محمود بن زنگی بن اقسنقر، ابوالقاسم نور الدین کے نام سے معروف ہیں۔ ۵۶۹ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جہاد ان کے گھر کی لونڈی، گھوڑوں کی پشت وطن اور خیموں کی چھاؤں کو انہوں نے اپنا مسکن اور تہجد کے وقت دعاؤں کو ہتھیار بنا لیا تھا۔ اپنی زندگی جہاد جیسی عبادت میں صرف کر دی۔ عیسائیوں کو شکست سے دوچار کر دیا۔ خود بنفس نفیس شریک قتال ہوتے۔

Marfat.com

عیسائیوں نے جب شام پر حملہ کیا تو انہوں نے ملک کی بالشت بالشت کی حفاظت کی، دن کے وقت مضبوط دل اور رات کی نماز، تلاوت اور دعاؤں سے ملک کے چپے چپے کا دفاع کیا۔ مشہور مورخ علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ ان کی صفت یوں بیان کرتے ہیں: نورالدین محمود اپنے عدل، حسن سیرت اور اخلاق و کردار سے پورے عالم میں مشہور ہوئے۔ میں نے تمام اسلامی فرماں رواؤں کے احوال پڑھے ہیں۔ خلفاء راشدین اور عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ان سے بہتر حسن سیرت و کردار کا مالک کسی بادشاہ کو نہیں پایا۔ تقویٰ طہارت، عبادت و علم کے اعلیٰ کمال پر فائز تھے۔ صرف اپنی ذاتی رقم خرچ کرتے۔ سرکاری خزانے کی ایک پائی بھی اپنی ضرورت میں صرف نہیں کرتے۔

ایک مرتبہ ان کی اہلیہ نے مالی تنگی کی شکایت کی تو انہوں نے اپنی ملکیتی تین دکانیں ان کے سپرد کر دیں، جن کی سالانہ آمدنی بیس دینار ہوا کرتی تھی۔ بیوی نے اس مقدار کو ناکافی قرار دیا تو فرمانے لگے: بس میرے پاس یہی کچھ ہے جو خزانہ میرے ہاتھ میں ہے وہ میرا نہیں ہے، مسلمانوں کی امانت ہے۔ میں اس کا امین ہوں۔ تیری وجہ سے میں اس کے اندر خیانت کر کے خود کو جہنم کا ایندھن ہرگز نہیں بنا سکتا۔

آپ کی شب بیداری

اس عظیم عادل بادشاہ کی زندگی کے ہر گوشہ کو مؤرخین نے ذکر کیا ہے جو جہاد، عبادت، شجاعت، عدل وانصاف کا حسین امتزاج کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ قلم ان کی حقیقت کو بیان کرنے سے قاصر ہے۔

جہاں انہوں نے اسلام دشمن عیسائیوں کی اسلامی مملکت کے خلاف ریشہ دوانیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ان کی سازشوں اور پے در پے حملوں کو اپنی شجاعت اور للّٰہیت سے ناکام بنایا، وہاں عبادت، تہجد اور دعاء کا بھی اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔

کہا جاتا ہے کہ نورالدین رحمۃ اللہ علیہ رات کے وقت پھٹے پرانے کپڑے پہنتے اور نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ اور ہاتھوں کو آسمان کی طرف پھیلاتے اور آنکھوں سے اشکوں کا سیل رواں جاری کرتے۔ اور اللہ سے تضرع وزاری کرتے۔ اے اللہ! لوگوں

Marfat.com

سے ٹیکس، عشر، اور چونگی وصول کرنے والے ظالم محمود پر رحم فرما۔

ابن الاثیر، ابن کثیر اور ابوشامہ جیسے مشہور مؤرخین کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنے اندر شجاعت وخشوع، کثرت قیام وصیام کو جمع فرمایا تھا۔ تہجد کے وقت بکثرت نماز پڑھنے کے عادی تھے۔ اسی طرح ان کی اہلیہ عصمت الدین خاتون بھی تہجد گزار پابند صوم وصلوۃ تھیں۔ واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک رات تہجد کے لیے اٹھ نہ سکیں، جس کی وجہ سے معمولات پورے نہیں ہوئے۔ جس سے صبح سخت غمگین اور افسردہ ہوئیں۔

نورالدین نے افسردگی کی وجہ پوچھی تو کہنے لگی: آج تہجد کی نماز نیند کے غلبے کی وجہ سے فوت ہوگئی۔

تو اس وقت سے نورالدین نے قلعہ کے اندر تہجد کے وقت طبل بجانے کا حکم صادر کیا، تاکہ تہجد کے لیے اٹھنے والے حضرات باآسانی اٹھ سکیں اور طبل بجانے والے کے لیے باقاعدہ تنخواہ مقرر کی۔

تہجد کے ذریعے دشمن پر غلبہ

اس بات کو دشمن بھی سمجھ چکا ہے کہ جن امراء مسلمین نے ان کو شکست سے دوچار کیا اور مسلمانوں کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا وہ محض اسلحے اور فوج کے بل بوتے پر نہیں بلکہ رات کے وقت دربار الٰہی میں قیام، تہجد، اخلاص، للٰہیت اور والہانہ دعاؤں کے ذریعہ دشمن کو زیرنگیں کیا۔ اسی کی طرف اشارہ کرکے مشہور مؤرخ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''سلطان نورالدین تہجد کے عادی تھے، دعاؤں میں الحاح وزاری ان کا معمول تھا، اپنے تمام امور میں دعاؤں کا خاص اہتمام ان کا طریقہ ووطیرہ تھا۔

بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ جس زمانے میں القدس پر فرنگیوں کا غلبہ تھا۔ اس وقت، القدس میں گئے تو ان کی زبانوں پر یہ بات عام تھی کہ مسلمانوں کے بادشاہ نورالدین کے اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق ہیں۔ وہ اپنے اسلحے اور فوجی قوت کے ذریعے ہم پر ہرگز غالب نہیں ہوسکتے۔ وہ محض دعاؤں اور رات کے وقت نمازوں کے ذریعے ہمیں

Marfat.com

شکست دیتا ہے۔

وہ رات کے وقت نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ان کی ہر درخواست کو قبول کرتا ہے۔اس طرح وہ ہم پر غالب آتا ہے۔دیکھیے: سبحان اللہ! یہ دشمنوں کی گواہی ہے۔

حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تاریخ میں رقم طراز ہیں کہ جب انگریزوں نے شام کے علاقے حلب کے حارم نامی قلعے پر دھاوا بول دیا، جن کی تعداد تقریباً تیس ہزار کے لگ بھگ تھی، تو سلطان نورالدین محمود رحمۃ اللہ علیہ دربار الٰہی میں سجدہ ریز ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے التجا کرنے لگے: الٰہی! یہ مسلمان تیرے غلام اور تیرے دوست ہیں، یہ تیرے غلام اور وہ انگریز، تیرے دشمن۔اے رب کریم! اپنے دوستوں کی مدد فرما۔

اے اللہ! ان کی مدد آپ کے دین کی مدد ہے۔اے رب غفور! تیرا بندہ محمود اگر مستحق مدد نہیں ہے تو اس کی سزا مسلمانوں کو نہ دے۔یہ دعا کرنا تھی کہ آسمان کے دروازے اس دعا کی قبولیت کے لیے کھل گئے، ابھی سورج غروب نہیں ہونے پایا تھا صلیبیوں کی فوج میں انتشار پھیل گیا اور ان کی صفیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے لگیں۔چنانچہ مسلمانوں نے دس ہزار صلیبیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور بے شمار کو قید کرنے میں کامیاب ہوئے، جن میں ان کے بڑے بڑے جرنیل بھی قید ہوئے۔

ان کی شجاعت

اس عظیم تہجد گزار، عبادت کے شیدائی بادشاہ کی شجاعت و بسالت کو مؤرخین یوں بیان کرتے ہیں: وہ مسلمانوں کے معاملات کا بڑا اہتمام کیا کرتے تھے۔بالخصوص جب صلیبی مصر پر حملہ آور ہو کر دمیاط پہنچے تو نورالدین محمود رحمۃ اللہ علیہ بنفس نفیس قتال میں شریک ہوئے۔اور سخت بے جگری کے ساتھ لڑتے رہے۔حتیٰ کہ بعض مسلمانوں نے کہا: روئے زمین میں ان سے بڑھ کر ہم نے کسی شہسوار کو شجاع اور ثابت قدم نہیں دیکھا۔

جب کہ وہ خود اپنے بارے میں کہتے تھے: میں نے بارہا خود کو شہادت کے لیے پیش کیا مگر شہادت نصیب نہیں ہوئی، اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں میرا کوئی درجہ ہوتا اور میرے

Marfat.com

اندر کوئی بھلائی ہوتی تو اللہ تعالیٰ شہادت نصیب فرماتے۔

وہ جنگوں میں خود کو سخت خطرات میں ڈالتے۔حتی کہ ایک دن ایک مشہور عالم مولانا قطب الدین النیسا پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا: بادشاہ سلامت! خود کو سخت خطرات اور ہلاکت کے مقامات سے بچائے رکھئے، اس لیے اگر آپ قتل ہوں گے تو سارے لوگ قتل کر دیئے جائیں گے، مسلمانوں کے شہر چھینے جائیں گے۔اور ان کی حالت بدتر ہوگی۔

تو سلطان نور الدین نے کہا: قطب الدین خاموش رہو۔تمہارے اقوال دربار الٰہی کے ادب کے خلاف ہیں۔محمود بن زنگی کون ہے؟ اس کی کیا حیثیت ہے؟ مجھ سے پہلے بھی دین اور مسلمان موجود تھے۔کون ان کی حفاظت کرتا تھا، اس وقت بھی اللہ تعالیٰ ان کا محافظ اور اب بھی اللہ ہی حفاظت کرنے والا ہے۔تو اس وقت خود بھی روئے۔اور حاضرین مجلس پر بھی گریہ طاری ہوا۔

دعا کی قبولیت

نور الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ تمام امور میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہاتھ پھیلا کر مانگتے۔ابو شامہ نے اپنی تاریخ میں ایک واقعہ نقل فرمایا ہے۔وہ لکھتے ہیں: جس زمانے میں انگریزوں نے دمیاط پر قبضہ کیا تھا۔اس وقت **ایک** بزرگ نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم نور الدین محمود کو بتاؤ۔آج رات فرنگی دمیاط سے چلے جائیں گے۔بزرگ نے کہا: یارسول اللہ! وہ میری بات کی تصدیق نہیں کرے گا۔کوئی علامت بتلا دیجئے کہ جس کے ذریعے وہ میری تصدیق کرے۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان سے کہہ دو کہ حارم نامی قلعے کے پاس کی گئی دعا کی برکت سے، جس میں تو نے کہا تھا: اے اللہ! اپنے دین کی مدد فرما، محمود کی نہیں، محمود کون ہے جس کی مدد کی جائے۔خواب دیکھنے والے بزرگ فرماتے ہیں: میں خواب سے بیدار ہوتے ہی نور الدین محمود کی طرف چل پڑا۔رات کے آخری حصہ میں مسجد میں چلا گیا۔نور الدین محمود کی عادت تھی کہ وہ رات کے آخری پہر

Marfat.com

مسجد میں تہجد گزارتے اور صبح تک نماز میں مشغول رہتے۔ چنانچہ مسجد میں جب تشریف لائے تو مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے: تم اس وقت یہاں؟ تو میں نے خواب کا واقعہ ان کے سامنے بیان کر دیا۔ اور علامت بھی ذکر کر دی۔ مگر کچھ حصہ بیان نہیں کیا۔ تو نور الدین نے کہا: پوری علامت بیان کرو۔ اور بہت اصرار کیا۔ میں نے ساری تفصیل سنا دی۔ تو رو پڑے، آنکھیں پرنم ہوئیں۔ صبح ہوئی تو خواب سچا نکلا۔ اسی رات فرنگیوں کے کوچ کرنے کی تصدیق ہوگئی۔ [الروضتین فی اخبار الدولتین ۱۔۲/۴۶۰]

حسنِ اخلاق

اس میں کوئی شک نہیں کہ تہجد کی نماز انسان کے اخلاق و کردار پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ نفس کی سرکشی دور اور تکبر و غرور کافور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ نور الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ بھی تہجد کی سعادت سے بہرہ مند تھے، جس کی وجہ سے ان کے اخلاق و کردار، بلند اور عدل و انصاف سے متصف تھے۔ مورخین نے ایک واقعہ ان کے متعلق نقل کیا ہے۔

حکایت

ایک مرتبہ کسی شخص سے ان کی کوئی مخاصمت ہوئی۔ تو سلطان نور الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ نے وقت کے قاضی کمال الدین الشہر زوری رحمۃ اللہ علیہ کو کہلا بھیجا کہ میں ایک قضیہ لے کے حاضر ہوا ہوں۔ میرے ساتھ تم وہی معاملہ کرنا جو میرے خصم کے ساتھ کرو گے۔ میرے سے خصوصیت کا معاملہ روا نہ رکھنا۔ چنانچہ معاملہ عدالت میں پیش ہوا بادشاہ کے حق میں فیصلہ ہوا تو نور الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ نے وہ حق اپنے خصم کو بخش دیا اور کہا: میں نے پہلے ہی اپنا حق معاف کرنے کا ارادہ کیا ہوا تھا۔ مگر مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں میرے اندر تکبر و غرور نہ آئے کہ قاضی کے سامنے پیش ہونے سے میرا نفس تأمل سے کام نہ لے نفس کو درست کرنے کے لیے حاضر ہوا۔

سلطان نور الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دار العدل قائم کیا ہوا تھا۔ جس میں وہ اور قاضی دونوں رونق افروز ہوتے۔ مظلوم کے ساتھ انصاف کا معاملہ کیا جاتا۔ اگرچہ وہ

Marfat.com

یہودی کیوں نہ ہو اور ظالم کو قرار واقعی سزا دی جاتی، اگرچہ وہ سلطان کا بیٹا یا اس کی فوج کا بڑا سربراہ یا حکومتی کارندہ کیوں نہ ہوتا۔

کسی شاعر نے ان کے بارے میں بڑے اچھے اشعار کہے ہیں جو نذرِ قارئین ہیں:

ایام عمرك لم تزل مقسومة ❁ لـلّٰـه بين تـعـبـد وجـهـاد

متهـجـدً العبـادة ،اوتـالـيًـا ❁ من اية اوناظرًا فى مصحف

آثار عزمك فى الاسلام واضحة ❁ وسـره لك بـاد غير مكتتم

بما من العدل والاحسان تنشره ❁ تخاف ربك خوف المذنب الاثم

''تیری عمر کے دن جہاد اور عبادت الٰہی کے لیے مسلسل تقسیم ہیں۔ آپ قیام للیل کی حالت یا قرآن کریم کی تلاوت میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں۔ آپ کے عزم وارادے اسلام کی ترقی کے لیے اظہر من الشمس ہیں اور آپ کی پوشیدہ زندگی بھی کسی سے پوشیدہ نہیں کیوں کہ آپ کا عدل و احسان آپ کے کمال باطن کو واشگاف کرتا ہے اس کے باوجود بھی آپ اپنے رب سے گناہ گار کی طرح ڈرتے ہیں۔''

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری

دنیائے شجاعت کی تاریخ پر بہادری و جوانمردی وشجاعت و بسالت کے ان مٹ نقوش چھوڑنے، سیف الاسلام کے اعلیٰ لقب سے ملقب ہونے، اسلامی فتوحات سے مسلمانوں کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی عظیم شخصیت کا نام نامی بھی رات کی عبادت سے لطف اندوز ہونے والے اہل اللہ کی صف میں موجود ہے۔ جن کو دنیا سلطان یوسف صلاح الدین بن ایوب بن شادی ابوالمظفر ملک ناصر کے نام سے جانتی ہے۔

وہ نسلاً کرد قبیلے سے ہیں ان کے آباء واجداد آذربائیجان سے ترک وطن کر کے

Marfat.com

عراق کے مشہور شہر تکریت میں آباد ہوئے تھے۔اسی تکریت میں صلاح الدین کی ولادت ۵۳۲ھ میں ہوئی اور ۵۸۹ھ میں مصر میں وفات پا گئے۔اس عظیم مجاہد نے ساری زندگی گھوڑوں اور نیزوں کے سنسناہٹ، تلواروں کی چمک اور صلیبیوں کے خلاف جہاد میں گزار دی۔اللہ تعالیٰ نے فتح ونصرت سے نوازا، اسلام کے جھنڈے کو بلند و بالا کیا بیت المقدس کے صخرہ کو دشمنوں کے خون اور مسلمانوں کے اشکوں سے دھوڈالا۔

اس عظیم اسلامی نے سپوت صرف نیزوں، گھوڑوں کی بستیوں اور تلواروں کے ساتھ زندگی نہیں گزاری، بلکہ رات کے وقت اپنے اللہ کو عبادت تہجد اور تلاوت و ذکر اذکار سے راضی کرنے کی بھی کوشش کی۔مؤرخین کا کہنا ہے کہ وہ جماعت کی نماز اور تہجد کے پابند تھے۔

ان کے ساتھ زندگی گزارنے والے بعض قضاۃ کا کہنا ہے کہ صلاح الدین مرحوم جماعت کے ساتھ نماز کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔اور تہجد کے بھی عادی تھے۔حتی کہ کسی وجہ سے رات کے وقت نہ پڑھ سکتے تو دن کے وقت پڑھتے۔آپ انتہائی خاشع القلب تھے۔سخت بیماری کے باوجود اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ کرتے۔رات کے معمولات میں کمی نہ آنے دیتے۔دل کا اتنے نرم تھے کہ قرآن کریم کی آیات سننے سے آنکھیں اشکبار ہو جاتیں۔اور حدیث مبارک سننے کے بھی بڑے شوقین تھے۔چنانچہ اپنی اس آرزو اور شوق کی تکمیل کے لیے وقت کے بڑے محدثین سے سماع حدیث کیا۔چنانچہ مشہور محدث ابوالفتح الصابونی اور ابوالطاہر رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔پابندی سے ان کی مجالس میں حاضری دیتے۔اور خلوت میں پڑھنے کا معمول تھا۔جب کوئی عبرت والی حدیث نظر سے گزر جاتی تو آنکھیں پرنم ہو جاتیں۔فقہ کی مشہور کتاب ''التنبیہ'' اور ادب کا معروف دیوان، ''دیوان حماسہ'' زبانی یاد تھا اور انساب عرب کے ماہر تھے۔

ماہر فنون حرب اور کامل شجاع ہونے کے باوجود کبھی افرادی یا اسلحے کی قوت پر بھروسہ نہیں کیا۔بلکہ جب بھی کفار کی طرف سے یلغار ہوتی تو فوراً دربار الٰہی کی طرف

Marfat.com

متوجہ ہو جاتے۔ اپنے رب سے التجا کرتے، ساری رات رکوع و سجود میں رہ کر اللہ تعالیٰ سے فتح و نصرت کی دعا مانگتے رہتے۔

مورخین نے لکھا ہے کہ جب عیسائیوں نے بیت المقدس کے قریب ایک مقام پر لشکر جرار لے کر حملہ کیا اور مسلمانوں کے اندر خوف و گھبراہٹ کی وجہ سے سراسیمگی پھیل گئی، حتی کہ بعض دوستوں نے یہاں تک مشورہ دیا کہ وہ اپنی فوج کو لے کر القدس سے باہر ہی رہیں۔ اس لیے کہ عیسائیوں کا ہدف سلطان صلاح الدین کو قتل کرنا تھا، لیکن سلطان صلاح ایوبی رحمۃ اللہ علیہ، القدس کے اندر ہی رہنے پر مصر ہوئے۔ اور ساری رات عبادت میں مصروف رہے اور سجدے میں اللہ تعالیٰ سے یہ التجاء کرتے رہے کہ اے اللہ! تیرے دین کی مدد کے لیے زمینی تمام اسباب منقطع ہو گئے ہیں، صرف آپ سے درخواست و دعا اور آپ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہنا، آپ پر بھروسہ و اعتماد ہی رہ گیا ہے، آپ ہی میرے لیے کافی اور بہترین کارساز ہیں۔ قاضی بہاء الدین ابن شداد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس دن ان کو دیکھا کہ وہ سجدہ ریز ہیں اور آنکھوں سے اشکوں کا سیل رواں چہرے سے ہوتے ہوئے مصلیٰ پر رواں دواں تھا۔ مگر وہ گزرنے نہ پایا تھا کہ دشمن کی فوج میں کھلبلی مچ گئی، آپس میں اختلاف ہوا اور پانی کی بندش کی وجہ سے مزید ٹھہرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ کیوں کہ سلطان صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ نے پانی کی سپلائی کو ان پر بند کر دیا تھا۔ صبح ہوتے ہی خوشخبری آئی کہ دشمن القدس کو چھوڑ کر رملہ کی طرف جانے پر مجبور ہو گیا ہے۔ یہ میں نے دیکھا کہ انہوں نے دشمن کے مقابلے میں نہیں بلکہ مادی اسلحہ سے روحانی اسلحے سے کام لیا۔

آپ کی بہادری و شجاعت

اللہ تعالیٰ کے حقوق کی پاسداری، قیام اللیل، ذکر و اذکار اور عبادت و طاعات روح انسانی کے اندر قربانی کا جذبہ پیدا کر دیتے ہیں۔ دل کو مضبوط اور ہمت و حوصلے کو چار چاند لگانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہی صفات حضرت سلطان صلاح الدین کے اندر بطور اتم موجود تھیں۔ ان کے ساتھ رہنے والے لوگ بتاتے ہیں وہ بہت بڑے بہادر، قوی نفس، مضبوط اعصاب کے مالک تھے، دشمن کی کثرت سے کبھی مرعوب نہیں ہوئے۔

Marfat.com

ان کے بعض ہم نشین کہتے ہیں: ہم نے ان کو اس وقت بھی دیکھا جس وقت فرانس والے اور دوسرے یورپی ممالک کے عیسائی تقریباً چھ لاکھ کی فوج لے کر ساحل شام کی طرف حملے کے لیے آ گئے اور مزید ان کے ساتھ وہ اسلحہ تھا جو اہل عرب کے پاس ہونا تو دور کی بات وہ ان کے ناموں سے بھی واقف نہیں تھے۔ اس سب کچھ کے باوجود سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ گھبرانے کے بجائے مزید پراعتماد ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد پر بھرپور یقین کرنے لگے جب کسی علاقے پر دشمن فوج آ جاتی تو سلطان رات کو اکیلے اس فوج کا اندازہ لگانے کے لیے اس کے اردگرد چکر لگا کر دیکھ لیتے اور اس کی تعداد کا اندازہ لگاتے۔

قاضی بن شداد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دن سلطان صلاح االدین نے ان سے کہا: میں اپنے دل کی بات تمہارے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں؟ وہ یہ کہ جب اللہ تعالیٰ اس بقیہ ساحل پر بھی مجھے فتح و کامرانی عطا فرمائیں گے تو تمام ساحلی شہروں کو تقسیم کروں گا اور پھر دریا کے دوسرے حصے میں چلا جاؤں گا اور جہاد کرتا چلا جاؤں گا حتی کہ روئے زمین پر کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا باقی نہ رہے۔ تو قاضی ابن شداد نے کہا: اس سے معلوم ہوتا ہے روئے زمین پر سلطان سے بڑھ کر کوئی بہادر و شجاع آدمی نہیں ہے۔ اور نہ دین الٰہی کی نصرت کرنے والا کوئی مضبوط شخص ان سے بڑھ کر ہے۔

سلطان ایوبی نے کہا: وہ کیسے؟

قاضی نے کہا: بہادری کی دلیل یہ ہے۔ کہ دریا کی ہولناکی اور خوفناکی سے سلطان خوف زدہ نہیں ہے۔ اور دین الٰہی کی نصرت تو یہ کی دلیل یہ ہے کہ وہ کفار کو اسلامی قلم رو سے نکالنے پر ہی اکتفاء نہیں کرتا بلکہ پوری زمین کو ان سے پاک کرنے کا عزم مصمم کر چکا ہے، یہ ان کی اچھی اور اخلاص نیت کی واضح دلیل ہے۔ سلطان نے پوچھا: بہترین موت کیا ہے؟

قاضی نے کہا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت! تو سلطان نے کہا: میرا مقصود بھی یہی ہے کہ مجھے شہادت کی موت نصیب ہو جائے۔

Marfat.com

ان کی سخاوت

اس بہادر جرنیل کی سخاوت بھی زبان زد عام ہے کہ وہ زبردست سخی، بہت عطا کرنے والے تھے۔ ان کے ہاں فراخی و تنگی دونوں حالتیں برابر تھیں تنگی کی حالت میں بھی اتنا عطا کر دیتے جو کشادگی کے وقت صرف کرتے، حتی کہ ان کی کثرت احسان کی وجہ سے لوگوں نے ان کے بارے میں یہ مشہور کر دیا سلطان صلاح الدین کی نظر میں مٹی اور مال ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں۔ طالب کو اس کے طلب سے بڑھ کر عطا کرتے۔ ان کے بارے میں ایک عجیب واقعہ لکھا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ''عکا'' نامی علاقہ فتح کرا دیا۔ تو دوسرے مال و متاع کے علاوہ صرف گھوڑے جو غنیمت میں ملے ان کی تعداد دس ہزار تھی۔ باقی ساز و سامان تو کسی شمار سے بھی باہر تھے، اس مالی فراوانی کے باوجود اس عظیم انسان نے اپنی ذات کے لیے کوئی جائیداد، کوئی مال و متاع جمع نہیں کیا۔ حتی کہ جب ان کا انتقال ہوا تو کفن دفن کے اخراجات کے لیے ایک دینار تک گھر میں موجود نہیں تھا۔ کفن کے لیے قاضی نے ایک دینار قرض لیا۔ سبحان اللہ! اللہ اکبر! کہ اسلام نے اپنے متبعین کے اندر کس قدر عظیم صفات ودیعت رکھی ہیں، ایسا عظیم الشان بادشاہ جس کی دہشت سے یورپ کے بادشاہوں کے ایوان ہل رہے تھے اور مال غنیمت اتنے حاصل ہوئے کہ ان کو جمع کرنا پورے لشکر کے لیے مشکل ہو گیا، لیکن ان کی کیفیت یہ ہے کہ ان کے گھر والوں سے ان کو کفنانے کے لیے کپڑے نہیں دیئے جا رہے۔

ان کی رحم دلی

ان کی رقت قلبی و رحم دلی بھی مشہور تھی، ہوتا یہ تھا کہ بعض چور دشمن کے خیموں میں گھس جاتے۔ مال و متاع اٹھاتے، اگر مال نہ ملتے تو ان کے بچوں کو اغواء کر کے فروخت کرتے۔ اس طرح ایک دن ایک چور دشمن کے گھر میں گھس کر ایک تین ماہ کا بچہ اٹھا لے گیا۔ بچے کی والدہ اُس کے لیے ساری رات تڑپتی رہی، صبح ہوئی تو لوگوں نے کہا: صلاح الدین ایوبی رحم دل آدمی ہے! ان کے پاس جا کر فریاد کرو تو وہ تیری فریاد پر غور کر کے تیرا

Marfat.com

بچہ واپس دلا دے گا۔ چنانچہ وہ عورت سلطان کے دربار میں چیختی چلاتی حاضر ہوئی۔ سلطان نے پوچھا: یہ عورت کیا چاہتی ہے؟ تو اس نے اپنے بچے کا قصہ بیان کیا۔ تو سلطان سنتے ہی آبدیدہ ہو گئے۔ اور حکم دیا یہ بچہ جس کے پاس ہے وہ لائے۔ چنانچہ ایک شخص نے، جس نے اس کو چوروں سے خریدا تھا، حاضر کیا، سلطان نے اپنی طرف سے اس کی قیمت ادا کر کے بچہ عورت کے حوالے کر دیا اور اس کو ایک گھوڑے پر سوار کر کے فوجیوں کی حفاظت میں واپس کر دیا، جو اس کو اس کے علاقے تک پہنچا آئے۔

یہ تھے اس عظیم مجاہد اسلام کے اخلاق کریمانہ جس کا دشمن بھی اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکے، کسی شاعر نے ان کے بارے میں کیا خوب کہا:

وملیحة شهدت لها ضراتها

والفضل ماشهدت بها لاعداء

"وہ ایسی خوبرو ہے کہ اس کی سوکنیں بھی اس کی گواہی دیتی ہیں فضیلت تو وہ ہے کہ جس کی گواہی دشمن بھی دیں۔"

۞۞۞

Marfat.com

محدث عبدالغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری

راتوں کو یاد الٰہی میں صرف کرنے والے ان عظیم اللہ والوں میں امام الحدیث، حافظ الحدیث عبدالغنی بن عبدالواحد بن سرور المقدسی الدمشقی الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ کا نام گرامی بھی ہے کہ جو اپنی ساری زندگی علم، دعوت و تبلیغ زہد و صلاح میں گزار کر ۶۰۰ھ میں دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ اور ورثہ کے طور پر عظیم تصنیف ''عمدۃ الاحکام'' ''الاکمال فی معرفۃ الرجال'' جیسی عظیم الشان کتب چھوڑیں۔

ان کے احوال بیان کرنے والا ہر مؤرخ لکھتا ہے کہ شیخ انتہائی رقیق القلب اور آنسو بہانے والے تھے۔ اور ہمیشہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کو انجام دیتے رہے۔ سبط ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیخ عبدالغنی انتہائی متقی، زاہد اور پرہیز گار تھے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی طرح روزانہ تین سو رکعات پڑھنے کا معمول تھا۔ سال کے اکثر ایام میں روزے رکھتے۔ اس کے ساتھ ساتھ جود و سخا میں بھی اپنی مثال آپ تھے اپنے پاس کچھ بھی نہیں رکھتے تھے۔ کثرت گریہ و مطالعہ کی وجہ سے ان کی بصارت کمزور ہو گئی تھی علم الحدیث میں یکتائے روزگار تھے۔

وقت کی قدر

شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنے اوقات کا زبردست خیال کرتے، ایک لمحے کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتے۔ ان کے سوانح نگاروں نے لکھا ہے: کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ فجر کی نماز پڑھ کر قرآن کریم کی تلاوت فرماتے اور حدیث نبوی پڑھا کرتے۔ پھر تازہ وضو کر کے نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ ظہر کی نماز تک تین سو رکعات پڑھتے۔ ظہر کی نماز سے قبل تھوڑی دیر کے لیے قیلولہ کرتے۔ ظہر کی نماز پڑھ کر وعظ یا تصنیف و تالیف میں مصروف ہو جاتے،

Marfat.com

مغرب تک یہی مصروفیت رہتی۔ روزے کی صورت میں افطار ورنہ عشاء تک نمازوں میں مشغول ہو جاتے۔ عشاء پڑھ کر سو جاتے۔ پھر رات کو تہجد کے لیے بیدار ہو جاتے۔ اور طلوع فجر کے قریب تک نمازوں میں مصروف رہتے۔ بعض دفعہ ایک ہی رات میں سات سات مرتبہ وضو فرماتے۔ اور فرمایا کرتے تھے جب تک میرے اعضاء گیلے نہیں ہوتے نماز میں مزہ نہیں آتا۔ پھر تھوڑی دیر کے لیے آرام فرماتے۔ فجر کی اذان ہوتے ہی بیدار ہو جاتے۔ یہ ان کی زندگی کا معمول تھا۔

ان کی کرامت

ان کی کرامت سے بعض کافر ان کی تلاوت سن کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

ان کے متعلق ایک تاجر لکھتا ہے: ایک مرتبہ اصفہان میں شیخ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ میرے گھر مہمان ہوئے۔ میں نے دیکھا رات تھوڑی دیر کے لیے سو گئے، پھر اٹھ کر ساری رات عبادت، تلاوت اور گریہ میں گزار دی۔

خود حضرت شیخ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ اصفہان میں ایک شخص نے میری دعوت کی۔ عشاء کے کھانے کے بعد یہ نماز کے لیے کھڑے کھانے میں ایک شخص شریک تھا، وہ ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے، میں نے میزبان سے پوچھا: یہ شخص نماز میں کیوں شریک نہیں ہوئے؟ انہوں نے بتایا کہ مسلمان نہیں ہیں! سورج پرست ہیں۔ میں نے کہا: آپ نے بڑی اچھی دعوت کی کہ ایک کافر کے ساتھ کھانا کھلایا۔ اس نے کہا اس کا ہم پر احسان ہے یہ شخص کاتب ہے بہر حال میں نماز کے لیے کھڑا ہوا اور وہ میری تلاوت سن رہا تھا۔ کچھ دن بعد مسلمان ہوا۔ پھر میرے پاس آیا۔ اور کہا: جس رات تم قرآن کی تلاوت کر رہے تھے، اسی وقت میرے دل میں اسلام داخل ہو چکا تھا۔ مگر اعلان اب کر رہا ہوں: اللہ اکبر!

یہ کیسے لوگ تھے، کتنے اخلاص اور للّٰہیت والے تھے ان کی صرف تلاوت سن کر لوگ مشرف اسلام ہوا کرتے تھے۔

Marfat.com

ان کی شجاعت

یہ عظیم صفات کے حامل شخص دینی معاملے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے، کوئی منکر کو دیکھتے تو اپنے ہاتھ زبان سے فوراً منع فرماتے۔ اس معاملے میں حکمرانوں کے ساتھ ان کی نوک جھونک رہتی۔

ایک مرتبہ کسی حاسد نے بادشاہ اخی الناصر صلاح الدین کے پاس ان کی شکایت لگادی۔ اور بادشاہ کو ان کے خلاف خوب ورغلایا۔ حتی کہ بادشاہ نے ان کو اپنے دربار میں حاضری کا حکم دیا۔ لوگوں نے کہا: اب بادشاہ ان کے ساتھ سختی کا معاملہ کرے گا۔ مگر جب شیخ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوئے تو بادشاہ نے کھڑے ہوکر ان کا استقبال کیا۔ اور ان سے دعاء کی درخواست کی۔ اور ان سے کہا: آپ میں کوئی برائی نہیں ہے۔ دینی نہ دنیاوی۔ اہل خیر کے ہر زمانے میں حاسد ہوا کرتے ہیں۔

دوسرے دن وہ امراء، جو شیخ کی حاضری کے وقت موجود تھے، شیخ سے کہنے لگے اے حافظ حدیث! ہم آپ کی کرامت کے قائل ہوگئے۔ شیخ نے پوچھا: وہ کس طرح؟ تو کہنے لگے: آپ کے بادشاہ کے ہاں سے چلے جانے کے بعد بادشاہ نے کہا: آج اس شخص کا خوف جس طرح مجھ پر طاری ہوا۔ میں آج تک کسی سے اس طرح خوف زدہ نہیں ہوا۔ تو ہم نے کہا: اے بادشاہ سلامت! یہ شخص عالم ہے۔ تو بادشاہ نے کہا: میں نے آج تک پوری مملکت میں ان جیسا شخص نہیں دیکھا۔

جب یہ اندر داخل ہوا تو مجھ پر ایسا رعب وخوف طاری ہوا کہ گویا یہ شیر یا کوئی درندہ کی طرح دکھائی دیے۔

حضرت المقدسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اپنی کرامت قرار نہیں دیا۔ اپنے شاگردوں سے فرمایا: یہ تمہاری دعاؤں اور دوستوں کی دعاؤں کی برکت ہے۔

ان کا جود وسخا

حضرت شیخ سخاوت کے بھی اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ اپنے پاس کوئی مال جمع نہیں

Marfat.com

رکھتے تھے۔حتی کہ ایک درہم بھی اپنے پاس جمع نہیں ہونے دیتے تھے۔وہ رات کو چپکے سے فقراء میں آٹا تقسیم کرتے۔ان کے پاس کپڑے آتے۔ان کو تقسیم فرماتے۔خود پرانے کپڑے زیب تن فرماتے۔ان کے پاس سونے چاندی کے بہت سارے عطایا آیا کرتے سب کو خرچ کرڈالتے اور اپنے بچوں سے فرماتے: ان کو راہ الٰہی میں خرچ کرڈالو۔

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾

اُن کے بعض بچے کہا کرتے تھے: ہمارے والد دوسروں کو عطا کرتے ہیں مگر ہمارے لیے کچھ نہیں بچاتے۔

ابن مفلح ''طبقات'' میں لکھتا ہے: شیخ رحمۃ اللہ علیہ شدید بیمار ہوئے۔بیماری بڑھتی رہی، حتیٰ کے وفات کا دن آیا، اپنے پاس لوگوں سے فرمایا: میرے سراہنے پر سورہ یٰسین پڑھ لو، اور نماز پڑھ کر قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے، کسی نے کہا: کسی کی خواہش ہے؟ تو فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ کی رحمت کی، جنت کی، پھر دعا فرماتے۔ان کے پاس لوگ آمین کہتے رہے، کسی نے کہا: ذرا دوا استعمال کیجئے۔فرمایا: اب مرنے کا وقت ہے اور اب اللہ کا دیدار چاہیے، یہ کہہ کر روح پرواز کرگئی۔

❁❁❁

امام ابومحمد روابطی رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ اندلس کے بڑے علماء میں سے تھے، آپ دنیا سے بے رغبت، نیکی کی طرف مائل اور راتوں کو طویل قیام فرمانے والے تھے، آپ کی وفات ۶۲۷ھ میں ہوئی۔

آپ کی شب بیداری

آپ کی ان کرامات میں سے جن سے اللہ تعالیٰ اپنے تہجد گزار بندوں کو نوازتے ہیں ایک کرامت حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ اندلس کی کسی جنگ میں امام روابطی رحمۃ اللہ علیہ کو کفار نے قید کرلیا۔قید خانے کا پہریدار رات کو دیکھا کرتا کہ آپؒ کے پاؤں کی بیڑیاں کھلی ہوتیں اور آپؒ نماز تہجد ادا کررہے ہوتے، جب صبح ہوتی تو وہ

Marfat.com

بیڑیاں آپؒ کے پاؤں میں ہوتیں۔

علامہ ذھبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ امام ابومحمد رروابطی رحمۃ اللہ علیہ اندلس کے بڑے زہاد میں سے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اندلس کی سرحدوں پر پہرادیا کرتے تھے اور وہیں قریبی مساجد میں نماز ادا فرماتے تھے۔آپؒ کی بہت سی کرامات ہیں۔ ایک مرتبہ آپؒ کو طرطوشہ میں قید کر کے بیڑیاں ڈال دی گئیں۔رات کو ایک نصرانی نے دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور بیڑیاں آپؒ کے پاس پڑی ہیں، جب صبح ہوئی تو بیڑیاں آپؒ کے پاؤں میں تھیں۔نصرانی کو بہت تعجب ہوا، جب اگلی رات بھی یہی معاملہ پیش آیا تو اس نے اپنے امراء سے اس کا ذکر کیا۔انہوں نے امام روابطی رحمۃ اللہ علیہ کو طلب کیا، امام روابطی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو کچھ گفتگو کے بعد حکام کہنے لگے کہ ہمیں زیبا نہیں کہ ہم آپؒ کو قید میں رکھیں، جائیے! آپؒ آزاد ہیں!

طرطوشہ (شہر) میں ایک نہر تھی، جس میں اتنا پانی تھا کہ اس میں کشتیاں چلا کرتی تھیں، امام روابطی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک قیدی ملا اور کہنے لگا کہ اللہ کے لیے مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیے! امام روابطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نہر پار کی اور پانی صرف آپ کی آدھی پنڈلی تک پہنچا۔اس سے نصرانیوں کو بہت تعجب ہوا اور یہ قصہ عام ہو گیا۔

۞۞۞

علامہ ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ کے انہی برگزیدہ اور شب زندہ دار بندوں میں سے مصنفین کے سرتاج مفسرین میں یگانہ، علوم عقلیہ ونقلیہ میں بہترین تصانیف وتالیفات کے جامع، علامہ امام محمد بن ابوبکر بن ایوب الزرعی الدمشقی المعروف با بن قیم الجوزی بھی تھے، جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید تھے، آپ کی وفات ۷۵۱ھ میں ہوئی۔

آپ کی شب بیداری

اپنے وقت کے دو بڑے امام علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ وابن رجب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ آپؒ ہمیشہ عبادت وتلاوت میں محو رہنے والے اور تہجد گزار تھے، لوگ آپؒ کی کثرت عبادت اور لمبی نمازوں پر تعجب کرتے اور حیران ہوتے تھے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''کہ آپ رات دن نماز وتلاوت میں مشغول رہتے لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آتے اور محبت کا برتاؤ فرماتے، آپؒ کسی سے حسد کرتے اور نہ کسی سے کینہ رکھتے، میں اپنے زمانے کے کسی عالم کو نہیں جانتا جو ان سے زیادہ عبادت گزار ہو۔''

آپ لمبی نمازیں بھی پڑھا کرتے تھے رکوع اور سجدے بہت طویل کیا کرتے تھے۔ آپ صبح کی نماز کے بعد دن چڑھے تک اپنی جگہ بیٹھے ذکر اللہ فرماتے رہتے اور ارشاد فرماتے کہ یہ میرا ناشتہ ہے! اگر میں ایسا نہ کروں تو میرا رزق ضائع ہو جاتا ہے۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ دین کی امامت صبر اور یقین کے ساتھ حاصل کی جاسکتی ہے۔ علامہ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اہل عبادت وتہجد میں سے تھے۔ آپ بہت زیادہ لمبی نمازیں پڑھا کرتے تھے، ذکر اللہ سے خاص شغف رکھتے تھے، اللہ تعالیٰ کی محبت سے سرشار رہتے اور اسی کی طرف متوجہ رہتے، اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور اپنی احتیاجی وانکساری ظاہر کرتے رہتے اور ہمہ وقت اسی کی عبادت میں محو رہتے۔ میں نے آپ جیسا عبادت گزار اور آپ سے زیادہ وسیع علم والا کوئی نہیں دیکھا نہ کوئی آپ سے زیادہ قرآن وحدیث اور سنت وایمان کی معرفت رکھتا تھا۔

آپ کو امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ قید میں ڈال دیا گیا تھا، آپ کو آپ کے شیخ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آزاد کیا گیا۔

آپ دوران قید قرآن پاک کی تلاوت اسکی آیات میں تدبر وتفکر اور نماز تہجد میں مشغول رہتے۔ اسی لیے آپؒ کو جناب باری سے خیر کثیر، دین کا عمدہ ذوق اور صحیح وجدان نصیب کیا گیا۔ آپؒ ایک مدت تک مکہ مکرمہ میں مقیم رہے۔ اہل مکہ آج بھی آپؒ کی کثرت عبادت اور کثرت طواف کا ذکر بطور تعجب کرتے ہیں۔

Marfat.com

شب بیدار خواتین

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کی شب بیداری

آپؓ عبادت گزار اور راتوں کو طویل قیام فرمانے والی تھیں، آپؓ علم اور عبادت میں مشہور ہوئیں، آپؓ کی وفات ۸۱ھ میں ہوئی۔

حضرت یونس بن میسرۃ رحمۃ اللہ علیہ حکایت کرتے ہیں کہ ہم ام درداء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپؓ کے پاس چند عبادت گزار خواتین آئیں اور تمام رات عبادت ونوافل میں مشغول رہیں، یہاں تک کہ طویل قیام کی وجہ سے ان کے پیروں پر ورم آگیا۔

۞۞۞

حضرت حفصہ بنت سیرین رحمۃ اللہ علیہا

ام الھزیل حفصہ بنت سیرین الانصاریہ البصریہ، صالحہ، عابدہ، محدثہ، فقیہہ اور تہجد گزار تھیں۔ آپؒ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ جیسے بلند پایہ تابعی کی ہمشیرہ محترمہ تھیں۔

حضرت ایاس بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ رحمۃ اللہ علیہا سے زیادہ صاحب فضیلت کسی کو نہیں پایا۔ آپؒ نے دس سال کی عمر میں مکمل قرآن پاک حفظ کرلیا تھا۔ آپؒ ایک شب نصف قرآن پاک تلاوت فرمایا کرتیں، پھر رات کا بقیہ حصہ نماز تہجد اور آہ وزاری میں بسر کرتیں، آپؒ کی وفات ۱۰۱ھ میں ہوئی۔

Marfat.com

آپ کی شب بیداری اور کرامت

حضرت ہشام بن حسان رحمۃ اللہ علیہ ان کی کرامت بیان فرماتے ہیں کہ آپ نماز تہجد شروع کرنے سے پہلے ایک چراغ روشن کرتیں، پھر نماز تہجد شروع فرماتیں۔

بسا اوقات چراغ بجھ جاتا مگر آپؒ کا گھر اسی طرح روشن رہتا اور آپؒ تمام رات نماز میں مشغول رہتیں۔

۞۞۞

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کی شب بیداری

حضرت ام عمرو رابعہ بنت اسماعیل عدویہ بصریہ نیک عبادت گزار شب زندہ دار تہجد گزار خاتون تھیں۔

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کی خادمہ عبدہ بنت ابی شوال بیان کرتی ہیں کہ حضرت رابعہ تمام رات نماز میں مشغول رہتیں۔ جب صبح صادق ہوتی تو صبح روشن ہونے تک سو رہتیں۔ پھر میں انہیں یوں کہتے ہوئے سنتی: اے میرے نفس! تو کتنا زیادہ سوتا ہے اور کم بیدار رہتا ہے۔ عنقریب تو ایسی نیند سوئے گا کہ پھر قیامت ہی کو اٹھے گا۔

۞۞۞

حضرت سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا

انہی نیک شب زندہ دار تہجد گزار خواتین میں سے ایک خاندان نبوت کی چشم وچراغ، حضرت سیدہ نفیسہ بنت الحسن بن زید حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہا ہیں۔

آپؒ کے والد گرامی حسن بن زید بن حسن رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ ثقہ اور عبادت گزار ہیں۔ منصور نے آپ کو پانچ سال تک مدینہ منورہ کا حکمران بنائے رکھا، پھر آپ سے ناراض ہو کر آپ کو جیل میں ڈال دیا، حتی کہ مہدی نے آپ کو نکالا۔

آپ کے شوہر حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے، حضرت اسحاق ہیں۔

Marfat.com

آپ کی شب بیداری

سیدہ کے حالات زندگی بیان کرنے والے علماء فرماتے ہیں کہ آپ نیک، پارسا، تہجد گزار اور شب زندہ دار خاتون تھیں اور آپ کی عبادت میں اضافے کی گنجائش نہ تھی۔

آپ بہت زیادہ آہ وبکاء کرنے والی لمبے قیام اور لمبی لمبی نمازیں پڑھنے والی تھیں۔ایک مرتبہ آپ سے کہا گیا کہ آپ اپنی جان پر ترس کیوں نہیں کھاتیں؟ تو فرمانے لگیں کہ میں اپنی جان پر کیسے ترس کھاؤں؟ حالانکہ میرے سامنے ایک ایسی گھاٹی ہے، جسے کامیاب لوگ ہی عبور کرسکیں گے۔آپ قرآن کی حافظہ اور مفسرہ تھیں۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی ملاقات کے لیے حاضر ہوتے اور دعاء کی درخواست کرتے تھے۔اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے اپنے گھر میں اپنی قبر کھودرکھی تھی، جس میں قرآن کریم کی تلاوت کرتی تھیں، حتیٰ کہ آپ نے اس جگہ قرآن کریم کو ایک سونوے دفعہ ختم فرمایا۔اور جب آپ کے وصال کا وقت آیا تو آپ نے قرآن کریم کی آیت کریمہ:

﴿قُلْ لِّمَنْ مَّافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلْ لِّلّٰهِ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾

پڑھتے ہوئے اپنی جان، جان آفریں کے حوالے کر دی۔اللہ تعالیٰ اپنے قول ''الرحمة'' کے ساتھ آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔

آپ کی کرامات

منجملہ آپ کی صحیح کرامات کے، جن کا اہل علم نے ذکر کیا ہے ایک یہ ہے کہ آپ جب مصر تشریف لائیں، تو منصوریہ میں قیام پذیر ہوئیں آپ کے پڑوس میں ذمیوں کے گھر تھے جن کی ایک اپاہج لڑکی تھی، جو کبھی بھی اپنے قدموں سے نہیں چلی تھی، ایک دن اس کے تمام گھر والے کسی ضروری کام سے چلے گئے اور اس کو حضرت نفیسہ علیہا رحمۃ اللہ کے پاس چھوڑ گئے، حضرت سیدہ نے وضو فرمایا اور بچے ہوئے پانی کو اس پر انڈیل کر اللہ کا نام لیا تو فوراً وہ بچی اپنے قدموں پر اس طرح دوڑنے لگی گویا کہ اسے کوئی بیماری تھی ہی

Marfat.com

نہیں۔ جب اس کے گھر والے آئے، اور اس کے چلنے کا مشاہدہ کیا تو حضرت سیدہ کے پاس آئے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ یہ حضرت سیدہ کی دعاء کی برکت اور نیکی کا ثمرہ ہے، چنانچہ وہ تمام حضرت سیدہ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوگئے۔ مصر میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ حضرت سیدہ کی دعاء کی برکت سے ایسا ہوا۔

اُن کا وصال

یہ نیک خاتون رمضان ۲۰۸ھ میں دار فناء سے دار بقاء کی طرف رحلت فرما گئیں اور اپنے گھر میں ہی مدفون ہوئیں۔ آپ کے شوہر نے آپ کو مدینہ منورہ لے جانے کا ارادہ کیا لیکن مصر والوں نے التماس کی کہ آپ کو وہیں دفن کریں، کیونکہ ان کے دل میں آپ کی بہت قدر و منزلت ہے، کیونکہ وہ آپ کی نیکی، عبادت گزاری اور برکت کا مشاہدہ کر چکے تھے۔

حضرت معاذۃ العدویۃ رحمۃ اللہ علیہا

اللہ تعالیٰ کی انہی نیک اور تہجد گزار خواتین میں سے بلند درجہ کی تابعیہ، محدثہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تلمیذہ، امام صلۃ بن اشیم کی زوجۂ محترمہ، ام الصہباء معاذۃ بنت عبداللہ العدویۃ بھی تھیں۔ آپ کو فقہ پر بھی کامل دسترس حاصل تھی۔

آپ نے حضرت عائشہ، حضرت علی، حضرت ابن عباس اور دیگر اجل صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی اور تابعین کی ایک جماعت سے بھی حدیث بیان کی۔ آپ ثقہ رواۃ میں سے تھیں۔ آپؒ کی وفات ۳۸ھ میں ہوئی۔

اُن کی شب بیداری

آپ تہجد گزاری اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں لگی رہتیں۔

حضرت ابن فضیل فرماتے ہیں کہ جب دن کی روشنی نمودار ہوتی تو آپ فرماتیں

Marfat.com

کہ آج ہی کا دن میری زندگی کا آخری دن ہے۔ لہذا دن ڈھلے تک نہ سوتیں اور جب رات کی تاریکی چھا جاتی تو آپ فرماتیں کہ یہی رات میری زندگی کی آخری رات ہے اور تمام شب جاگتی رہتیں۔ سردیوں میں بھی باریک کپڑے زیب تن فرماتیں تا کہ ٹھنڈ کی وجہ سے نیند نہ آئے، ہمیشہ تہجد و عبادت میں محو رہتیں۔

آپ کے ساتھ شب بیداری میں شریک ایک عبادت گزار خاتون بیان فرماتی ہیں کہ ام الصہباء اپنی رات کو عبادت سے جلا بخشتی تھیں، جب آپ پر نیند کا غلبہ ہوتا تو گھر میں گھومنے لگ جاتیں، اپنے نفس سے خطاب کرتے ہوئے فرماتیں: ''اے نفس! سونا تو آگے ہے۔ اگر مر گیا تو قبر میں حسرت یا سرور کے ساتھ تیرا سونا بہت طویل ہو جائے گا۔'' یہ فرماتیں اور صبح تک نماز میں مشغول رہتیں۔

حضرت آسیہ بنت عمرو فرماتی ہیں کہ حضرت ام الصہباء دن رات میں چھ سو رکعتیں نماز ادا کرتی تھیں اور رات کے ایک حصہ میں قرآن کریم کی تلاوت فرماتیں تھیں۔ آپ فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے اس آنکھ پر تعجب ہوتا ہے، جو جانتی ہے کہ اُسے قبر کے اندھیرے میں بہت لمبا سونا ہے، پھر دنیا میں بھی سوتی ہے۔

آپ اپنی ہم نشیں خواتین سے فرمایا کرتی تھیں کہ اللہ کی قسم مجھے لمبی زندگی کی خواہش اس لیے نہیں کہ میں دنیا کی عیش و لذت میں منہمک رہوں بلکہ میں تو زیادہ نیکیاں کر کے اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہتی ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے میرے خاوند ابی الصہباء اور میرے بیٹے کے ساتھ جنت میں جمع کر دے۔

آپ مصائب پر صبر کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی تھیں۔

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو الصہباء صلہ بن اشیم اپنے بیٹے کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوئے اور بیٹے سے کہنے لگے کہ دشمن سے مقابلہ کرو! تا کہ تمہاری وجہ سے میں بھی ثواب کا مستحق ٹھہروں، ان کا بیٹا دشمن پر چڑھ دوڑا اور سخت لڑائی کے بعد شہادت سے سرفراز ہوا۔ پھر ابو الصہباء خود آگے بڑھے اور داد شجاعت دیتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔ جب باپ بیٹے کے جسد خاکی ام الصہباء کے پاس پہنچے تو

Marfat.com

ام الصہباء کے پاس بہت سی عورتیں جمع ہو گئیں۔ حضرت ام الصہباء نے ان سے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر مجھے مبارک باد دینے آئی ہو تو خوش آمدید! اور اگر اظہار تعزیت وافسوس کے لیے آئی ہو تو واپس لوٹ جاؤ!

حضرت عفیرہ عابدہ فرماتی ہیں کہ ام الصہباء کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ پہلے روئیں، پھر ہنسیں، اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا ''میں روئی تو اس لیے تھی کہ مجھے موت کے بعد دنیا کے روزے، نمازیں اور ذکر واذکار چھوٹنے کا خیال پیدا ہوا اور ہنسی اس لیے تھی کہ میں نے گھر کے صحن میں اپنے خاوند ابو الصہباء کو دو سبز رنگ کی چادروں میں ملبوس دیکھا، جو ایسی جماعت کے بیچ تھے جس کی مشابہ میں نے دنیا میں نہیں دیکھی اس لیے میں ہنس دی اور میں نہیں سمجھتی کہ اب میں کسی فرض نماز کا وقت پا سکوں گی حضرت عفیرہ فرماتی ہیں کہ آپ کسی فرض نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے ہی دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں۔

حضرت منیفہ العابدہ رحمۃ اللہ علیہا کی شب بیداری

حضرت منیفہ بنت ابن ابی طارق بحرین (شہر) کی رہنے والی تھیں، آپ تہجد گزاری اور کثرت نماز میں بہت مشہور ومعروف تھیں۔

حضرت مسمع بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ'' رات کی تاریکی چھاتے ہی اپنے نفس سے مخاطب ہو کر مسرت بھرے لہجے میں فرماتیں: ''مومن کے سرور کا وقت آ پہنچا۔ پھر آپ تیاری فرماتیں اور عبادت کے لیے مخصوص لباس زیب تن فرما کر تمام رات عبادت ونوافل میں مشغول رہتیں، حتیٰ کہ صبح ہو جاتی۔

پھر چاشت کے وقت سے ظہر تک اور ظہر سے عصر تک عبادت میں مصروف رہتیں۔ نماز عصر سے فارغ ہو کر غروب شمس تک آرام فرماتیں، آپ'' کا روزانہ یہی معمول تھا۔ جب آپ سے کہا گیا کہ اگر آپ عصر کے بعد کی بجائے رات کو سو لیا کریں تو

Marfat.com

یہ آپ کے لیے زیادہ آرام اور استراحت کا باعث ہوگا۔ تو آپ نے فرمایا ''نہیں ! اللہ کی قسم جب تک میں دنیا میں ہوں رات کی تاریکی میں کبھی نہیں سوؤں گی۔''

آپؒ کا چالیس سال تک یہی معمول رہا، حتی کہ آپ دارِ آخرت کو سدھار گئیں۔

ایک تہجد گزار خاتون کی شب بیداری

ایک تہجد گزار اور عبادت شعار خاتون کا قصہ جو صفت مہمان نوازی میں بھی درجہ کمال کو پہنچی ہوئی تھیں، محمد بن سلیمان القرشی یوں بیان فرماتے ہیں ''میں یمن میں تھا کہ راستے میں ایک لڑکا اللہ تبارک و تعالیٰ کی بڑائی میں یہ شعر پڑھ رہا تھا۔ ''آسمانوں میں رہنے والے بادشاہ پر میں فخر کرتا ہوں جو بڑا مرتبت والا ہے، جس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں'' میں نے قریب جا کر اسے سلام کیا تو وہ کہنے لگا: میں اس وقت تک واپس نہیں جاؤں گا جب تک آپ میرا حق ادا نہ کریں۔

میں نے پوچھا آپ کا حق کیا ہے؟ اس نے کہا میں ملت ابراہیم علیہ السلام کا پیروکار ہوں، میں صبح و شام اس وقت تک کھانا نہیں کھاتا جب تک میل دو میل کسی مہمان کی تلاش میں نہ گھوم لوں۔

میں نے اس کی دعوت قبول کی تو وہ بہت خوش ہوا۔ میں اس کے ساتھ ہولیا۔ اس لڑکے نے ایک خیمہ کے قریب جا کر بلند آواز میں پکارا: اے بہن! اندر سے آواز آئی: جی کیا بات ہے؟ لڑکے نے کہا: مہمان کی خدمت کیجئے! وہ لڑکی کہنے لگی: پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرلوں جس نے ہمیں ایک مہمان کی خدمت کا موقع نصیب فرمایا، پھر اس نے شکرانے کے دو نفل ادا کیے۔ لڑکے نے مجھے ادب کے ساتھ خیمے میں بٹھایا اور چھری لے کر بکری کا بچہ ذبح کرنے لگا۔ خیمے میں موجود لڑکی نہایت خوبصورت تھی، میں آنکھ چرا چرا کر اسے دیکھ رہا تھا کہ وہ تاڑ گئی اور کہنے لگی: ایسا نہ کیجئے! کیا آپ نہیں جانتے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''بے شک آنکھوں کا زنا (غیر محرم پر بری) نظر ڈالنا ہے'' میں آپ کو اس حدیث

Marfat.com

مبارکہ کے ذریعہ زجر و توبیخ نہیں کرنا چاہتی، بلکہ ادب سکھانا چاہتی ہوں تاکہ آپ دوبارہ ایسی حرکت نہ کریں۔ جب رات ہوئی تو میں اور لڑکا باہر سو گئے، اور لڑکی خیمے میں۔

میں تمام رات انتہائی خوبصورت آواز اور رقت انگیز لہجے میں قرآن پاک کی تلاوت سنتا رہا۔ صبح میں نے لڑکے سے پوچھا: رات تلاوت کی آواز کس کی تھی؟ اس نے کہا: میری بہن کی جو تمام رات جاگتی ہے اور صبح تک قرآن پاک کی تلاوت کرتی رہتی ہے۔ میں نے کہا: تم بنسبت اپنی بہن کے اس عمل کے زیادہ حقدار ہو کہ تم آدمی ہو اور وہ عورت، لڑکا مسکرا کر کہنے لگا کیا آپ نہیں جانتے کہ اسے من جانب اللہ یہ توفیق بخشی گئی ہے؟

۞۞۞

ایک تہجد گزار لونڈی کی شب بیداری

حضرت ابو عبداللہ النباجی جو اللہ تعالیٰ کے نیک خو، زہد پسند اور عبادت گزار بندوں میں سے تھے، اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک حبشیہ لونڈی (کنیز) خریدی، جب آپ نے لونڈی سے کہا کہ میں نے تمہیں خریدا ہے، تو وہ ہنسنے لگی، آپ نے سمجھا کہ یہ پاگل ہے اور اس سے پوچھا کہ کیا تم پاگل ہو؟

لونڈی نے جواب دیا: پاک ہے وہ ذات جو دلوں کے بھید جانتی ہے، اے میرے آقا! میں پاگل نہیں ہوں! پھر لونڈی نے کہا: کیا آپ قرآن کریم کی کچھ تلاوت فرمائیں گے نباجی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیوں نہیں اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تلاوت فرمائی، لونڈی بے خود ہو کر کہنے لگی کہ اے میرے آقا! جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذکر اور اس کی خبر کی اتنی لذت ہے تو اس کے دیدار کی لذت وکیف کا عالم کیا ہوگا! پھر جب رات کے وقت حضرت نباجی رحمۃ اللہ علیہ سونے لگے تو لونڈی نے کہا کہ اے میرے آقا! کیا آپ کو اپنے مولیٰ اللہ تعالیٰ سے شرم نہیں آتی کہ وہ جاگ رہے ہیں اور آپ بندے ہو کر سو رہے ہیں؟ پھر لونڈی نے یہ شعر پڑھے:

Marfat.com

عجبا للمحب کیف ینام ❁ جوف لیل و قلبه مستهام

ان قلبی و قلب من کان مثلی ❁ طائران الی ملیك الانام

فارض مولاك ان اردت ❁ نجاة و تجافی عن اتباع الحرام

○ ایسے عاشق پر تعجب ہے جس کا دل عشق سے سرشار ہو اور وہ رات کی تاریکی میں سو رہا ہو۔

○ بے شک میرا دل اور میرے جیسوں کے دل لوگوں کے بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کی طرف اڑتے جا رہے ہیں۔

○ اگر آپ نجات کے خواستگار ہیں تو اپنے مولیٰ کو راضی کیجئے اور اتباع حرام سے اجتناب کیجئے۔

حضرت نباجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''لونڈی تمام رات نماز میں مشغول رہی اور سجدہ کے آخر میں کہتی تھی: اے میرے پروردگار! اس محبت کے سبب جو آپ مجھ سے رکھتے ہیں، مجھے عذاب نہ دیجئے گا! میں نے لونڈی سے کہا کہ تو نے غلط کہا بلکہ یوں کہہ! اس محبت کے سبب جو میں آپ سے رکھتی ہوں مجھے عذاب نہ دیجئے گا۔ لونڈی جب نماز سے فارغ ہوئی تو مجھ سے کہنے لگی کہ اے میرے آقا! میں نے غلط نہیں کہا بلکہ صحیح کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو پہلے مجھ سے محبت نہ ہوتی تو مجھے بھی اللہ تعالیٰ سے محبت نہ ہوتی۔''

حضرت اشبیلی رحمۃ اللہ علیہ لونڈی کے اس قول ''کیا آپ کو مولیٰ اللہ تعالیٰ سے شرم نہیں آتی کہ وہ جاگ رہے ہیں اور آپ اس کے بندے ہو کر سو رہے ہیں'' کا معنیٰ یہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ نیند کو پسندیدہ اور مرغوب سمجھ کر سو رہے ہیں، حالانکہ آپ کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کا قرب حاصل کرنے میں لگے رہیں، یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں خود بخود بند ہونے لگیں تو پھر سونے میں کچھ حرج نہیں۔

❁❁❁

Marfat.com

ایک نیک کنیز کی شب بیداری

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ ایک عبادت شعار اور تہجد گزار لونڈی کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''میں دریا کے کنارے جا رہا تھا کہ ایک لونڈی پر نظر پڑی، جس کے پیچھے بچے لگے ہوئے تھے اور اسے پتھر مار رہے تھے۔

میں نے بچوں کو روکا تو لونڈی نے میری طرف دیکھا اور کہا کہ اے ذوالنون! اللہ آپ پر رحم کرے! مجتہد کی علامت کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: دن کا روزہ اور رات کی عبادت مجتہدین کی علامت ہے! لونڈی نے کہا: بس یہی؟ میں نے کہا ہاں! لونڈی نے یہ شعر پڑھے:

یا حبیب القلوب انت حبیب ❁ انت انسی وانت منی قریب
یا طبیبا بذکرہ یتداوی ❁ کل ذی علۃ فنعم الطبیبی
طلعت شمس من احبك لیلا ❁ واستنارت فما تلاہ غروب
ان شمس النہار تغرب باللیل ❁ وشمس القلوب لیس تغیب
فاذا ما الظلام اسبل سقرا ❁ فالی ربہا تحسن القلوب

اے دلوں کے محبوب! آپ ہی حقیقی محبوب ہیں۔ آپ ہی سے مجھے محبت ہے اور آپ ہی میرے زیادہ قریب ہیں۔

وہ طبیب کتنا اچھا ہے جس کے ذکر سے تمام بیماریوں کا مداوئی کیا جاتا ہے۔ آپ سے محبت کرنے والوں کا سورج رات کو بھی طلوع ہوتا ہے۔

دن کا سورج تو رات کو غروب ہو جاتا ہے اور دلوں کا سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔

جب رات کی تاریکی اپنی چادر تان لیتی ہے تو دل اپنے پروردگار کی طرف اشتیاق رکھتے ہیں۔

پھر لونڈی یوں گویا ہوئی: اے میرے پروردگار! مجھے آپ کی حیا نے بیمار اور آپ کی محبت نے کمزور کر دیا۔ اگر میں آپ کے احسانات یاد کروں تو میری فکر ان کا احاطہ نہیں

Marfat.com

کرسکتی اور اگر میں اپنے عیوب پر آپکی پردہ پوشی دیکھوں تو میں آپ کا شکر ادا نہیں کرسکتی
، مجھے عارفین کے دلوں پر تعجب ہے جو آپ کی معرفت کے باوجود آپ کے ڈر سے ریزہ ریزہ نہ ہوئے اور آپ کے اوصاف بیان کرنے کے بعد بھی آپ کی وسیع قدرت کی عظمت سے منتشر نہ ہوئے۔ آپ کی ذات بڑی بابرکت ہے۔ آپ کا نافرمان کس قدر جاہل و ناواقف ہے جو یہ جاننے کے باوجود کہ آپ اس کے ہر ہر فعل پر مطلع ہیں، آپ کے حلم و بردباری سے دھوکہ کھاتا ہے۔

۞۞۞

خدمت گزار سبقت لے گئے

انہی تہجد گزار شب زندہ دار خواتین میں سے ایک نیک صالحہ راتوں کو بہت قیام کرنے والی باندی بھی ہیں۔ جنہیں لوگوں کی خدمت گزاری نے نماز، روزہ اور تلاوت قرآن کریم کے ذریعہ اپنے رب کا قرب حاصل کرنے سے نہیں روکا۔

حضرت سرّی رحمۃ اللہ علیہ اس باندی کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں غلام و باندیوں کے بکنے والے بازار میں گیا، میں نے ایک باندی دیکھی، جو بک رہی تھی، جس کے بارے میں کہا جارہا تھا کہ اس میں کوئی خوبی نہیں ہے اور لوگ اس کو خریدنے سے رک رہے تھے۔ چنانچہ میں نے اسے دس دینار میں خرید لیا، جب میں اسے لے کر گھر لوٹا تو میں نے اسے کھانا پیش کیا، تو اس نے مجھے کہا: اے میرے آقا! اللہ کی قسم میں نے اپنے گھروں میں کسی کو کبھی دن میں بھی کھاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

فرماتے ہیں کہ میں اسے چھوڑ کر چلا گیا، پھر رات کو میں اس کے پاس کھانا لایا تو اس نے تھوڑا سا کھانا کھایا اور کہا کہ اے میرے آقا! میرے لائق کوئی خدمت؟ میں نے کہا: نہیں! کہنے لگی: تو پھر مجھے بڑے آقا کی خدمت کے لیے چھوڑ دیجئے۔ میں نے کہا: کیوں نہیں بڑے شوق سے۔

میں اپنے عبادت کے کمرے میں چلا گیا، میں عشاء کی نماز پڑھ کر سو گیا، جب

Marfat.com

تہائی رات گزر گئی تو اس نے میرے دروازے پر دستک دی، میں نے پوچھا کہ تو کیا چاہتی ہے؟ وہ کہنے لگی اے میرے آقا! کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ میں نے کہا: نہیں تو وہ چلی گئی۔ پھر جب آدھی رات بیت گئی تو اس نے دوسری مرتبہ دروازے پر دستک دی اور کہنے لگی: اے میرے آقا! تہجد گزار اپنے وظیفے میں لگے ہوئے ہیں میں نے کہا: اے لڑکی! میں رات کو لکڑی (خاموش) ہوتا ہوں! اور دن کو باتیں کرتا ہوں! تو وہ افسوس کرتے ہوئے چلی گئی۔

پھر جب تہائی رات باقی رہ گئی تو اس نے زور سے میرا دروازہ کھٹکھٹا کر کہا: آپ کو مالک وخالق کے ساتھ مناجات کرنے کا شوق نہیں؟ آپ اپنا حصہ لینے کے لیے کھڑے ہو جائیں۔ خدمت گزار آپ سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ اس کی بات نے میرے دل پر اثر کیا، چنانچہ میں اٹھا، اچھی طرح وضو کیا اور کئی رکعات پڑھیں، پھر میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہ سجدے میں پڑی کہہ رہی تھی: اے میرے مولا! آپ کو اس محبت کا واسطہ جو آپ کو مجھ سے ہے میری بخشش فرما دیں۔

میں نے اس سے کہا: اے لڑکی! آپ کو کیسے پتہ چلا کہ وہ تجھ سے محبت کرتا ہے؟ تو اس نے کہا: اے میرے آقا! اگر اسے مجھ سے محبت نہ ہوتی تو وہ آپ کو نہ سلاتا اور مجھے اپنے سامنے کھڑا نہ رکھتا۔ میں نے اس سے کہا کہ تو اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے اس نے دعا دی اور یہ کہتے ہوئے چلی گئی یہ تو چھوٹی آزادی ہے ابھی بڑی آزادی باقی ہے۔

۞۞۞

حضرت حسن بن حیؒ رحمۃ اللہ علیہ کی تہجد گزار باندی

تہجد گزار خواتین میں سے ایک نیک عبادت گزار باندی ایسی بھی ہیں جنہوں نے اس گھر میں پرورش پائی جہاں لوگ رات تلاوت قرآن کریم اور اپنے رب کے سامنے قیام میں گزارتے تھے، وہ حسن بن صالح کی باندی ہیں، جن کی تہجد گزاری اور ان کے نیک اہل خانہ کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

Marfat.com

کوفہ کے بعض مشائخ نے بیان کیا کہ ایک وقت حسن بن صالح تنگدست ہو گئے اور اس باندی کے بیچنے پر مجبور ہو گئے، جب وہ نئے مالک کے گھر گئی تو رات کے وقت نماز میں مشغول ہو گئی، پھر گھر والوں کو اٹھانے کے لیے گئی اور کہنے لگی: اے گھر والو! نماز پڑھ لو نماز پڑھ لو!

انہوں نے کہا کیا صبح صادق ہو گئی ہے؟ اس نے کہا: کیا تم صرف فرض نمازوں پر ہی اکتفا کرتے ہو۔ پھر وہ گھر والوں پر چیختی رہی اور انہیں بار بار اٹھاتی رہی، حتی کہ آقا نے اسے ڈانٹ ڈپٹ کر کے خاموش کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ حضرت حسن بن صالح سے جا کر کہنے لگی: سبحان اللہ! میں نے جو تمہاری خدمت کی ہے اس وجہ سے آپ کو مجھے فروخت کرنے کا حق نہیں تھا۔ حضرت حسن نے پوچھا: سبحان اللہ! تیرا اس سے کیا معاملہ ہوا؟ وہ کہنے لگی: میں نے ان کے تہجد کے لیے اٹھنے کا انتظار کیا لیکن وہ نہیں اٹھے، آپ نے مجھے ان کے ہاتھ فروخت کیا جو تہجد بھی نہیں پڑھتے۔ مجھے ان سے واپس لے لیں۔

چنانچہ حضرت حسن نے اپنے بھائی حضرت علی سے کہا: اے علی! آپ اس پر تعجب نہ کرو جاؤ اس کی قیمت اپنے کسی دوست سے ادھار لے کر اسے آزاد کر دو۔

۞۞۞

شب بیدار بیوی

انہی نیک عبادت گزار شب زندہ دار خواتین میں سے ایک امام ابو محمد حبیب رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ ان کی اہلیہ نماز پڑھنے اور تہجد گزاری میں ان سے پیچھے نہیں تھیں۔ حضرت حسن بن عبد الرحمٰن اس کے بارے بتلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک رات اٹھیں، جبکہ ان کے شوہر حبیب محو استراحت تھے۔ حالانکہ حبیب خود بھی تہجد گزار شب زندہ دار تھے، انہوں نے حبیب رحمۃ اللہ علیہ کو جگاتے ہوئے کہا: اے بندہ خدا! اٹھو! رات جا رہی ہے دن آ رہا ہے، آپ کے سامنے لمبا راستہ ہے، توشہ کم ہے، نیک لوگوں کے قافلے آگے جا چکے ہیں اور ہم پیچھے رہ گئے ہیں۔ نماز کے لیے اٹھو۔

Marfat.com

شب بیدار اولیاءاللہ کے قصے

بہت سارے تہجد گزاروں، شب زندہ داروں کے بارے میں منقول ہے کہ جب وہ تمام رات جاگ کر عبادت میں مشغول رہتے تو کہاوت یا شعر گنگناتے ''عند الصباح یحمد القوم السُّری'' لوگ صبح کے وقت شب بیداری کی تعریف کرتے ہیں۔

السُّری کا معنی ہے تمام رات چلنا۔ اور یہ ایک کہاوت ہے، جسے مشقت برداشت کرنے اور صبر کرنے پر ابھارنے کے لیے بولا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اسے سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، جب انہیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کمک کے لیے عراق بھیجا تھا۔ کیونکہ روم کا لشکر بہت بڑا تھا۔ تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ آپ جلدی سے اپنا لشکر ان کی طرف لے کر چلیں۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کو حضرت رافع بن عمیرہ کے بتائے ہوئے، ایسے غیر معروف راستے سے لے کر چلے، جس پر آپ سے پہلے کوئی نہیں چلا تھا۔

ان راستوں کے ایک باخبر عرب نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر صبح کے وقت فلاں درخت تک پہنچ گئے تو آپ اور آپ کے ساتھی کامیاب ہو جائیں گے اور اگر تمام رات چلنے کے باوجود بھی آپ اس جگہ نہ پہنچ سکے تو آپ اور آپ کے ساتھی ہلاک ہو جائیں گے۔ چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہمت سے تمام رات چلتے رہے اور صبح کو اس درخت کے پاس پہنچ کر بہت خوش ہوئے اور کہا ''عند الصباح یحمد القوم السُّری'' یعنی لوگ صبح کو رات کے سفر کی تعریف کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ ایک کہاوت بن گئی۔

Marfat.com

حضرت زمعہ بن صالح رضی اللہ عنہ

سیرت کی کتابوں میں مذکور ہے کہ زمعہ بن صالح رضی اللہ عنہ عبادت گزار شب بیدار اور اہل زہد وصلاح میں سے تھے۔ آپ اپنے گھر میں اہلیہ اور بیٹوں کے ساتھ رہتے تھے۔ آپ کی رات کا اکثر حصہ نماز میں گزرتا تھا، پس جب صبح ہو جاتی تو وہ بلند آواز سے کہتے: اے شب کے سوارو! کیا تم تمام رات سوتے رہو گے؟ کیا تم بیدار ہو کر سفر نہیں کرو گے۔ یہ آواز سنتے ہی ان کے اہل خانہ فوراً نماز تہجد کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ کہیں سے رونے کی آواز سنائی دیتی اور کہیں سے آہ وبکاء کی آواز اور کہیں سے قرآن پڑھنے کی آواز سنائی دیتی اور کوئی وضو میں مشغول ہوتا۔ پس جب فجر ہو جاتی تو وہ بلند آواز سے پکارتے صبح کے وقت لوگ شب بیداروں کی تعریف کرتے ہیں۔

۞۞۞

حضرت عامر بن عبد قیس

آپ اللہ کے برگزیدہ جلیل القدر تابعی اور زاہد عن الدنیا تھے، آپ کے بارے میں روایت کی گئی ہے کہ جب آپ رات کا قیام کرتے تو کہتے: میں نے نہ تو جہنم جیسی چیز سے بھاگنے والے کو سوتے دیکھا ہے اور نہ ہی جنت جیسی چیز کے طالب کو سوتے دیکھا ہے۔ اور جب رات آتی تھی تو کہتے تھے: آگ کی شدت نیند کو لے گئی۔ پھر آپ صبح تک عبادت میں مشغول رہتے۔ پھر جب رات آتی تو کہتے: جس کو راستہ میں کسی خطرہ کا خوف ہوتا ہے وہ رات کو جلد چلتا ہے صبح کے وقت لوگ شب بیداروں کی تعریف کرتے ہیں۔

۞۞۞

شب بیدار مزدور

ایک شخص تمام دن اپنی پیٹھ پر بازاروں میں لوگوں کے سامان اٹھاتا تھا۔ اس سخت مزدوری کی وجہ سے وہ تھک جاتا اور اس کا جسم کمزور ہو جاتا تھا۔ اس حالت میں بھی وہ

Marfat.com

رات کے قیام اور دن کے روزہ کو نہیں چھوڑتا تھا۔

جو لوگ اپنے وظائف و اوراد میں کمی کرتے ہیں میں یہ قصہ ان کی نذر کرتا ہوں۔

بیت المقدس میں ایک عابد دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا تھا۔ وہ ایک مزدور تھا۔ جو لوگوں کا مال اٹھاتا۔ پھر اس کی اجرت میں قوت لایموت پر گزرا کرتا اور باقی مال صدقہ کر دیتا۔ اور رات بھر نماز پڑھتا۔ پھر صبح کی نماز باجماعت ادا کرتا اور بیٹھ جاتا۔ حتی کہ زمین پر لیٹ جاتا اور کہتا: صبح کے وقت لوگ شب بیداروں کی تعریف کرتے ہیں۔

حضرت ابوکریمہ الکلبی

آپ اہل شام کے ایک بہت بڑے عابد تھے۔ آپ جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کہتے: اے ابن آدم! تیری قیمتی عمر باقی نہیں رہی۔ اور میں نے سنا کہ وہ یہ بھی کہتے تھے: صبح کے وقت لوگ شب بیداروں کی تعریف کرتے ہیں۔ اور موت کے وقت لوگ پرہیزگاروں کی تعریف کرتے ہیں۔

شب بیدار نوجوان

امام ابوعمرو الاوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نوجوان مسجد نبوی ﷺ میں شب بیداری کرتا تھا۔

علی بن ابی الحر بیان کرتے ہیں: امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ حج کے ارادہ سے نکلے۔ جب وہ مدینہ پہنچے تو رات کو مسجد نبوی ﷺ میں آئے تو انہوں نے ایک نوجوان کو روضہ رسول ﷺ اور منبر رسول ﷺ کے درمیان شب بیداری میں مشغول دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو وہ چت لیٹ گیا اور کہا: صبح کے وقت لوگ شب بیداروں کی تعریف کرتے ہیں۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار اس سے کہا: اے بھتیجے! یہ قول تجھ جیسے لوگوں کو ہی زیبا ہے نہ کہ حدی خوانوں کے لیے۔ کیونکہ حدی خواں اس قول کو اکثر ستعمال کرتے

Marfat.com

تھے۔اس لیے ان کی نفی فرمادی۔اس مثال کی حقیقت ان پر منطبق ہوتی ہے جو اپنے رب کے لیے شب بیداری کرتے ہیں۔صبح ہوتی ہے تو کچھ لوگ غفلت کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں اور کچھ لوگ کامیابی وفلاح کی راہ پر۔پس یہی لوگ جنت کی سرمدی نعمتوں والی شاہراہ پر چل کر کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔

۞۞۞

زیارتِ خداوندی کا مشتاق

حضرت ابو مدرک رضی اللہ عنہ العبدی ایک آدمی کا قصہ بیان کرتے ہیں جو بیت المقدس میں شب بیداری کیا کرتا تھا۔پھر جب صبح ہو جاتی تو بلند آواز سے کہتا:

صبح کے وقت لوگ شب بیداروں کی تعریف کرتے ہیں۔اگر اسے کوئی کہتا: تو خود پر نرمی کیوں نہیں کرتا؟

تو وہ کہتا: میں چاہتا ہوں کہ میری روح جلدی نکل (کر جنت میں پہنچ) جائے (اور میں زیارت خداوندی سے بہرہ ور ہوسکوں)۔

۞۞۞

اطاعت خداوندی پر بیعت

ایک نوجوان عبادت گزار نے شب بیداری ،تہجد گزاری اور راتوں کو اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی چاشنی محسوس کی۔تو اس نے اپنے دوستوں سے معاہدہ کیا کہ ہم اطاعت خداوندی کیا کریں گے اور اس کی رضا جوئی کے لیے جدو جہد کیا کریں گے اور ہمیشہ راتوں کو اپنے رب کے سامنے کھڑے رہا کریں گے۔

امام زاہد محمد بن سماک رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں اس نوجوان کا قصہ سناتے ہوئے فرمایا کہ کوفہ میں میرا پڑوسی تھا، جو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا تھا، جب رات ہوتی تو روتے ہوئے اشعار پڑھتا جن کا مفہوم یہ ہے کہ جب میں رات کو آتے ہوئے دیکھتا ہوں تو خوف سے اپنے غمگسار اور محبوب کی طرف دوڑتا ہوں، میں روتا ہوں اور مجھے اس کا شوق بے قرار کرتا ہے۔

Marfat.com

پھر جب صبح ہو جاتی ہے تو روتے ہوئے یہ اشعار پڑھتا جن کا مفہوم یہ ہے کہ میں نے تمام رات اس حال میں گزار دی کہ میں اپنے مولی سے مانوس نہ ہو سکا، میں نے اپنے دل میں اس کی محبت چھپا رکھی ہے اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے، لیکن حقیقت حال اللہ ہی کو معلوم ہے کہ میرے دل میں کیا ہے۔

اس کے والد بہت بوڑھے تھے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ میں اس نوجوان کو سمجھاؤں کہ اپنے اوپر کچھ نرمی کرے۔ چنانچہ ایک دن میں نے اسے اپنے دوستوں کی محفل میں بلا کر کہا: اللہ نے آپ پر جس طرح اپنی اطاعت فرض کی ہے، اسی طرح والد کی اطاعت بھی فرض کی ہے اور جس طرح اپنی نافرمانی سے منع فرمایا ہے، اسی طرح والد کی نافرمانی سے بھی منع فرمایا ہے، چنانچہ آپ کے والد صاحب نے مجھ سے کہا ہے کہ میں آپ کو کچھ نصیحت کروں تو اس نوجوان نے مجھ سے کہا: چچا جان! شاید آپ مجھے حکم دیں گے کہ میں عبادت میں کمی کر دوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے لیے دوڑنا چھوڑ دوں۔

میں نے اس سے کہا اس طرح بھی تو مقصود حاصل ہو سکتا ہے۔

نوجوان بولا: چچا جان! یہ ناممکن ہے میں اس محلے کی ایک جماعت کے ساتھ اطاعت خداوندی کا عہد و پیمان کر چکا ہوں، چنانچہ انہوں نے اطاعت خداوندی میں کوشش کی، بالآخر داعی اجل کو لبیک کہہ کر جوار رحمت میں جا بسے، ان میں سے صرف میں ہی باقی ہوں۔ اور میرا عمل دن میں دو مرتبہ ان کے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کیا کہیں گے اور یہ میرے ساتھی کیا کہیں گے؟ اگر میرے عمل میں کمی ہوئی۔ چچا جان میں تو اسی حالت پر رہنے کا معاہدہ اس جماعت سے کر چکا ہوں، رات کو اپنی سواری کے ذریعے صحراء عبور کر چکے، پہاڑوں کی بلندیوں پر جا پہنچے اور صبح ہوتے ہی رخصت ہو گئے، بیداری کی چھریوں نے انہیں ذبح کر ڈالا۔ لمبی تھکاوٹ نے ان کے اعضاء کو شل کر دیا۔ تمام رات کے سفر کی وجہ سے ان کے پیٹ پشتوں سے جا لگے، انہیں دنیا میں چین و قرار نہ ملا، چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کے بلاوے پر چل دیئے۔

امام محمد بن سماک فرماتے ہیں کہ بخدا! ہم نے اس کی باتوں سے حیران ہو کر اس کو اسی حالت پر چھوڑ دیا اور وہ چلا گیا۔ کچھ ہی دنوں بعد خبر ملی کہ وہ نوجوان اللہ سے جا ملا ہے۔

Marfat.com

دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی فکر بھی ضروری ہے

حضرت حسان بن ابی الاسود رحمۃ اللہ علیہ ایک شب زندہ دار اور دن میں لوگوں کے لیے لکڑیاں لانے والے غلام کا قصہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت حسان کو اس کے دن میں بامشقت کام اور رات کو شب بیداری پر تعجب تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو تمام رات نماز میں مشغول رہتا اور دن کو کام کرتا تھا، کیونکہ وہ غلام تھا، لوگوں کے لیے لکڑیاں چن کر لاتا تھا۔ میں نے اس سے کہا: کیا تو جن ہے یا انسان؟ تو آرام نہیں کرتا، دن میں لکڑیاں لاتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے؟

اس نے کہا: میں آپ سے مومن کی عزت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھ سے کچھ بھی مخفی نہ رکھیں گے۔ میں ایک غلام ہوں، اپنے مالک کی خدمت کے لیے لکڑیاں اٹھا کر لاتا ہوں، حالانکہ وہ مخلوق ہے، تو اپنے خالق کے ساتھ کیا معاملہ کروں؟ حالانکہ موت بہت جلد آنے والی ہے۔ اس کے بعد میں نے اسے بیمار دیکھا اس پر مکھیاں جمع تھیں، کوئی بھی اس کے پاس نہیں تھا اور وہ کہہ رہا تھا قیامت! قیامت! پھر کہنے لگا: موت بہت جلد آنے والی ہے! موت بہت جلد آنے والی ہے! میں اس کے پاس ہی تھا کہ اس کا وصال ہو گیا، اللہ اس پر اپنی کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

اللہ کے ایک نیک بندے کی کہی ہوئی بات کہ "جو یہ جان لے کہ وہ اپنے رب سے کیا چاہتا ہے تو اسے اپنی جان دینا آسان ہو جاتا ہے" کا یہی مصداق ہے۔ پھر اس نے شعر پڑھا جس کا مفہوم یہ ہے کہ اس کے مقاصد روشن ہو گئے تو اس پر اس کی تکالیف زندگی اور موت بے وقعت ہو گئی۔

لوگ کہا کرتے ہیں: مومن وہی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے مشقت جھیلتا ہے۔

Marfat.com

میں سمندری مخلوق کے ساتھ تسبیح کرتا ہوں

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ ایک جلیل القدر تابعی حضرت حکم بن ابان متوفی ۱۵۴ھ کی شب بیداری اور تہجد گزاری کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہم نے حضرت حکم بن ابان رحمۃ اللہ علیہ کے احوال کا تذکرہ کیا تو لوگوں نے ان کی بہت تعریف کی۔ حضرت رات کو نماز پڑھتے تھے، جب نیند غالب آتی تو سمندر میں بیٹھ کر اللہ سبحان وتعالیٰ کی تسبیح کرتے اور فرماتے میں سمندری مخلوق کے ساتھ اللہ کی تسبیح کرتا ہوں۔ اور ذکر کرنے والوں کے ساتھ اس کا ذکر کرتا ہوں اور پاکی بیان کرنے والوں کے ساتھ پاکی بیان کرتا ہوں۔ پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح زمین وآسمان کے اولین وآخرین اور تمام مخلوق کی زبانوں پر ہے۔

❁❁❁

تہجد گزار باپ اور اطاعت شعار بیٹا

تہجد گزار اور عبادت شعار بزرگوں کے قصوں میں سے ایک عجیب وغریب قصہ ہے۔ ایک باپ راتوں کو بہت قیام کرنے والا اور کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا تھا۔ وہ قرآن کریم کی آیت میں غور وفکر کر کے زندگی گزارتا تھا۔ حتیٰ کہ اسے اپنے پہلو میں کھڑے اطاعت شعار بیٹے کا پتہ نہ چلتا تھا، جو اپنی اولاد سے پہلے اس کے لیے دودھ کا پیالہ لے کر کھڑا ہوتا۔ اور اس کے بچے اپنے دادا کا بچا ہوا دودھ ہی نوش کرتے تھے۔ نیک باپ نماز سے فارغ ہوکر صبح صادق کے وقت اپنے بیٹے کی طرف متوجہ ہوتا۔ میں آپ کو ان کا حال سناتا ہوں: حضرت سلامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں یمن کے ایک محلے میں رہتا تھا۔ وہاں ایک آدمی اپنے نوجوان لڑکے کے ساتھ رہتا تھا۔ اس نوجوان نے کہا: یہ میرے والد محترم ہیں اور کتنے ہی اچھے والد ہیں۔ میری ایک گائے ہے، جو شام کو میرے پاس آتی ہے، میں اس کا دودھ دوہتا ہوں پھر اپنے والد محترم کے پاس لاتا ہوں اور وہ نماز میں ہوتے ہیں۔ اور میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے اہل

Marfat.com

وعیال کو ان کا بچا ہوا دودھ پلاؤں ہاتھ میں دودھ کا پیالہ لے کر کھڑا رہتا ہوں اور وہ نماز کی طرف ہی متوجہ رہتے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ شاید وہ میری طرف متوجہ ہوں لیکن وہ تو صبح صادق کے وقت ہی میری طرف توجہ کرتے ہیں۔

میں نے اس کے والد سے پوچھا کہ آپ کیا کہتے ہیں؟ وہ فرمانے لگے: اس نے سچ کہا اور اپنے بیٹے کے بارے میں کلمات خیر کہے۔ پھر کہنے لگے کہ میں آپ سے اپنا عذر بیان کرتا ہوں، جب میں نماز میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے لگ جاتا ہوں تو ہر طرف سے بے خبر ہو جاتا ہوں، یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے۔

حضرت سلامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کا حال حضرت عبداللہ بن مرزوق اور حضرت ابن عیینہ سے بیان کیا تو فرمانے لگے: ان ہی کی وجہ سے اہل یمن آفات وبلیات سے محفوظ ہیں۔

Marfat.com

بنو تمیم کے شب بیدار

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بنو تمیم کے ایک نوخیز لڑکے کا حال بیان کرتے ہیں، جو تمام رات رب کے سامنے رکوع وسجود میں گزارتا، خشوع اور تدبر سے قرآن کریم کی تلاوت کرتا، تاکہ سخت حساب اور عذاب سے مامون ہو جائے۔

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ نوجوان شب زندہ دار تھا۔

ایک دفعہ اس کی والدہ نے اس سے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! تھوڑا سو جاؤ۔ تو اس نے اپنی والدہ سے کہا: اے امی جان! کیا آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں آج سو جاؤں اور کل نہ سو سکوں۔ یا آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں آج نہ سوؤں اور مجھے کل نیند نصیب ہو جائے اور حساب کی تنگی سے نجات پالوں اور عذاب کے خوف سے مامون ہو جاؤں؟ ماں نے بیٹے سے کہا: خدا کی قسم! میرے بیٹے! میں تو یہی چاہتی ہوں کہ تجھے راحت وچین نصیب ہو اور وہاں کی مشقتوں سے نجات پائے اور وہاں کی نعمت حاصل کرے۔ اے میرے بیٹے! تیرے لیے آخرت کی راحت مجھے تیری دنیا کی راحت سے زیادہ عزیز ہے۔ اے میرے بیٹے! شب بیداری کو لازم پکڑ، تاکہ تو اس دن کی تنگی سے نجات پا جائے۔ میرے خیال میں تو کامیاب ہے۔

لڑکے نے ایک چیخ ماری اور ماں کے سامنے دم توڑ گیا، بنو تمیم کی عورتیں اس کے پاس جمع ہوئیں تو ماں کہہ رہی تھی: اے میرے بیٹے! اے قیامت کے دن کے مقتول۔

Marfat.com

شب بیداروں کے خواب اور ندائے غیبی کا تذکرہ

بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی اطاعت کا شوق رکھنے والے تہجد گزار بندوں کو عبادت و بھلائی پر ثابت قدم رکھتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے شب بیدار بندوں میں سے کوئی سستی کا مرتکب ہوتا ہے یا اس پر نیند غالب آجاتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ غیب سے ایسے اسباب مہیا فرمادیتے ہیں کہ وہ نیک بندہ بیدار ہوکر پھر سے عبادت ونوافل میں مشغول ہوجاتا ہے۔ کبھی تو اسے خواب میں نماز تہجد پر موقوف اجروثواب اور تہجد گزاروں کے لیے جنت میں تیار کی گئی نعمتیں دکھائی جاتی ہیں اور کبھی اسے غیبی آواز کے ذریعے بیدار کیا جاتا ہے، جو اسے شب بیداری پر ابھارتی ہے۔ ان انعامات کا سبب تہجد گزاروں سے اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ انہیں یہ مقام بلند اللہ تعالیٰ کے دربار میں سجدہ ریز ہونے کی دولت سے مالا مال ہونے پر نصیب ہوا۔ بعض اسلاف سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کو ایک فرشتہ سے فرماتے ہیں کہ فلاں بستی میں جاکر میرے فلاں بندے کو بیدار کردو۔ کیونکہ مجھے اس کی تسبیح ومناجات بہت پسند ہے اور فلاں کو سلادو۔ کیوں کہ مجھے اس کی تسبیح ومناجات سخت ناپسند ہے۔

بعض اسلاف سے یہ بھی منقول ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جب کسی کو بلند مقام سے محروم رکھنا چاہتے ہیں تو اس پر لذت مناجات اور رات کا قیام حرام فرمادیتے ہیں۔

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور اسی طرح کی روایت حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے کہ تہجد گزار بندے سے روئے ارض بشاشت سے کھل اٹھتا ہے، اس کی عبادت کی جگہ منور ہوجاتی ہے اور اس کے گھر میں رہنے والے مسلمان جنات اس سے بہت خوش ہوتے ہیں، اس کی تلاوت سنتے اور اس کی دعا پر ''آمین'' کہتے ہیں، جب ایک رات ختم ہوتی ہے تو وہ آیندہ رات سے کہتی ہے کہ اس پر

Marfat.com

ہلکی ہو جانا اور اسے اس کے وقت پر بیدار کر دینا اور اس پر اس کے شب بھی جاگنے کے سبب رحم کرنا، جب کہ سست لوگ اپنے بستروں پر سوئے ہوئے ہوں۔

تہجد گزار بندہ سے جدا ہوتے وقت رات کہتی ہے کہ میں تجھے اس ذات کے سپرد کرتی ہوں جس نے اپنی اطاعت کے لیے تجھے مجھ میں استعمال کیا اور مجھے قیامت میں تیری عبادت کا گواہ بنایا۔

اب ندائے غیبی اور خوابوں کے متعلق اسلاف کے چند واقعات نقل کیے جاتے ہیں۔

۞۞۞

حضرت ابوسلیمان الدارانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبدالرحمٰن ابن احمد المعروف بابی سلیمان الدارانی، صاحب کرامات، دنیا سے بے رغبت اور اہل تقویٰ حضرات میں سے تھے۔ آپؒ کی وفات ۲۱۵ھ میں ہوئی۔

آپؒ شب زندہ دار اور عبادت گزار بندوں میں سے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

''اگر نماز تہجد نہ ہوتی تو میں دنیا میں رہنا پسند نہ کرتا۔''

حضرت دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ساتھی حضرت احمد بن ابی الحداری کو درج ذیل قصہ اس شرط پر سنایا کہ اس واقعہ کا ذکر میری زندگی میں کسی سے نہ کیجئے گا۔

حضرت دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں ایک رات اپنے اوراد واذکار اور نماز تہجد کے بغیر سو گیا، خواب میں ایک حور کو دیکھا، جو کہہ رہی تھی اے ابوسلیمان! آپ ہم سے بے خبر سو رہے ہیں، حالانکہ مجھے آپ کے لیے جنت کے محلات میں پچھلے پانچ سو سال سے سجایا جا رہا ہے۔ کیا آپ سو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے تہجد گزار بندوں کی طرف دیکھ رہے ہیں، افسوس! اس آنکھ پر جس نے سونے کی لذت کو تسبیح ومناجات کی لذت پر ترجیح دی، اٹھیے! اللہ آپ پر رحم کرے۔ دنیا سے رخصتی کا وقت قریب ہے اور

Marfat.com

ایک دوسرے سے محبت کرنے والے آپس میں ملیں گے۔تو یہ سونا کس لیے ہے؟

حضرت دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں گھبرا کر اٹھا اور اس تنبیہ پر شرم کے مارے میرے پسینے چھوٹ رہے تھے مگر حور کی آواز کی مٹھاس اپنے قلب وسماعت میں میں آج بھی محسوس کرتا ہوں۔

۞۞۞

حضرت سعید بن ابی الحسن رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت حسن بصری کے بھائی تھے۔آپ جلیل القدر تابعی، زاہد عن الدنیا، اور تہجد گزار بزرگ تھے،آپ کی وفات ۱۰۸ھ میں ہوئی۔

جب رات ہوتی تو آپ وضو فرماتے ،پھر اپنے محراب کی طرف تشریف لے جاتے اور تمام رات نماز میں مشغول رہتے،آپ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی عبادت کے وقت میں سو گیا۔تو میں نے خواب دیکھا کہ ایک خوبرو نوجوان میرے اوپر کھڑا ہوا کہہ رہا ہے: اے سعید! آپ وہ نیکی کریں جو کرتے ہیں۔میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم کرے وہ نیکی کیا ہے؟

اس نے کہا: تہجد کے لیے اٹھیے! اس میں آپ کے رب کی رضا اور آپ کے نفس کی بھلائی ہے۔اسی سے مومنین کی قیامت کے دن اپنے رب کے ہاں عزت ہوگی۔وہ فرماتے ہیں جب میں نے یہ واقعہ اپنے بھائی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا۔تو انہوں نے فرمایا: یہی نوجوان جو تمہیں ملا ہے بہت پہلے مجھے بھی ملا تھا، میں نے ابھی تک اس کا ذکر کسی کے سامنے نہیں کیا: اگر آپ مجھے نہ بتاتے تو میں کبھی آپ کو نہ بتاتا۔

حضرت زیاد النمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ تابعی ہیں علامہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو صالحین اور خدا تعالیٰ کے مطیعین میں شمار کیا ہے،آپ کے بارے میں حضرت صالح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

حضرت زیاد النمیری نے فرمایا:

Marfat.com

مجھے ایک شخص خواب میں ملا۔ وہ مجھے کہہ رہا تھا: اے زیاد! تہجد کے لیے اٹھیے! شب بیداری ہی میں آپ کے لیے بھلائی ہے، خدا کی قسم! شب بیداری آپ کے لیے اس نیند سے بہتر ہے جو آپ کے بدن کو کمزور کر دیتی ہے اور آپ کے دل کو مردہ کر دیتی ہے۔ میں گھبرا کر اٹھا، پھر دوبارہ نیند میرے اوپر غالب آ گئی۔ میرے پاس پھر ویسا اس جیسا کوئی اور آیا، اس نے کہا: اے زیاد! اٹھیے عابدین کے لیے دنیا میں بھلائی ہے، پس میں گھبرا کے اٹھ کھڑا ہوا۔

حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ

ان لوگوں میں سے ایک عظیم المرتبہ تابعی، حضرت علاء بن زیاد بن مطر العدوی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے، وہ بصرہ کے ان عابدین اور علماء میں سے تھے جو رات کا اکثر حصہ بیدار ہو کر تہجد میں گزارتے تھے۔

آپ کی وفات حجاج کے عہد میں ۹۴ھ میں ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ ہر رات میں ایک قرآن مجید مکمل فرماتے تھے۔

ایک رات اپنی بیوی سے فرمایا کہ میں اپنی طبیعت میں بوجھل پن محسوس کر رہا ہوں۔ جب رات کا اتنا حصہ گزر جائے تو مجھے اٹھا دیں۔ بیوی نے اس وقت آپ کو اٹھایا، لیکن آپ کی طبیعت اسی طرح بوجھل تھی۔ آپ نے فرمایا: مجھے ایک گھنٹہ کے بعد اٹھا دیں، آپ پھر سو گئے، آپ نے خواب میں ایک شخص دیکھا۔ اس نے آپ کی پیشانی کے بالوں کو پکڑا اور فرمایا: اے زیاد! اٹھیے! اپنے رب کو یاد کیجئے، وہ بھی آپ کو یاد فرمائیں گے، پس وہ گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے، آپ کی پیشانی کے وہ بال تا وفات کھڑے رہے۔

Marfat.com

حضرت ابوالاصبغ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبدالحق الاشبیلی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے قرطبہ میں ایک صالح نوجوان کو دیکھا، جس کا نام عیسیٰ بن احمد بن مومن تھا اور اس کی کنیت ابوالاصبغ تھی۔

جب اس کی عبادت کے وقت اس کی آنکھوں پر نیند غالب آتی تو کوئی چیخ چیخ کر آپ سے کہتا:

اے ابوالاصبغ! اور وہ اس آواز سے بیدار ہو جاتے اور اکثر یہ بھی ہوتا کہ حضرت ابوالاصبغ اس آواز کو نہ سنتے، لیکن آپ کے اہل خانہ یہ آواز سن لیتے۔

اور حضرت ابوالاصبغ سے کہتے: اٹھیے آپ کو بلایا جا رہا ہے۔

✡✡✡

حضرت محمد بن بسام رحمۃ اللہ علیہ

آپ بہت بڑے عالم، عبادت گزار، شب بیدار اور نیک بزرگ تھے۔

علامہ اشبیلی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں: چالیس سے زیادہ سال تک آپ کا یہ معمول رہا کہ آپ ہر رات نماز میں مکمل قرآن کریم تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اور کبھی تو آپ دن رات میں دو بار قرآن کریم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے آپ کا سفر و حضر میں یہی معمول تھا۔ جب کبھی آپ پر نیند طاری ہوتی تو کوئی خواب میں آ کر آپ سے کہتا:

یا ابا عبد الله السلام علیك ورحمة الله وبرکاته اللہ آپ پر رحم فرمائے نماز پڑھ لیں! نماز نیند سے بہتر ہے اور کبھی آپ کو محسوس ہوتا کہ وہ آپ کی انگلی پر کاٹ رہا ہے۔

Marfat.com

حضرت ابوخزیمہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ نیکوکار اور تہجد گزار تھے، آپ فرماتے ہیں: میں اسکندریہ میں تھا۔ میرے خواب میں کوئی آیا اور کہنے لگا: آپ کو معلوم ہے کہ جنت کی چابیاں تہجد گزاروں کے پاس ہیں، وہی اس کے مالک ہیں، وہی اس کے مالک ہیں، وہی اس کے مالک ہیں۔

۞۞۞

حضرت زینب الطبریہ

حضرت خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہماری ایک نیک لونڈی تھی، جس کا نام زینب تھا۔ وہ اپنے مولیٰ کی بہت عبادت گزار تھی۔ ایک بار میں اس کے پاس گیا اور میں نے اسے السلام علیکم کہا۔ وہ کہنے لگی: ابومحمد! کئی راتوں سے میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہی تھی۔ مجھ پر نیند غالب آئی، میں نے ایک غیبی آواز سنی جو یہ تھی:

صلواتك نور والعباد رقود ۞ قومي فصلي للغفور الودود

''جب اور لوگ سو رہے ہوں اس وقت تیری نماز تیرے لیے باعث نور ہے اٹھو! اللہ غفور و ودود کے لیے نماز پڑھو''۔

۞۞۞

سمندر کی جانب سے غیبی آواز

ایک بزرگ جو شب بیدار اور تہجد گزار تھے فرماتے ہیں: ایک روز مجھے سمندر کی جانب سے یہ دو شعر سنائی دیئے لیکن شعر پڑھنے والا کوئی دکھائی نہ دیا۔ پس مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ ھاتف غیبی ہے وہ دو شعر یہ ہیں:

لو لا رجال لهم ورد يقومونا ۞ وآخرون لهم سرد يصومونا

لزلزلت ارضكم من تحتكم سحرا ۞ لانكم قوم سوء لاتبالونا

''اگر عبادت گزار افراد نہ ہوتے اور زرہ پوش تمہاری حفاظت نہ کرتے۔ تو صبح کے وقت تمہارے نیچے کی زمین پھٹ جاتی کیونکہ تم بے پرواہ اور برے لوگ ہو''۔

Marfat.com

تہجد گزاروں کے خواب

بہت سے تہجد گزار ایسے ہیں، جنہیں اچھے خواب آتے ہیں، کسی کو خواب میں حور نظر آتی ہے جو شب بیداری کا ثواب اور آخرت میں شب بیداروں کا اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں مقام ومرتبہ بتاتی ہے۔ اور کسی کے لیے قرآن کریم کی وہ سورت جو وہ تلاوت کرتا ہے کسی شکل میں متشکل ہو کر سامنے آجاتی ہے اور کسی شخص کو کوئی ہاتف (ندائے غیبی) کے ذریعے بیدار کرتا ہے، ہم ذیل میں یہی قصے ذکر کرتے ہیں۔

۞۞۞

حضرت مظہر سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب

آپ ساٹھ سال اللہ تبارک وتعالیٰ کے شوق میں روتے رہے، آپؒ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک نہر کے کنارہ پر ہوں، جو خالص مشک کی زمین پر بہہ رہی ہے۔ اس کے کنارے پر لوء لوء کے درخت اور سونے کے نرکل تھے۔ میں نے وہاں زیب وزینت سے آراستہ لڑکیاں دیکھیں جو کہہ رہی تھیں: تمام زبانیں اسی کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ جو ہر جگہ موجود ہے، اسی کی تعریف ہے۔ جو ہر زمانہ میں موجود ہے اسی کی تعریف ہے۔

میں نے کہا: تم کون ہو؟ وہ کہنے لگیں: خدا تعالیٰ کی مخلوق۔ میں نے کہا: تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ وہ کہنے لگیں: ہمیں رب محمد نے ان لوگوں کے لیے پیدا کیا ہے، جو شب بھر رب سے مناجات میں مشغول رہتے ہیں، لوگ سو رہے ہوتے ہیں اور یہ اپنے رب سے مناجات میں مشغول ہوتے ہیں۔ میں نے کہا: انہیں مبارکباد ہو! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی کریں، وہ کہنے لگیں: آپ نہیں جانتے؟ میں نے کہا: نہیں! وہ کہنے لگیں: یہ رات کو جاگ کر خدا تعالیٰ کی عبادت اور تلاوت قرآن میں مشغول رہنے والے ہیں۔

۞۞۞

Marfat.com

حضرت مغیث التغلبی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب

ازہر بن مغیث بن ثابت التغلبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میرے والد محترم تہجد گزار وعبادت گزار بزرگ تھے۔ وہ فرماتے تھے: میں نے خواب میں ایک زبردست خوبصورت عورت دیکھی دنیا کی عورتوں کی طرح نہیں تھی: میں نے اس سے کہا: تم کون ہو؟ کہنے لگی: میں حور اور اللہ کی بندی ہوں میں نے کہا: میرے سے نکاح کرلو، کہنے لگی: میرے آقا مجھے مانگو اور میرا مہر ادا کرو میں نے کہا: تیرا مہر کیا ہے؟ بولی: طول تہجد! یعنی طویل تہجد۔

۞۞۞

حضرت لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا خواب

حضرت لیث بن سعد المصری بڑے مشہور اہل علم اور عبادت گزار بزرگوں میں سے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے رات کے کچھ معمولات تھے، کچھ دن کے معمولات میں خلل آیا۔ ایک دن میں نے خواب دیکھا کہ ایک خوب صورت ترین لڑکی، جس کے حسن کی چمک سورج کی طرح تھی۔ بڑے فاخرانہ انداز سے چل رہی تھی، میرے سامنے کھڑی ہوگئی۔ میں نے کہا: اے لڑکی! تم کس کے لیے ہو؟ بولی: جو مجھ سے نکاح کرنے کے لیے میرے مولا سے کہہ دے، اس کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک ورقہ تھا۔ اس میں یہ دو شعر لکھے ہوئے تھے:

فاسم بعینیک الی نسوۃ ۞ مھورھن العمل الصالح

لا یخطب العذراء فی خدرھا ۞ الا امرء میزانہ راجح

اپنی آنکھوں کو ایسی عورتوں کی طرف اٹھاؤ جن کے مہر عمل صالح ہیں۔ پردہ نشین نوجوان عورتوں کو پیامِ نکاح وہ لوگ دے سکتے ہیں جن کا پلڑا بھاری ہو۔

کسی شاعر کے یہ اشعار بھی مروی ہیں:

یابی الفتی الا اتباع الھوی ۞ ومنھج الحق لہ واضح

فاعمد بعینیک الی نسوۃ ۞ مھورھن العمل الصالح

Marfat.com

لا یحتلی العذراء من خدرها ۞ الا امرء میزانہ راجح

من اتقی اللہ فذاك الذی ۞ سبق الیہ المتجر الرابح

''جوان جو خواہش نفس کی پیروی کرتا ہے حالانکہ حق کا راستہ واضح ہے۔ اپنی آنکھوں کو ایسی عورتوں پر مرکوز کر لو جن کے مہر عمل صالح ہیں۔ پردہ نشین جوان سال لڑکیوں کو پیغامِ نکاح وہ ہی دے سکتا ہے جس کا پلڑا بھاری ہو۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے وہی اپنی تجارت کے منافع میں سب سے سبقت لے جائیں گے۔''

۞۞۞

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا خواب

روایت میں آتا ہے کہ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: رات کے وقت کچھ اوراد و وظائف پڑھنے کا معمول تھا۔ ایک دن معمولات سے فارغ ہو کر سو گیا تو خواب میں ایک خوبصورت ترین لڑکی دیکھی، جو حسن و جمال کے انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ تھا۔ اس نے مجھ سے کہا: کیا تم صحیح طریقے سے پڑھ سکتے ہو۔ میں کہا: ہاں! پڑھ سکتا ہوں۔ تو اس نے رقعہ میرے ہاتھ میں دیا۔ اس میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے:

أ الھتك اللذائذ والامانی ۞ عن البیض الاوانی فی الجنان

تعیش مخلدا لاموت فیھا ۞ وتلھو فی الجنان مع الحسان

تنبہ من منامك ان خیرا ۞ من النوم التھجد بالقرآن

''کیا تجھے دنیا کی لذتیں اور تمنائیں، جنت کے خوبصورت وسفید برتنوں سے غافل کر رہے ہیں۔ جس جنت میں تم ہمیشہ رہو گے، اس میں موت نہیں آئے گی۔ اس میں خوبصورت حوروں کے ساتھ مزے کرو گے۔ اپنی نیند سے بیدار ہو جاؤ۔ رات کو قرآن کی تلاوت نماز میں کرنا نیند سے کئی گنا بہتر ہے۔''

۞۞۞

Marfat.com

عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کا خواب

حضرت عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ علماء تابعین میں تھے، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں میں سے تھے، وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے ایک بڑی فوج کے ساتھ ایک مقام پر صبح کے وقت پڑاؤ ڈالا۔ میرے ساتھی آرام کرنے کے لیے لیٹ گئے اور محو خواب ہوئے، میرے قرآن کے کچھ پارے پڑھنے کا معمول تھا۔ میں نے اپنے معمول کے مطابق قرآن کی تلاوت شروع کر دی تو مجھ پر نیند کا سخت غلبہ ہوا، لیکن میں نے سخت مجاہدہ کر کے اپنے معمول کو مکمل کر لیا۔ اور سونے کی غرض سے بستر پر نیم دراز ہوا۔ اور میں نے دل ہی دل میں کہا: کہ پہلے سو جاتا اور نیند سے بیدار ہو کر معمول کو پورا کرتا تو اچھا تھا۔ نیند بھی پوری ہو جاتی، یہ خیال صرف میرے دل میں گزرا تھا ہونٹ تک نہیں ہلے تھے۔ پھر میں سو گیا، خواب میں دیکھا ایک حسین ترین نوجوان و نوخیز لڑکی میرے سامنے کھڑی ہے اور اس کے ہاتھ میں موتی کی طرح چمکدار ایک رقعہ ہے۔ میں کہا؟ اے نوخیز لڑکی! یہ تیرے ہاتھ رقعہ کیا ہے؟ تو اس نے کچھ کہے بغیر وہ رقعہ میری طرف پھینک دیا۔ میں انے اٹھا کر دیکھا تو اس میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے:

ینام من شاء علی غفلة ❁ والنوم اخو الموت فلا تتکل

تنقطع الاعمال فیه کما ❁ تنقطع الدنیا عن المنتقل

”جو چاہے (غفلت کے ساتھ) سو جائے حالانکہ نیند موت کی بہن ہے اس میں اعمال ایسے منقطع ہوتے ہیں جیسے مرنے والے سے دنیا کٹ جاتی ہے۔“

یہ اشعار پڑھ کر دیکھا تو وہ جوان لڑکی غائب تھی۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبدالواحد ان اشعار کو کثرت سے پڑھا کرتے اور رویا کرتے اور فرمایا کرتے: کہ موت نمازی اور نماز کی لذت کے درمیان حائل ہوگی۔ جب وہ نماز کے لیے اٹھتے تو سیدھا گھوڑے کی طرح پھرتی سے اٹھتے اور محراب میں کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہو جاتے۔

Marfat.com

ابوسعید المقری رحمۃ اللہ علیہ کے خواب

ابوسعید کے دوست صدقۃ القری ان کے متعلق فرماتے ہیں: کہ ابوسعید المقری رحمۃ اللہ علیہ حافظ قرآن تھے، عبادت اور قیام اللیل کے پابند تھے، وہ فرماتے ہیں: ایک دن میں تلاوت کا معمول چھوڑ کر محو خواب ہوا۔ اور خواب دیکھا کہ کوئی شخص مجھ سے کہہ رہا۔

عجبت من جسم ومن صحة ❁ ومن فتی نام الی الفجر
والموت لاتؤمن خطفاته ❁ فی ظلم اللیل اذا یسری

''مجھے تعجب ہے اس صحت مند جوان سے جو فجر تک سوتا رہتا ہے۔ حالانکہ موت کی آمد کسی وقت ہوسکتی ہے اور قبر میں اعمال ہی کام آسکتے ہیں۔''

❁❁❁

ابوالسعید سکندری رحمۃ اللہ علیہ کا خواب

ایک اور بزرگ جو حاتم کے نام سے معروف ہیں، جو خود بڑے عبادت گزر ہیں وہ ایک مرد صالح ابوسعید السکندری کے متعلق فرماتے ہیں: ابوسعید نے ان سے کہا: ایک مرتبہ میں بیت المقدس کی مسجد میں آیا۔ اس مسجد میں اکثر تہجد گزار لوگ ہوا کرتے تھے۔ رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد میں سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ مسجد لوگوں سے خالی ہے، ایک بھی تہجد پڑھنے والا اس میں نہیں ہے۔ میں نے کہا: کیا ہوا لوگوں کو کہ تہجد کی نماز نہیں پڑھ رہے ہیں، میں ایک شخص کو بھی تہجد پڑھتا ہوا نہیں دیکھتا ہوں۔ میں اسی فکر وخیال میں تھا کہ اچانک صخرہ کی جانب سے ایک آواز سنائی دی، اللہ کی قسم ان الفاظ سے میرا دل پھٹا جارہا تھا، مجھے یہ آواز سنائی دے رہی تھی

یا عجباً للناس لذّت عیونهم ❁ مطاعم غمض بعده الموت منتصب
وطول قیام اللیل ایسر مؤنة ❁ واهون من نار تفور وتلتهب

''ابوسعید کہتے ہیں یہ الفاظ سن کر میں اپنے چہرے کے بل گر پڑا میری عقل ماؤف ہوگئی۔''

Marfat.com

ایک اردنی تہجد گزار کا خواب

حضرت فروہ فرماتے ہیں کہ مجھے اردن کے ایک آدمی نے بتایا کہ ہم دوران جہاد صیر فیہ میں پہرہ دے رہے تھے۔ ہم رات کو پہرے کی وجہ سے نہ سوتے بلکہ تکبیر و تہلیل میں مشغول رہتے تھے۔ پھر رات کے اخیر حصہ میں کچھ مجاہد سو جاتے اور کچھ تہجد کی ادائیگی کے لیے بارگاہ ایزدی میں کھڑے ہو جاتے۔ ایک رات میں بھی سو گیا میں نے خواب دیکھا کہ کچھ فرشتے آسمان سے مسجد میں اترے۔ ان کے ہاتھوں میں پوشاکیں تھیں۔ جو لوگ نماز میں مشغول تھے یہ فرشتے انہیں پوشاک پہناتے اور سوئے ہوئے لوگوں کے پاس سے یونہی گزر جاتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ جب میرے پاس آئے تو میں نے کہا: آپ مجھے یہ پوشاک نہیں پہناتے؟ وہ کہنے لگے: یہ لباس نہیں ہے یہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا ہے جو ان تہجد گزاروں کو حاصل ہوتی ہے۔

۞۞۞

حضرت میسرہ قیسی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب

حضرت ابو یحییٰ الزراد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے میسرہ قیسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک رات نماز پڑھ رہا تھا۔ یہاں تک کہ میں ایک آیت پر پہنچا، جس نے مجھے رلا دیا۔ میں سجدے میں چلا گیا۔ پھر اسی سجدہ میں مجھے نیند آ گئی، میں نے دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: میسرہ! تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: میں اپنے خدا کی رضا چاہتا ہوں۔ وہ کہنے لگا: تمہیں رضائے خداوندی حاصل ہو گئی، اور کیا چاہیے؟ میں نے کہا: مضبوط اعضاء اور قوی ہمت! تاکہ میں اطاعت خداوندی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکوں۔ اس نے کہا: تمہیں یہ بھی حاصل ہو گئے۔ مزید کیا چاہیے؟ میں نے کہا: مجھے جلد اچھی موت نصیب ہو جائے۔ وہ کہنے لگے: یہ بھی ہو جائے گا۔ صبح میں نے اپنا یہ خواب اہل خانہ کو سنایا۔ حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے تھوڑے عرصہ کے بعد ہی آپ کو (دوران جہاد) نیزہ لگا اور آپ شہید ہو گئے۔

حضرت میسرہ جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ لوگ سمجھتے شاید ان کے ہاں فوتگی ہو گئی ہے۔

Marfat.com

حضرت سلمہ بن کہیل رحمۃ اللہ علیہ کا خواب

حضرت ابن الاجلح فرماتے ہیں: میرے والد حضرت اجلح نے حضرت سلمہ سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہو جاؤ اور تمہارے لیے ممکن ہو کہ تم میرے خواب میں آ کر مجھے بتا سکو تو ضرور آیا کرنا۔ حضرت سلمہ کی وفات میرے والد صاحب سے پہلے ہوگئی۔ ایک روز میرے والد نے کہا: بیٹا! سلمہ میرے خواب میں آئے۔ میں نے ان سے کہا: تم تو فوت ہو گئے ہو۔ وہ کہنے لگے: اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے دوبارہ زندگی عطاء فرمادی ہے۔ میں نے کہا: تم نے خدا تعالیٰ کو کیسا پایا؟ وہ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ بڑے مہربان ہیں، میں نے کہا: سب سے زیادہ قرب انسان کو کس عمل سے حاصل ہوتا ہے؟ وہ کہنے لگے: میں نے کوئی عمل رات کی نماز سے بڑھ کر نہیں دیکھا۔ میں نے کہا: اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ وہ کہنے لگے آسان! لیکن اسی بھروسہ میں نہ رہنا۔

۞۞۞

حضرت ابوخلاد رحمۃ اللہ علیہ کے دوست کا خواب

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابوخلاد نے فرمایا: ایک روز مجھے میرے ایک دوست کہنے لگے: ایک رات میں سو رہا تھا۔ مجھے خواب میں قیامت نظر آئی۔ میرے بعض بھائیوں کے چہرے روشن اور چمکدار تھے اور انہوں نے ایسی پوشاکیں زیب تن کی ہوئی تھیں جو مخلوق میں سے کسی نے نہیں پہنی ہوئی تھیں۔ میں نے کہا: یہ لباس میں ملبوس ہیں اور لوگ ننگے ہیں۔ ان کے چہرے چمک رہے ہیں جبکہ لوگوں کے چہرے غبار آلود ہیں۔ مجھے کوئی کہنے لگا: تمہیں جو لوگ لباس میں ملبوس نظر آ رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اذان اور اقامت کے درمیان (سنت) نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور جن کے چہرے روشن نظر آ رہے ہیں یہ تہجد گزار و شب بیدار لوگ ہیں۔ میں نے کچھ لوگوں کو بہترین سواریوں پر جلوہ فگن بھی دیکھا تھا۔ میں نے کہا: یہ عمدہ سواریوں پر سوار ہیں جبکہ لوگ ننگے پاؤں ہیں، وہ مجھے کہنے لگا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے

Marfat.com

قدموں پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا کرتے تھے۔ میں خواب میں چیخا کہ عابدین کو کس قدر شرف وفضیلت حاصل ہے؟ پھر میں بیدار ہو گیا۔

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کا خواب

حضرت سمع بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا: مجھے ایک بیماری لاحق ہوئی، جس کے سبب مجھے شب بیداری موقوف کرنا پڑی۔ میں دن میں تو اپنے اوراد کا اہتمام کرتی تھی، لیکن رات کے اوراد مجھ سے چھوٹ گئے۔ اسی دوران میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک سرسبز باغ میں اور خوبصورت خیمے میں ہوں۔ میں اس میں گھوم رہی تھی۔ اسی دوران میری نظر ایک خوبصورت لڑکی پر پڑی جو ایک سبز پرندے کو پکڑنے کے لیے اس کے پیچھے دوڑ رہی تھی۔ وہ لڑکی اس قدر خوبصورت تھی کہ اس کی خوبصورتی کی وجہ سے میری نگاہیں اس سے ہٹتی ہی نہیں تھیں۔ میں نے لڑکی سے کہا: اس پرندے کو کچھ نہ کہو! میں نے اس سے خوبصورت پرندہ کبھی نہیں دیکھا۔ وہ لڑکی کہنے لگی: میں تمہیں اس پرندے سے زیادہ خوبصورت چیزیں نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور باغ میں گھمانے لگی، یہاں تک کہ مجھے ایک محل کے دروازے پر لے آئی اور دروازہ کھلوانے لگی اور کہا کہ بیت المحبۃ (محبت کا گھر) کھول دو! اس محل کا دروازہ کھلا تو محل سے ایک تیز روشنی نکلی جس سے میرے دائیں بائیں کی جگہ روشن ہو گئی۔ میں اس محل میں داخل ہوئی تو میری آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ میں نے دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی جسے میں وہاں کی چیزوں کے مشابہ کہہ سکوں۔ ہم باغ میں گھوم رہے تھے کہ اچانک ہمارے لیے ایک دروازہ نمودار ہوا، جو ایک باغ میں کھلتا تھا۔ ہمیں وہاں ایسے خدام نظر آئے جن کے چہرے موتی کی مانند چمکدار اور روشن تھے، ان کے ہاتھوں میں (خوشبو کی دھونی کے لیے) انگیٹھیاں تھیں۔ وہ لڑکی ان خدام سے کہنے لگی: تم کدھر جا رہے ہو؟ وہ کہنے لگے:

Marfat.com

فلاں شخص سمندر میں شہید ہوگیا ہے ہم اس کے پاس جا رہے ہیں۔ وہ لڑکی کہنے لگی: تم اس عورت کو دھونی دیدو! انہوں نے کہا: یہ پہلے رات کو عبادت کرتی تھیں۔ اب انہوں نے وہ عبادت ترک کردی۔ یہ سن کر اس لڑکی نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور مجھے مخاطب کر کے کہنے لگی:

جب لوگ سو رہے ہوں اس وقت تیرا نماز پڑھنا تیرے لیے باعث نور ہے، انسان کا سونا اس نماز سے محروم کردیتا ہے، اگر تم سمجھو تو یہ زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت ہے۔ تھوڑی سی عمر باقی ہے جو عنقریب ختم ہوجائے گی۔ پھر وہ لڑکی غائب ہوگئی اور میری آنکھ کھل گئی۔ میں جب بھی اس خواب کو یاد کرتی ہوں تو میرے ہوش اڑ جاتے ہیں۔ حضرت مسمع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت رابعہ وفات تک کبھی رات کو نہیں سوئیں۔

قرآن کریم کی سورتوں کا خواب میں نظر آنا

بعض اوقات تہجد گزاروں کو خواب میں قرآن کریم کی سورتیں بھی نظر آتی ہیں۔ جو عبادت میں کوتاہی پر انسان کو تنبیہ کرتی ہیں۔ اسی قسم کے واقعات ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں۔

حضرت موسیٰ بن عیسیٰ سباط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک عبادت گزار نے بتایا کہ میں نے ایک رات سورۃ البقرہ کی تلاوت کی، پھر میں سوگیا تو میں نے خواب دیکھا کہ کچھ لوگ سفر کی تیاری کر رہے ہیں۔ اور میں بھی انہیں کے ساتھ سفر پر جا رہا ہوں، ہم بے آب و گیاہ صحرا میں تھے۔ لوگوں نے اپنی سواریاں تیار کیں تو میں خود سے کہنے لگا: میں ان کے ساتھ کیسے جاسکتا ہوں؟ اتنے میں ایک گائے آکر بیٹھ گئی، جب میں نے اس کو دیکھا تو اس پر سوار ہوگیا۔ وہ کہتے ہیں کہ پھر میں ان سواروں سے آگے نکلنے لگا، حتی کہ وہ مجھے دور سے دیکھنے لگے، پھر میں بیدار ہوگیا اور میں برابر اسی حالت میں مشغول تھا، خدا جانتا ہے کہ میں نے اس خواب کے بعد اس سورت کا پڑھنا ترک نہیں کیا، جب بھی میں اپنا وظیفہ پڑھتا ہوں سورۃ البقرہ کو نہیں چھوڑتا۔

Marfat.com

حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ ایک جلیل القدر صحابی حضرت ابو اسید مالک بن روحہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز ابو اسید رضی اللہ عنہ انا للہ پڑھتے ہوئے بیدار ہوئے، کسی نے پوچھا: کہ آپ کو کیا ہوا؟ فرمایا کہ آج رات میرا وظیفہ (عبادت) چھوٹ گیا اور میرا وظیفہ سورۃ البقرہ کا تھا، میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک گائے مجھے سینگ مار رہی ہے۔ [التہجد ص ۳۲۱، السیر ۵۳۹/۲]

جلیل القدر تابعی ہرم بن حیان العبدی البصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عامل تھے، آپ ثقہ، عابد اور تہجد گزار انسان تھے، نیز آپ کبار زاہدین میں سے تھے، آپ کی وفات دور عثمانی میں ۲۶ھ میں ہوئی۔ بہر حال حضرت ہرم بن حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں اٹھا اور میں نے حمٓ والی تین سورتیں تلاوت کیں، پھر نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا، تو خواب میں دیکھا کہ چار لڑکیاں خوب بن سنور کر سامنے کھڑی ہیں اور مجھے کہہ رہی ہیں: اے ہرم بن حیان! کیا آپ کے لیے یہ کام حلال ہے کہ آپ ہمیں اپنی بہنوں سے جدا کریں؟ میں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہنے لگیں: غور کرو! ہم وہ چار باقی ماندہ حم والی سورتیں ہیں جو آپ نے تلاوت نہیں کیں؟ پھر بیدار ہو گیا اور حم والی جو سورتیں مشہور ہیں، جن میں پہلی سورت سورۂ غافر ہے اور آخری سورت سورۃ الاحقاف ہے، تلاوت کیں۔ [التہجد ص ۳۲٤، الاصابہ ۵۳۳/٦]

❁❁❁

تہجد گزاروں کی مناجات

اللہ تعالیٰ کی عبادت اور مناجات کی شیرینی سے لذت آشنا لوگ ایسی قوم ہیں جو اپنے تمام امور اور تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ سے مدد لیتے ہیں۔ اپنی ہر ضرورت کو اپنے رب کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اسی کے سامنے تضرع اور دعا کثرت سے کرتے ہیں۔ خصوصاً دعا کی قبولیت کے اوقات کو غنیمت جانتے ہیں اور اس کے ہر لمحے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ قبولیت دعا کا خاص وقت رات کا درمیانی حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے

Marfat.com

کلام مجید میں ان کے اوصاف بیان فرمایا ہے:

﴿كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾

[الذاريات: ١٦]

ان کی مناجات ودعا کے متعلق ارشاد خداوندی ہے:

﴿تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا﴾

[السجدة: ١٦]

ہمارے اسلاف رحمہم اللہ مناجات کی شیرینی اور دعا کی قیمت سے خوب واقف تھے۔ مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خلوت میں اللہ تعالیٰ سے مناجات سے بڑھ کر کوئی حلاوت وشیرینی کسی اور میں نہیں ہے۔ [حلية الاولياء ٢٩٤/٢]

یمن کے کسی ولی کا قول ہے: ''مومن کی خوشی اور اس کی لذت خلوت میں اپنے رب کے ساتھ مناجات ہیں۔''

ثور بن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق پڑھا ہے کہ وہ اپنے حواریوں سے فرمایا کرتے تھے: اے میرے حواریوں کی جماعت! تم اللہ تعالیٰ سے زیادہ کلام کرو اور لوگوں سے کم باتیں کرو۔ حواریوں نے کہا: اللہ تعالیٰ سے ہم کس طرح زیادہ کلام کریں گے؟ فرمایا: خلوت میں اللہ سے مناجات کرو۔ علیحدگی میں دعا کرتے رہو۔ ایک اللہ والے اللہ کے ساتھ مناجات میں کیا خوب فرمارہے ہیں: الٰہی! سست قسم لوگ تو اکتا جاتے ہیں مگر تیرے محبوب تیری یاد اور تیرے سامنے مناجات سے ہرگز نہیں اکتاتے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: دل کی اصلاح کی دوا پانچ چیزیں ہیں:

﴿۱﴾ تفکر سے قرآن کریم کی تلاوت

﴿۲﴾ بھوکا رہنا

﴿۳﴾ قیام اللیل

﴿۴﴾ تہجد کے وقت تضرع وزاری

Marfat.com

﴿۵﴾ صالحین کی صحبت

اس فصل کے تحت ان اللہ والوں کی مناجات کا تذکرہ ہوگا جن کے قلوب صرف اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے سامنے کھڑے ہو کر ہی مطمئن ہوتے ہیں۔ان کی روح اللہ تعالیٰ کے ساتھ مناجات کے بغیر بے چین رہتی ہے۔ان اللہ والوں کے تذکرے پڑھ کر ہوسکتا ہے ہمارے خواہش زدہ مردہ قلوب میں زندگی پیدا ہو۔ان کی پیچیدگی ختم ہو۔ان میں جلاء پیدا ہو۔

حضرت عون الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

حضرت عون الکوفی عظیم عبادت گزار وتہجد گزار بزرگ تھے۔شرف تابعیت سے بہرہ ور تھے۔آپ کی وفات ۱۱۲ھ میں ہوئی۔اپنی مناجات میں فرمایا کرتے تھے: اے میرے رب! تیری بڑائی اور تیری سخاوت کتنی زیادہ ہے۔اے اللہ تو کتنا رحیم وکریم ہے۔کتنی عظیم قدرت والا ہے۔کتنا مہربان ہے اور اے اللہ! تیرالطف وکرم کتنا زیادہ ہے، تیرا مرتبہ کتنا بلند ہے۔تیرا عذاب کس قدر شدید ہے، تیری شان کتنی عظیم تر ہے۔تیرا اجر وثواب کتنا ہے۔اے اللہ! تیری نعمتیں کتنی مکمل ہیں۔تیری حکومت کتنی عظیم ترین اور تیرا مقام کتنا بلند ہے۔اے میرے رب! تیرا عرش کتنا بڑا ہے۔تیری پکڑ کتنی سخت ہے، تیری رحمت وسیع ہے تیرا رزق کتنا وسیع تر ہے۔تیری یاد میں کتنی مٹھاس اور شیرینی ہے۔تیرا فیصلہ کتنا مبنی برعدل ہے۔تیرا قول کتنا سچا ہے۔

حضرت ذوالنون المصری رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

جلیل القدر امام ثوبان بن ابراہیم یا فیض بن ابراہیم المعروف بہ ذوالنون مصری زہد وتصوف کے ائمہ میں سے ہیں اور کبار عابدین وصالحین سے ہیں، آپ کی وفات ۲۳۵ھ میں ہوئی۔آپ اپنی مناجات میں فرمایا کرتے تھے:

Marfat.com

((اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَثْبَتُّ بَیْنَ یَدَیْكَ قَدَمِی وَاَشْخَصْتُ اِلَیْكَ بَصَرِی وَرَفَعْتُ اِلَیْكَ حَوَائِجِی، وَبَسَطْتُّ اِلٰی مَرَاهِبِكَ یَدِی، وَخَشَعَ لَكَ قَلْبِی وَجَسَدِی، وَصَرَخَ اِلَیْكَ صَوْتِی، وَاَنْتَ الْكَرِیْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ الَّذِی لَا یُضَجِّرُهُ النِّدَاءُ وَلَا یُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلَحِّیْنَ بِالدُّعَاءِ وَلَا یُخَیِّبُ رَجَاءُ الْمُرْتَجِیْنَ))

''اے اللہ! میں نے تیرے دربار میں اپنے قدم جما دیے ہیں، اور اپنی نگاہ کو تیری طرف اٹھایا ہے، میرا قلب اور قالب تیرے ہی آگے جھکا ہوا ہے، میں اپنی حاجات تیرے سامنے ہی پیش کرتا ہوں، اور میں تیرے سامنے ہی دست سوال دراز کرتا ہوں، اور میں تجھ سے ہی فریاد کرتا ہوں، آپ کی ذات بڑی کریم، روف ورحیم ہے جس کو کسی کی پکار بے قرار نہیں کرتی اور جس کو دعا میں اصرار کرنے والوں کا اصرار اکتاہٹ میں نہیں ڈالتا، اور جو امیدواروں کو ان کی امید میں محروم نہیں کرتا۔''

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

ان تہجد گزاروں میں فقیہ المسلمین امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کا نام گرامی بھی ہے، جو ائمہ اربعہ میں سے بھی ایک جلیل القدر امام ہیں، ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔ آپ کی مناجات کو ابوالحسن علی بن احمد الفارسی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں۔ ذیل میں چند مناجات نقل کی جاتی ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی مناجات میں یہ کہا کرتے تھے:

((اِلٰهِی اِنْ كُنْتُ غَیْرَ مُسْتَاْهِلٍ لِمَا اَرْجُوْ مِنْ رَحْمَتِكَ فَاَنْتَ اَهْلٌ اَنْ تَجُوْدَ عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ بِفَضْلِكَ وَرَاْفَتِكَ، اِلٰهِی اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْتَ اَوْلٰی بِهٖ مِنَ الْمَاْمُوْرِیْنَ، وَاَمَرْتَ بِصِلَةِ السُّوَّالِ وَاَنْتَ خَیْرُ

Marfat.com

الْمَسْئُوْلِیْنَ، اِلٰهِیْ سَتَرْتَ عَلَیَّ ذُنُوْبًا فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اِلٰی سَتْرِهَا اَحْوَجُ فِی الْعُقْبٰی، هَبْ لِیْ تَوْبَةً نَّصُوْحًا تُذِیْقُنِیْ مِنْ حَلَاوَتِهَا، وَتُوْصِلُ اِلٰی قَلْبِیْ بَرْدَ رَاْفَتِهَا حَتّٰی اَکُوْنَ فِی الدُّنْیَا غَرِیْبًا، وَلَكَ حَبِیْبًا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَنْزَلَ حَاجَتَهٗ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ اَوْطَلَبَهَا اِلَیْهِ اَوْ وَثِقَ فِیْهَا بِغَیْرِكَ فَاِنِّیْ لَا اُنْزِلُهَا اِلَّا بِكَ وَلَا اَطْلُبُهَا اِلَّا اِلَیْكَ فَاقْضِ یَا رَبِّ حَاجَتِیْ فَاَنْتَ مُنْتَهَی الْحَوَائِجِ، وَاجْعَلْنِیْ فِیْ رَحْمَتِكَ مَعَ الْاَبْرَارِ، وَاَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ عُكُوْفِیْ عَلَی الدُّنْیَا بِالْعَشِیِّ وَالْاَبْكَارِ))

خدایا! اگر میں تیری رحمت کا، جس کا میں امیدوار ہوں، مستحق نہیں ہوں تو آپ تو اس لائق ہیں کہ گنہگاروں پر اپنے فضل وکرم کی سخاوت کریں۔ الٰہی! آپ نے ہمیں دوسروں کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا، جب کہ آپ کی ذات احسان کی زیادہ مستحق ہے، آپ نے ہمیں لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے کا حکم دیا، حالانکہ آپ کی ذات بہترین حاجت روا ہے، الٰہی! آپ نے اس دنیا میں میرے گناہوں پر پردہ ڈالا ہے میں آخرت میں اس پردہ پوشی کا زیادہ محتاج ہوں، الٰہی! مجھے خالص اور سچی توبہ نصیب فرما اور اس کی حلاوت بھی چکھادے، اور میرے دل میں اس کی ٹھنڈک پہنچادے، یہاں تک کہ میں دنیا میں اجنبی اور تیرا محبوب ہو جاؤں، اے اللہ! جو اپنی حاجتوں کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے یا ان سے مانگتا ہے یا ان پر بھروسہ رکھتا ہے (تو کیا کرے) میں تو آپ ہی کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کروں گا اور آپ ہی سے مانگوں گا، پس اے میرے رب! میری حاجتوں کو پورا فرما، آپ ہی حاجتوں کی آخری منزل ہیں، اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ اپنی رحمت میں جگہ عطا فرما، اور مجھے دوزخ سے نجات دے اور صبح شام دنیا کے کاموں میں مگن رہنے پر میری مغفرت فرما۔" [طبقات الحنفية ۱/۵۱۵]

Marfat.com

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

امام جلیل، شیخ زاہدین، امام عابدین، ابوزکریا یحیی بن معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بھی ان بزرگوں میں سے تھی جو تہجد گزار تھے، ان کی وفات ۲۵۸ھ میں ہوئی، آپ کا شمار کبار علماء میں ہوتا ہے، نیز آپ اسلاف کے نقش قدم پر چلنے والے بزرگ تھے۔ایک مقام پر آپ لکھتے ہیں: ''جب انسانی قلب خلوت کو پسند کرنے لگتا ہے تو خلوت کی یہ محبت اسے اللہ جل شانہ سے مانوس کر دیتی ہے، جو پھر بالآخر اسے مناجات کی راہ تک پہنچا دیتی ہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے مانوس ہو جاتا ہے اسے پھر غیر اللہ سے وحشت (گھبراہٹ) محسوس ہونے لگتی ہے۔

آپ کی مناجات سے چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں:

((اِلٰهِیْ كَیْفَ اَفْرَحُ وَقَدْ عَصَیْتُكَ ؟وَكَیْفَ لَا اَفْرَحُ وَقَدْ عَرَفْتُكَ وَكَیْفَ لَا اَدْعُوْكَ وَاَنَا خَاطِئٌ وَكَیْفَ لَا اَدْعُوْكَ وَاَنْتَ الْكَرِیْمُ اِلٰهِیْ......اِنْ كَانَتْ ذُنُوْبِیْ عَظُمَتْ فِیْ جَنْبِ نَهْیِكَ فَاِنَّهَا قَدْ صَغُرَتْ فِیْ جَنْبِ عَفْوِكَ......اِلٰهِیْ كَیْفَ لَا اَرْجُوْكَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذَنْبًا رَجَاؤُكَ اَلْقَانِیْ اِلَیْهِ ؟اِلٰهِیْ:ضَیَّعْتُ بِالذَّنْبِ نَفْسِیْ فَارْدُدْهَا بِالْعَفْوِ عَلَیَّ......یَا مَنْ یَغْضَبُ عَلٰی مَنْ لَّا یَسْأَلُهٗ لَا تَمْنَعْ مَنْ قَدْ سَأَلَكَ))

''الٰہی! میں بھلا کیسے خوش ہوسکتا ہوں حالانکہ میں نے تیری نافرمانی کی ہے؟ اور میں کیسے خوش نہ ہوں جب کہ مجھے آپ کی معرفت حاصل ہوگئی ہے؟ اور میں آپ کو کیوں کر نہ پکاروں جب کہ میں خطا کار ہوں؟ اور میں آپ کو کیسے نہ پکاروں جب کہ آپ کی ذات کریم ہے؟ الٰہی! اگر نافرمانی کی وجہ سے میرے گناہ زیادہ ہیں تو آپ کے جود و کرم کے مقابلہ میں تو کم ہیں؟ الٰہی! میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کی امید کیسے نہ رکھوں، حالانکہ آپ کی رحمت کی امید نے مجھے اس پر آمادہ کیا

Marfat.com

ہے؟ الٰہی! میں نے اپنے آپ کو گناہوں کی وجہ سے برباد کیا ہے، پس تو ہی عفو وکرم کا معاملہ کر کے اس کی اصلاح فرما دے، اے وہ ذات جو نہ مانگنے والوں سے ناراض ہوتی ہے میری اس دعا کو رد نہ فرما

[صفة الصفوة ۸۱/۴۔ ۹۰،طبقات الاولیاء ص ۳۲۱]

خلیفہ العبدی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

خلیفہ العبدی رحمۃ اللہ علیہ بھی ان تہجد گزار بزرگوں میں سے تھے، آپ بحرین کے رہنے والے تھے، ھلال بن دارم رحمۃ اللہ علیہ آپ کی نماز ومناجات کے متعلق فرماتے ہیں کہ ''خلیفہ العبدی رحمۃ اللہ علیہ بحرین میں ہمارے پڑوسی تھے، جب ساری مخلوق سو جاتی تو آپ کہتے: ''اے اللہ! میں تیرے دربار میں کھڑا ہوا ہوں کہ ان نعمتوں اور نیکیوں کو حاصل کروں جو آپ کے پاس موجود ہیں، اس کے بعد مصلے پر آتے اور طلوع فجر تک مسلسل نماز میں مشغول رہتے۔''

آپ حالت سجدہ میں یہ کہتے:

((اِلٰهِیْ هَبْ لِیْ اِنَابَةَ اِخْبَاتٍ وَاِخْبَاتَ مُنِیْبٍ وَزَیِّنِّیْ فِیْ خَلْقِكَ بِطَاعَتِكَ وَحَبِّبْنِیْ لَدَیْكَ بِحُسْنِ خِدْمَتِكَ وَاَكْرِمْنِیْ اِذَا وَفَدَ اِلَیْكَ الْمُتَّقُوْنَ فَاَنْتَ خَیْرُ مَسْئُوْلٍ وَخَیْرُ مَعْبُوْدٍ وَخَیْرُ مَشْكُوْرٍ وَخَیْرُ مَحْمُوْدٍ))

''اے میرے معبود! مجھے عاجزی اور انابت سے نواز دے اور رجوع کرنے والا بنا دے، اور اپنی فرمانبرداری کے ذریعہ مخلوق میں زینت بخش، اور اپنی حسن عبادت سے مجھے اپنا محبوب بنا دے، اور جب متقین آپ کی طرف رجوع کریں تو مجھ پر بھی کرم وفضل فرما، آپ بہترین مسئول، بہترین معبود، بہترین مشکور اور بہترین محمود ہیں۔''

جب نماز تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ کہتے:

Marfat.com

((فَكَمْ مِنْ ذِي جُرْمٍ عَظِيمٍ قَدْ صَفَحْتَ لَهُ عَنْ جُرْمِهِ وَكَمْ مِنْ ذِي ضُرٍّ كَثِيرٍ قَدْ كَشَفْتَ لَهُ عَنْ ضُرِّهِ فَبِعِزَّتِكَ مَا دَعَانَا إِلَى مَسْأَلَتِكَ بَعْدَ مَا انْطَوَيْنَا عَلَيْهِ مِنْ مَعْصِيَتِكَ إِلَّا الَّذِي عَرَفْتَنَا مِنْ جُودِكَ وَكَرَمِكَ، فَأَنْتَ الْمُؤَمَّلُ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَالْمَرْجُوُّ عِنْدَ كُلِّ نَائِبَةٍ))

''کتنے مجرم ایسے ہیں کہ جن کے جرم سے آپ نے عفو ودرگزر کردیا اور کتنے تکلیف میں مبتلا لوگ ایسے ہیں کہ جن کی تکلیفوں کو آپ نے دور کردیا۔ آپ کی عزت کی قسم! آپ کی نافرمانی کے بعد ہم نے آپ کے سامنے دستِ سوال اسی لیے دراز کیا ہے کہ ہمیں معلوم ہے کہ آپ جود وکرم کے مالک ہیں، ہمارے لیے آپ ہی خیر ونعمت کے حصول کے لیے امیدوں کا مرکز ہیں اور ہر مصیبت کے وقت جائے پناہ ہیں۔''

[حلية الاولياء ۳/۶ ۳۰۳-۳۰۴) صفة الصفوة ۴/ ۷۱-۷۲]

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

آپ ایک جلیل القدر امام ہیں، آپ کا نام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد المعروف بہ ابن الجوزی الحنبلی ہے، آپ کثیر التصانیف ہیں، آپ نے ۵۹۷ھ میں وفات پائی، آپ کا شمار کبار واعظین میں ہوتا ہے۔ آپ کی مناجات کے چند کلمات نقل کیے جاتے ہیں:

((إِلٰهِي لَا تُعَذِّبْ لِسَانًا يُخْبِرُ عَنْكَ وَلَا عَيْنًا تَنْظُرُ إِلَى عُلُومٍ تَدُلُّ عَلَيْكَ وَلَا قَدَمًا تَمْشِي إِلَى خِدْمَتِكَ وَلَا يَدًا تَكْتُبُ حَدِيثَ رَسُولِكَ فَبِعِزَّتِكَ لَا تُدْخِلْنِي النَّارَ فَقَدْ عَلِمَ أَهْلُهَا إِنِّي كُنْتُ أَذُبُّ عَنْ دِينِكَ))

Marfat.com

''الٰہی! ایسی زبان کو عذاب میں مبتلا نہ کر جو تیرے متعلق لوگوں کو خبر دیتی ہے اور نہ ایسی آنکھ کو سزا دے جو ایسے علوم کو دیکھتی ہے جو تیری ذات کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور نہ ایسے قدموں کو مبتلائے عذاب کرنا جو تیری عبادت کے لیے آگے بڑھتے ہیں اور نہ ایسے ہاتھوں کو عذاب دینا جو تیرے رسول ﷺ کی حدیثوں کو لکھتے ہیں، تجھے تیری عزت کی قسم! مجھے دوزخ میں داخل نہ کرنا، اہل علم جانتے ہیں کہ میں تیرے دین کا دفاع کرتا رہا ہوں۔''

چند عابدوں کی مناجات

سیرت کی کتابیں، عابدین اور صالحین کی مناجات سے بھری پڑی ہیں، بعضوں کے نام اگرچہ نامعلوم ہیں، لیکن رب العالمین کو خوب معلوم ہیں، چند اولیاء کی مناجات ذکر کی جاتی ہیں:

امام سفیان الثوری رحمۃ اللہ علیہ ایک دیہاتی آدمی کی مناجات کو ذکر کرتے ہیں کہ وہ رات کی تاریکی میں اپنے رب کے سامنے یوں گڑگڑا رہا تھا:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَطَعْنَاكَ بِنِعْمَتِكَ فِيْ اَحَبِّ الْاَشْيَاءِ اِلَيْكَ شَهَادَةَ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ نَعْصِكَ فِيْ أَبْغَضِ الْاَشْيَاءِ اِلَيْكَ الشِّرْكِ بِكَ اغْفِرْلِيْ مَا بَيْنَهُمَا ...... اَللّٰهُمَّ سِرِّيْ اِلَيْكَ مَكْشُوْفٌ وَأَنَا اِلَيْكَ مَلْهُوْفٌ اِذَا أَوْحَشَتْنِي الْغُرْبَةُ آنَسَنِيْ ذِكْرُكَ وَاِذَا صَبَّتْ عَلَيَّ الْهُمُوْمُ لَجَأْتُ اِلَيْكَ اِسْتِجَارَةً بِكَ عِلْمًا بِاَنَّ أَزِمَّةَ الْاُمُوْرِ بِيَدِكَ وَأَنَّ مَصْدَرَهَا عَنْ قَضَائِكَ))

''اے اللہ! ہم نے تیری پسندیدہ نعمت یعنی شہادت توحید کو اختیار کر کے آپ کی فرمانبرداری کی ہے اور آپ کی انتہائی ناپسندیدہ چیز یعنی شرک کو

Marfat.com

ترک کر کے ہم نے آپ کا حکم مانا ہے، پس آپ ان کے درمیان میں سرزد ہونے والے تمام گناہوں کو معاف فرما دیجئے، الٰہی! میرے سارے راز تجھ پر کھلے ہیں، اور میں مصیبت زدہ ہوں، جب اجنبیت سے مجھے وحشت ہونے لگے تو اپنے ذکر سے مجھے مانوس کر دے۔ اور جب مجھ پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹیں تو آپ سے پناہ مانگتے ہوئے آپ ہی سے لجاجت کروں، اس لیے کہ مجھے معلوم ہے کہ تمام معاملات کی باگ ڈور آپ ہی کے ہاتھ میں ہے اور تمام امور آپ ہی کے حکم سے طے پاتے ہیں۔'' [صفة الصفوة ٣٣٠/٤]

ابوسلیمان الدارانی رحمۃ اللہ علیہ ایک تہجد گزار عابد کی مناجات نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''رات کے آخری حصہ ہے میرا گزر ایک پہاڑ کے پاس سے ہوا تو میں نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

((یَاسَیِّدِیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ بَدَنٍ لَا یَنْتَصِبُ بَیْنَ یَدَیْكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَا یَصِلُ اِلَیْكَ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَشْتَاقُ اِلَیْكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَیْنٍ لَا تَبْكِیْ عَلَیْكَ، اِلٰهِیْ! اَتَرٰی بُكَائِیْ نَافِعِیْ عِنْدَكَ وَمُنْقِذُ رَقَبَتِیْ مِنْ حُكْمِكَ؟...... اَوَّهْ لِكَشْفِ سَتْرِكَ عَنِّیْ اَوَّهْ لِوُقُوْفِیْ بَیْنَ یَدَیْكَ یَاسَیِّدَاه))

''یعنی اے میرے آقا! میں ایسے بدن سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جو آپ کے سامنے کھڑا نہ ہو اور میں ایسی دعا سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں جو آپ تک رسائی حاصل نہ کرے اور میں ایسے دل سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جو آپ کا مشتاق نہ ہو اور میں ایسی آنکھ سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جو آپ کی یاد میں نہ روتی ہو۔ الٰہی! کیا میرا رونا دھونا مجھے کام آئے گا اور تیرے فیصلہ سے خلاصی دلائے گا؟ ہائے افسوس! جب میرے راز سے پردہ اٹھایا جائے گا۔ ہائے اس وقت کیا ہوگا جب میں

Marfat.com

آپ کی عدالت میں کھڑا کیا جاؤں گا؟'' [صفة الصفوة ٤/٢٨٠]

محمد بن صالح رحمۃ اللہ علیہ ایک عبادت گزار شخص کی مناجات کو نقل کرتے ہیں جو خانہ کعبہ کے غلاف سے چمٹا ہوا اور نظریں آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے یہ کہہ رہا تھا:

((اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ! عَظِیْمُ الذَّنْبِ مَکْرُوْبٌ وَعَنْ صَالِحِ الْاَعْمَالِ مَرْدُوْدٌ وَقَدْ اَصْبَحْتُ ذَا فَاقَةٍ اِلٰی رَحْمَتِكَ یَامَوْلَایَ ذَهَبَتْ اَیَّامِیْ، وَضَعُفَتْ قُوَّتِیْ، وَقَدْ وَرَدْتُ اِلٰی بَیْتِكَ الْمُعَظَّمِ الْمُکَرَّمِ بِذُنُوْبٍ کَثِیْرَةٍ لَاتَسَعُهَا الْاَرْضُ وَلَا تَغْسِلُهَا الْبِحَارُ مُسْتَجِیْرًا بِعَفْوِكَ مِنْهَا))

یعنی اے میرے آقا اور معبود! میں بڑا گنہگار اور مصیبت زدہ ہوں، نیک عملوں سے اعمال نامہ خالی ہے، تیری رحمت کا محتاج ہوں، اے میرے مولیٰ! میری زندگی کے ایام بیت گئے، میری قوتیں کمزور پڑ گئیں، میں تیرے معظم ومحترم گھر میں اتنے گناہ لے کر حاضر ہوا ہوں کہ زمین بھی ان کو اپنے اندر سما نہیں سکتی اور سارے سمندر بھی ان کو دھو نہیں سکتے، بس تیرے عفو وکرم کی احتیاج اور ضرورت ہے۔'' [صفة الصفوة ٤/٢٩٥]

✡✡✡

بعض تہجد گزار خواتین کی مناجات

سعید الازرق رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ رات کے وقت مکہ معظّمہ میں آیا۔ بیت اللہ کا طواف شروع کیا ہی تھا کہ ایک عورت نظر آئی جو بیت اللہ سے چمٹے ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے بلند آواز میں کہہ رہی تھی:

((یَامَنْ لَاتَرَاهُ الْعُیُوْنُ، وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ، وَلَا تُغَیِّرُهُ الدُّهُوْرُ، وَلَا یَخَافُ الدَّوَآئِرَ وَلَا یَخْشَی الْعَوَاقِبَ، اَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ خَیْرَ عُمُرِیْ

Marfat.com

آخِرَ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِمَهٗ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ وَخَيْرَ سَاعَاتِيْ سَاعَةَ خُرُوْجِيْ مِنْ دَارِ الْفَنَاءِ اِلٰى دَارِ الْبَقَاءِ الَّتِيْ تُكْرِمُ فِيْهَا مَنْ اَحْبَبْتَ مِنْ اَوْلِيَائِكَ وَتُهِيْنُ مَنْ اَبْغَضْتَ مِنْ اَعْدَآئِكَ اَسْأَلُكَ يَااِلٰهِيْ عَافِيَةً جَامِعَةً لِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ))

''اے وہ ذات جس کو انسان کی آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور نہ کسی کے خیال میں وہ آسکتا ہے اور نہ ہی زمانہ کے حوادثات اس کو متاثر کر سکتے ہیں اور نہ وہ حالات کی گردش سے ڈرتا ہے اور نہ ہی عواقب سے خوف زدہ ہوتا ہے! میری آپ سے درخواست یہ ہے کہ میری عمر کے آخری حصے کو بہترین حصہ بنا دے، اور میرے دنوں میں سے اس دن کو میرے لیے بہترین دن بنا دے جس دن میں آپ سے ملاقات کروں گی، اور جس وقت دار فانی سے دار بقاء کی طرف جانا ہو اس وقت اور اس لمحہ کو بہترین بنا دینا جہاں آپ اپنے محبوب اولیاء کو عزتیں دیں گے اور اپنے مبغوض دشمنوں کی تذلیل کریں گے، الٰہی! میری دعا یہ ہے کہ مجھے دنیا و آخرت کی تمام خیریں اور عافیتیں نصیب فرما۔''

سعید ازرق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس عورت نے اتنی زور سے چیخ ماری کہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ [صفة الصفوة ۳۳۵/٤، العظمة ۱/۱۰۹۰/۲۰٤]

ابو عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ایک تہجد گزار عورت سلامہ السوداء کی مناجات نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے غم بھری آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے:

((يَا حَبِيْبَ مَنْ تَحَبَّبَ اِلَيْهِ، يَا قُرَّةَ عَيْنِ مَنْ لَاذَ بِهٖ وَانْقَطَعَ اِلَيْهِ يَا سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ غَلَّقَتِ الْمُلُوْكُ اَبْوَابَهَا وَاَوْقَفَتْ عَلَيْهَا حُجَّابَهَا وَخَلَا كُلُّ حَبِيْبٍ بِحَبِيْبِهٖ وَقُلُوْبُ الْعَارِفِيْنَ تَاْبٰى اِلَّا حُبَّكَ وَالْاُنْسَ بِكَ...... اَسْأَلُكَ اَنْ تَتَفَضَّلَ عَلَيَّ بِقُرْبِكَ وَلَا تَحْرِمْنِيْ طِيْبَ

Marfat.com

مُنَاجَاتِكَ وَجَزِيْلَ الْعَطِيَّةِ مِنَ الْاُنْسِ بِكَ ......))

''اے محبوب! اس شخص کے جو اس سے محبت کرے اور اے آنکھوں کی ٹھنڈک! اس شخص کی جو سب سے منقطع ہو کر اس کی پناہ حاصل کرے، اے میرے آقا اور مولیٰ! تمام بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر دیئے ہیں اور ان دروازوں پر دربان بٹھا دیئے ہیں، ہر محبّ اپنے محبوب کے ساتھ خلوت کرتا ہے اور عارفین کے دل تیری محبت اور انسیت ہی کے خواہش مند ہیں...... میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ مجھ پر اپنا فضل وکرم فرماتے ہوئے اپنا قرب عطا فرما اور مجھے اپنی مناجات کے لطف سے محروم نہ فرما اور اپنی محبت کے عظیم عطیہ سے بھی بہرہ مند فرما۔'' [الصلاۃ لابن الخراط ص ۳۹٤]

شعوانہ السوداء رحمۃ اللہ علیہا بھی ان نیک وصالح تہجد گزار خواتین میں سے ہیں جو قرآن کو خوش آوازی سے پڑھتی تھیں اور خدا کا خوف رکھتی تھیں، ان کی وفات ۲۷٦ھ میں ہوئی ان کی مناجات کے چند الفاظ ملاحظہ ہوں:

((اِلٰهِيْ مَا اَشْوَقَنِيْ اِلٰى لِقَائِكَ وَاَعْظَمَ رَجَائِيْ فِيْ ثَوَابِكَ وَاَنْتَ الْكَرِيْمُ الَّذِيْ لَا يُخَيِّبُ لَدَيْكَ اَمَلُ الْآمِلِيْنَ وَلَا يُبْطَلُ عِنْدَكَ شَوْقُ الْمُشْتَاقِيْنَ اِلٰهِيْ! اِنْ كَانَ دَنَا اَجَلِيْ وَلَمْ يُقَرِّبْنِيْ مِنْكَ عَمَلِيْ فَقَدْ جَعَلْتُ الْاِعْتِرَافَ بِالذَّنْبِ وَسَائِلِيْ فَاِنْ عَفَوْتَ فَمَنْ اَوْلٰى مِنْكَ بِذٰلِكَ؟ وَاِنْ عَذَّبْتَ فَمَنْ اَعْدَلُ مِنْكَ هُنَالِكَ؟ اِلٰهِيْ: اِنَّكَ لَمْ تَزَلْ بِيْ بَرًّا اَيَّامَ حَيَاتِيْ فَلَا تَقْطَعْ بِرَّكَ عَنِّيْ بَعْدَ مَمَاتِيْ ......))

''اے میرے معبود! مجھے تیری ملاقات کا کتنا شوق ہے اور مجھے تیری طرف سے ملنے والے اجر و ثواب کی کس قدر امید ہے، آپ کی ذات ایسی کریم ہے کہ اس کی بارگاہ میں امیدواروں کی امیدیں رائیگاں نہیں

Marfat.com

جاتیں اور اشتیاق رکھنے والوں کا اشتیاق بے سود نہیں جاتا، اے میرے معبود! اگر میری موت کا وقت آپہنچا ہے اور میرے عمل نے مجھے آپ کے قریب نہیں کیا ہے تو میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتی ہوں اور معافی کی خواستگار ہوں، اگر آپ نے میرے گناہوں پر قلم عفو پھیر دیا تو بھلا آپ سے زیادہ اس کا کون اہل ہوگا؟ اور اگر آپ نے مجھے عذاب دیا تو آپ سے زیادہ عدل کرنے والا کون ہوگا؟ الٰہی! احسانات و انعامات کا جو سلسلہ ساری زندگی جاری رہا، اسے میری وفات کے بعد بھی جاری رکھنا، اسے منقطع نہ کرنا۔"

(طبقات الصوفیة ص ۳۹۳، البدایة والنہایة ۱۰/۱۶۶)

حضرت ذوالنون المصری رحمۃ اللہ علیہ ایک عبادت گزار خاتون کی مناجات نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "ایک دن میں ساحل سمندر چلا جارہا تھا کہ اچانک ایک عورت کو دیکھا جو یہ کہہ رہی تھی:

((یَا سَیِّدِیْ بِکَ تَفَرَّدَ الْمُتَفَرِّدُوْنَ فِی الْخَلَوَاتِ وَلِعَظْمَتِکَ سَبَّحَتِ الْحِیْتَانُ فِی الْبِحَارِ الزَّاخِرَاتِ وَلِجَلَالِ قُدْسِکَ اصْطَفَقَتِ الْاَمْوَاجُ الْمُتَلَاطِمَاتُ اَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَ لَکَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَ الْفَلَکُ الدَّوَّارُ وَالْبَحْرُ الزَّخَّارُ وَالْقَمَرُ النَّوَّارُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَکَ بِمِقْدَارٍ))

"اے میرے آقا! آپ کی ذات کے ساتھ خلوتوں میں مناجات کرنے والے رازونیاز کی باتیں کرتے ہیں، اور مچھلیاں ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندروں میں آپ کی عظمت کو بیان کرتی ہیں اور تلاطم خیز موجیں آپ کی صفت جلالی کو بیان کرتی ہیں، آپ کی ذات وہ ہے جس کے سامنے رات کی سیاہی، دن کی روشنی، گردش کناں آسمان، ٹھاٹھیں مارتا سمندر اور منور ماہتاب جھکا ہوا ہے اور ہر چیز آپ کے ہاں مقرر اندازے کے ساتھ ہے۔"

Marfat.com

آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نماز تراویح

ہم اس بات کو چند مراحل میں ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ آنحضرت ﷺ نے نماز تراویح کی ادائیگی کی ترغیب تو دی ہے لیکن اسے لازم قرار نہیں دیا۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

''جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام رمضان کیا تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

۲۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت کے سامنے نماز تراویح باجماعت ادا فرمائی اور آنحضرت ﷺ نے اس کی تصویب فرمائی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو لوگ مسجد میں نماز میں مشغول تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا کر رہے ہیں؟ جواب ملا: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن پاک حفظ نہیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے ہیں اور یہ ان کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے اچھا کیا یا بہت اچھا کیا۔

۳۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا باجماعت اور انفرادی نماز تراویح ادا کرنا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم رمضان شریف میں مسجد نبوی میں متفرق جماعتوں کی صورت میں نماز ادا کرتے تھے۔ جس شخص کو جو کچھ بھی قرآن کریم یاد ہوتا تو اس کے ساتھ کم وبیش پانچ، سات آدمی کھڑے ہو جاتے اور اس کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے۔

۴۔ آپ ﷺ نے تنہا نماز پڑھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی، حالانکہ آپ ﷺ کو اس کا علم نہیں۔ پھر بعد میں آپ ﷺ کو اس کا علم ہوا۔ اور آپ ﷺ کے پیچھے نماز تراویح کی ادائیگی کے لیے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعداد بڑھتی گئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ ﷺ ایک رات، رات کی تاریکی میں نکلے

Marfat.com

اور مسجد میں جا کر نماز ادا کی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اگلے روز صحابہ رضی اللہ عنہم میں اس بات کا تذکرہ ہوا لہٰذا دوسری رات پہلے سے زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی معیت میں نماز ادا کی، اگلے روز صحابہ رضی اللہ عنہم میں پھر اس بات کا تذکرہ ہوا۔ لہذا تیسری رات مزید صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی معیت میں نماز ادا کی۔ حتی کہ چوتھی رات اتنے صحابہ رضی اللہ عنہم جمع ہو گئے کہ مسجد میں نہ سما سکے لیکن آپ ﷺ اس رات باہر تشریف نہیں لائے۔ پھر صبح کو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا رات کے وقت آنا معلوم تھا۔ لیکن میں صرف اس ڈر سے تمہارے پاس نہیں آیا کہ یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے۔ یہ واقعہ رمضان شریف میں پیش آیا۔ [بخاری، مسلم، مسند احمد]

جبکہ مسند احمد میں اس مفہوم کی ایک اور روایت بھی مذکور ہے۔ نیز صحیح ابن خزیمہ میں بھی اس مفہوم کی روایت مذکور ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے نماز تراویح پابندی کے ساتھ مسجد میں صرف اسی ڈر سے ادا نہیں فرمائی کہ کہیں یہ امت پر فرض نہ ہو جائے۔

بعض حضرات یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حدیث اسراء میں پانچ نمازوں کی فرضیت کے بعد مذکور ہے:

﴿مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ﴾ [ق: ۲۹]

''بدلتی نہیں بات میرے پاس۔''

تو آپ کو نماز تراویح کی فرضیت کا خوف کیوں لاحق ہوا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس اعتراض کا جواب دیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز تراویح کی فرضیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کو یہ خوف تھا کہ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا، کہیں رات کو ادائیگی نفل کے صحیح ہونے کے لیے شرط قرار نہ پا جائے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہاں تک کہ مجھے خوف لاحق ہوا کہ کہیں وہ تم پر فرض نہ ہو جائے۔ اور اگر وہ تم پر فرض ہو جاتی تو تم ادا نہ کر سکتے، لوگو! اپنے گھروں ہی میں نماز

Marfat.com

پڑھا کرو! پس آپ ﷺ نے لوگوں کو مسجد میں جمع ہونے سے اسی لیے منع فرمایا کہ کہیں مسجد میں جمع ہونا تراویح کے صحیح ہونے کی شرط ہی نہ بن جائے اور گھروں میں پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے کی اس لیے اجازت مرحمت فرما دی کہ اس سے آپ کو اس کی فرضیت کا خوف نہیں تھا۔ [فتح الباری، مغنی المحتاج]

علامہ عدوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابی القاسم بن ناجی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حدیث اسراء میں آپ ﷺ پر پانچ نمازوں کا فرض ہونا، ان پر زیادتی نہ ہونا، اس حدیث سے معارض نہیں ہے کیونکہ تراویح کے بارہ میں تو یہ خوف تھا کہ کہیں یہ رمضان شریف میں فرض نہ ہو جائے اور پانچ نمازیں تو سال کے تمام دنوں میں فرض ہیں۔ [حاشیة العدوی]

۵۔ آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو امام کے ساتھ نماز پڑھنے کی ترغیب دی۔ کیونکہ امام کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو اللہ تبارک وتعالیٰ اجر عظیم سے نوازتے ہیں۔ اس سے بدعتی شیعوں کے اس قول کی تردید ہو جاتی ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز تراویح کی ادائیگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بدعت ہے۔

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ روزے رکھے، آپ ﷺ ہمیں نماز نہیں پڑھائی، حتی کہ چوبیسویں رات تقریبا ایک تہائی رات گزرنے تک ہمیں نماز پڑھائی۔ اور پچیسویں رات ہمیں نماز نہیں پڑھائی، پھر چھبیسویں رات تقریباً نصف شب گزرنے تک ہمیں نماز پڑھائی، میں نے عرض کیا: یارسول ﷺ! اگر آپ ہمیں باقی رات بھی یہ نماز پڑھا دیتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے حتی کہ امام نماز مکمل کر کے چلا جائے تو اسے تمام رات قیام کا ثواب عطاء کیا جاتا ہے۔ پھر ستائیسویں رات آپ ﷺ نے ہمیں نماز نہیں پڑھائی۔ پھر اٹھائیسویں رات آپ ﷺ گھر تشریف لے گئے، بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم جمع تھے کہ آپ نے نماز پڑھائیں گے، یہاں تک کہ سحری کا وقت ختم ہونے کو آیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس مہینہ

Marfat.com

میں کبھی نماز تراویح نہیں پڑھائی۔ [ترمذی۔ابن ماجہ،نسائی،ابو داؤد]

صحابہ رضی اللہ عنہم اس نماز کو نماز تراویح کہا کرتے تھے۔اس لئے وہ ہر چار رکعت کے بعد آرام کیا کرتے تھے۔اور چار رکعتوں کو ترویحہ کہتے تھے۔ [الاقناع]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز تراویح کی با جماعت ادائیگی

ہم نماز تراویح کے بارہ میں یہ سوچ بھی درست کرتے چلیں جو پرانے اور نئے لوگوں میں پائی جاتی ہے، پرانے زمانہ کے اہل بدعت رافضی اور ھادوی (زیدی فرقہ) یہ سمجھتے ہیں کہ نماز تراویح بدعت ہے جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایجاد کیا ہے۔اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں:

((نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ))

''یہ اچھی بدعت ہے۔''

اور جدید زمانہ میں بعض بدعتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فعل سے مخصوص دنوں میں مخصوص عبادات کا جواز نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سب سے پہلے تو ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ذکر کرتے ہیں تاکہ الفاظ کا صحیح مطلب ہم پر واضح ہو سکے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رمضان شریف کی ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد گیا۔لوگ مختلف جماعتوں کی صورت میں نماز پڑھ رہے تھے۔ایک آدمی نماز پڑھتا،اس کے پیچھے ایک جماعت کھڑی ہوکر نماز شروع کر دیتی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر فرمایا: اگر میں انہیں ایک قاری کی اقتداء میں جمع کر دوں تو میری رائے میں یہ زیادہ بہتر ہے۔پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ فرمایا کہ تمام کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کر دیا جائے۔پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک اور رات نکلا تو لوگ اپنے قاری کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ

Marfat.com

اچھی بدعت ہے، جو لوگ اسے چھوڑ کر سو رہے ہیں وہ اس کے ادا کرنے والوں سے زیادہ افضل ہیں۔ (کیونکہ یہ لوگ رات کے اخیر حصہ میں نماز ادا کر رہے تھے) کیونکہ وہ رات کے ابتدائی حصہ میں نماز ادا کر لیتے تھے۔ [بخاری، مسند عبدالرزاق، صحیح ابن خزیمة]

اس روایت سے یہ بات بہ خوبی آشکار ہو جاتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فرمان سے غلط استدلال کرنے والے سوئے فہمی کا شکار ہیں۔ کیونکہ ہم احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت کر چکے ہیں کہ آپ ﷺ نے نہ صرف یہ کہ نماز تراویح پڑھائی، بلکہ اس کی ترغیب بھی دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو صرف لوگوں کو ایک امام کی اقتداء میں جمع کیا اور رمضان شریف کی تمام راتوں میں مسجد میں اس پر عمل کرایا۔ ائمہ کرام نے شرح و بسط کے ساتھ اس کی توضیح بیان کی ہے جیسے، کہ علامہ ابن عبدالبر علامہ ابوالولید باجی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی وضاحت فرمائی ہے۔

علامہ ابوالولید باجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تراویح سے منع نہیں فرمایا تو یہی اس بات کی دلیل ہے کہ آنحضرت ﷺ کو تراویح کا عمل پسند تھا۔ ہاں آپ ﷺ کو صرف تراویح کی فرضیت کا خوف تھا، جو آپ ﷺ کی وفات سے معدوم ہو گیا۔

علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی سنت پر ہی عمل فرمایا: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے امت پر فرضیت کے خوف سے نماز تراویح پر مداومت نہیں فرمائی کیونکہ آپ ﷺ امت پر حد درجہ شفیق اور مہربان تھے۔ لیکن جب آپ ﷺ کی وفات سے فرضیت کا خوف ختم ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ۱۴ھ میں اس سنت کا احیاء فرمایا۔ باقی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان کہ یہ اچھی بدعت ہے آپؓ نے یہ اس لیے فرمایا کیونکہ یہ کام تو سنت ہی تھا اور بدعت تو وہ ہوتی ہے جو خلاف سنت ہو۔

علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ علامہ عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر حاشیہ چڑھاتے ہوئے لکھتے ہیں: اگر تراویح سنت سے ثابت نہ ہوتی تو بدعت ہوتی۔ جیسے کہ پندرھویں شعبان کو صلوٰۃ الرغائب اور رجب کا پہلا جمعہ ادا کرنا۔

Marfat.com

نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ کا مطلب

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فرمان نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ (یہ اچھی بدعت ہے) کے مختلف مطالب بیان کیے گئے ہیں۔ اس لیے کہ یہ بات تو دلیل قطعی سے ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک سنت کا احیاء فرمایا، کسی بدعت کو جاری نہیں فرمایا، جیسا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ اس سنت کا احیاء ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہ نے اور عام مسلمانوں نے بھی اس پر عمل کیا۔ ہاں! اس کی فرضیت کے خوف سے اس پر مداومت نہیں فرمائی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے یہ خوف ختم ہو گیا تھا۔ علامہ خطاب مالکیہ کی جانب سے اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اسے بدعت کہنے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد صرف یہ تھی کہ ابتداء رات میں ایک قاری کے پیچھے مسجد میں لوگوں کو جمع کرنا بدعت ہے نہ کہ نماز تراویح، اس لیے کہ قیام رمضان تو مشروع ہے، جیسا کہ ذکر ہو چکا۔ بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں تو قیام رمضان تو کیا قیام لیل (تہجد) بھی رائج تھا۔ لہذا صلوۃ تراویح کو کسی طور سے بھی بدعت نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ لیکن چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں اس کی فرضیت کا خوف تھا، لہٰذا اس پر مداومت اختیار کر لی گئی۔

علامہ ابن تیمیہ اور علامہ ابن حجر الہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کو بدعت لغویہ پر محمول کیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ﴾ [احقاف: ۹]

”آپ کہہ دیں میں کچھ نیا رسول نہیں آیا۔“

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد بدعت شرعیہ نہیں ہے۔ کیونکہ بدعت شرعیہ تو ضلالت و گمراہی ہے۔ علماء نے بدعت کی جو تقسیم بدعت حسنہ وغیرہ کی ہے وہ بدعت لغوی کی ہے نہ کہ بدعت شرعیہ کی۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم نے پنج وقتی نماز کے علاوہ عیدین وغیرہ کی نمازوں کے لیے اذان

Marfat.com

مشروع قرار نہیں دی۔ اگر چہ اس کی ممانعت وارد نہیں ہے۔ اسی طرح طواف پر قیاس کرتے ہوئے صفا مروہ کی سعی کے بعد نماز کو مکروہ قرار دیا ہے۔

میں اپنی اس بحث کو فقیہ الامہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول پر ختم کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں: تراویح سنت ہے اسے چھوڑنا جائز نہیں ہے۔ اسلیے کہ آپ ﷺ نے اسے ادا فرمایا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرضیت کے خوف سے اس کی باجماعت مسجد میں ادائیگی ترک فرمادی تھی۔ پھر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے اس پر مداومت فرمائی اور آپ نے ان کی اتباع کا حکم فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِي"

[الترمذی:٦٢٧٦]

"میری سنت پر اور میرے بعد خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجلائے صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ان کی معیت میں باجماعت نماز ادا فرمائی، آپؓ کے اس فعل پر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپؓ سے راضی تھے۔ بلکہ انہوں نے آپؓ کے لیے دعاء بھی فرمائی۔ اسماعیل بن زیاد نقل کرتے ہیں: رمضان کی پہلی رات حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مساجد پر گزر ہوا۔ ان میں قندیلیں روشن تھیں اور کتاب اللہ کی تلاوت ہورہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ابن الخطاب! اللہ تعالیٰ تجھے ایسے ہی منور کردے جس طرح تو نے اللہ تعالیٰ کی مساجد کو قرآن سے منور کیا۔

نماز تراویح کی تعداد

دور حاضر میں مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کے اندر نماز تراویح میں وسیع پیمانے پر عددی خلجان پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ حدیث مبارک کہ "آپ ﷺ نے رمضان شریف میں اس کے علاوہ کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھیں" سے استدلال کرتے ہیں کہ گیارہ رکعتوں سے زیادہ تراویح پڑھنا

Marfat.com

آپ ﷺ کے راستے سے اعراض کرنا ہے اور بعض کے نزدیک تراویح کی رکعات بیس یا اس سے زیادہ ہیں، جیسا کہ اکثر مساجد میں دیکھا جا سکتا ہے، بہر حال اس مسئلے کی تحقیق کے لیے ضروری ہے کہ پہلے ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کی رکعات تراویح پر بحث کریں تاکہ مدار اختلاف واضح ہو جائے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نماز تراویح

ذیل میں ہم مختصراً نماز تراویح میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ نقل کرتے ہیں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں نماز تراویح کا اجراء خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عمل میں آیا۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ لوگوں کو گیارہ رکعتیں نماز تراویح پڑھایا کریں۔ وہ مزید فرماتے ہیں کہ قاری حضرات سورۃ بقرہ جیسی طویل سورتیں تلاوت فرماتے، یہاں تک کہ ہمیں کھڑا ہونے کے لیے چھڑیوں کا سہارا لینا پڑتا اور ہم فجر سے کچھ دیر قبل فارغ ہوتے“۔

[موطا مالک (۳۵۱)، البیہقی ۴۹۶/۲]

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ شروع شروع میں نماز تراویح میں قرأت و قیام بہت طویل ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کے قیام کی طرح جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

جب لوگوں پر یہ امر گراں گزرا کہ فجر سے کچھ دیر پہلے تک تمام رات نماز تراویح میں مشغول رہیں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں بیس رکعتیں یا اکیس رکعتیں (ایک وتر کا اعتبار کرتے ہوئے) یا تیئیس رکعتیں (تین وتروں کا اعتبار کرتے ہوئے) پڑھنے کا حکم فرمایا۔

Marfat.com

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں رمضان المبارک میں بیس رکعت نماز تراویح پڑھا کرتے تھے۔

حضرت سائب رضی اللہ عنہ دوسری روایت میں فرماتے ہیں ''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں اکیس رکعت نماز تراویح کے لیے جمع فرمایا۔

[مصنف عبدالرزاق ۴۹۶/۲ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱۶۳/۲]

امام حافظ ابوالولید الباجی فرماتے ہیں: ''چونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ حدیث شریف کے مطابق گیارہ رکعتیں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، شاید اسی حدیث کے پیش نظر شروع میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح کی گیارہ رکعتوں کا حکم فرمایا۔ مگر جب لوگوں پر (طویل قیام کی وجہ سے) اس حکم کو بجالانا شاق گزرا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تئیس رکعتوں (وتر سمیت) کا حکم فرمایا، تاکہ لوگوں پر تخفیف ہو سکے اور طویل قیام چھوٹنے کے باعث فضیلت و ثواب میں جو کمی واقع ہو زیادتی رکعات سے اس کی تلافی ہو سکے۔ [شرح الموطا ۲۰۸/۱]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''عدد تراویح سے متعلق مختلف روایات میں تطبیق ممکن ہے۔ احتمال یہی ہے کہ یہ اختلاف لمبی اور مختصر قرأت پر موقوف ہے کہ اگر قرات لمبی ہوگی تو رکعتیں کم ہوں گی اور اگر قرأت مختصر ہوگی تو رکعتیں زیادہ ہوں گی۔'' حضرت داؤدی بھی یہی فرماتے ہیں۔

جن روایات میں بیس رکعات سے زیادہ اکیس یا تئیس کا ذکر آیا ہے وہ اصل میں رکعات وتر کا اختلاف ہے نہ کہ تراویح کا کہ کسی روایت میں ایک رکعت وتر کا ذکر آتا ہے اور کسی میں تین کا۔ رکعات تراویح بیس ہی ہیں۔ [فتح الباری ۹۸/۴ ۱]

حضرت قیروانی رحمۃ اللہ علیہ نے امام عبدالملک بن حبیب مالکی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس طرح کی روایت بیان کی ہے۔ [حاشیۃ العدوی علی شرح الرسالۃ ۵۲۹/۱]

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکعات تراویح کی تعداد معین

Marfat.com

نہیں فرمائی، بلکہ آپ ﷺ تو ماہ رمضان اور اس کے علاوہ دیگر مہینوں میں تیرہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، لیکن آپ ﷺ لمبی قرأت اور طویل قیام فرماتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس رکعتیں نماز تراویح پڑھائیں اور جتنی رکعتیں پڑھائی تھیں اسی کی بقدر مختصر قرأت فرمائی، کیونکہ لمبی لمبی رکعتوں کی بنسبت زیادہ رکعتیں پڑھنا لوگوں کے لیے آسان ہوتا ہے۔ ثواب زیادہ اور کم رکعتیں لمبی اور مختصر قرأت پر موقوف ہیں، اگر قرأت طویل ہوگی تو رکعتیں کم ہوں گی اور اگر قرأت مختصر ہوگی تو رکعتیں زیادہ ہوں گی۔" [مجموع الفتاوی ۲۲/۲۷۲]

مذکورہ بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ عدد رکعات میں تعارض نہیں، بلکہ مطابقت ہے کہ تراویح کی رکعتیں بیس ہی ہیں جو زیادہ ہیں، وہ وتر ہیں۔

جلیل القدر تابعی عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ لوگ صلوۃ الوتر سمیت تیئس رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

اور حضرت ابن ابی حسناء فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعتیں پڑھایا کرے۔ اور حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ جیسے جلیل المرتبت تابعی سے ثابت ہے کہ وہ بیس رکعتیں پڑھایا کرتے تھے۔ اس بارے میں اور بھی بہت سی مستند روایات ملتی ہیں۔

۞۞۞

نماز تراویح کی بیس رکعات کے بارہ میں علماء کے اقوال

حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت شتیر بن شکل رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حارث الھمدانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابی البختری رحمۃ اللہ علیہ، جمہور علماء، کوفی، شوافع، اکثر فقہاء اور حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے بغیر اختلاف صحابہ رضی اللہ عنہم کے بیس رکعتیں روایت کی گئی ہیں۔ اور یہی ہمارے نزدیک بھی مختار ہے۔"

[الاستذکار ۵/۱۵۸]

امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ "المبسوط" میں فرماتے ہیں "صحابہ رضی اللہ عنہم کا بیس

Marfat.com

تراویح پر اتفاق تھا۔" [المبسوط ۱/۱۵۶]

"فتح القدیر" میں علامہ ابن الھمام فرماتے ہیں "تراویح کی بیس رکعتیں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت سے ثابت ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے "تم پر میری اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت کی اتباع لازم ہے۔" [فتح القدیر ۱/۴۶۸]

علامہ النفراوی رحمۃ اللہ علیہ "الرسالہ" کی شرح میں فرماتے ہیں "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اور تمام شہروں میں آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔" [الفواکہ الدوانی ۱/۳۱۷]

اسی طرح علامہ ابن النجیم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ ائمہ احناف سے بھی یہی مذکور ہے۔ [البحر الرائق ۲/۷۱، حاشیۃ ابن عابدین ۲/۴۵]

تراویح کی رکعات متعین نہیں

فقہاء اس پر متفق ہیں کہ نماز تراویح کی رکعات میں کوئی عدد متعین نہیں۔ اور نماز تراویح کی رکعات کا اختلاف بھی فقط مستحب کا اختلاف ہے۔ یہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد، حضرت ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ علامہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے منقول ہے۔

اور یہ چار یا چھ رکعتیں ان رکعات کے علاوہ ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد میں پڑھا کرتے تھے۔ اس لیے زیادتی ثابت ہوتی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح استدلال کیا ہے جو تفصیلاً گزر چکا ہے۔

تیسری دلیل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے علاوہ رات میں سولہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

اس حدیث کے راوی بھی ثقہ ہیں۔

چوتھی دلیل: سب سے قوی دلیل یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین رحمۃ اللہ علیہم اور اس کے بعد آنے والے دیگر اہل علم ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور راستے کو بہتر جانتے ہیں۔ اگر ان کے

Marfat.com

نزدیک قیام لیل کی رکعتیں متعین ہوتیں جن پر زیادتی جائز نہ ہوتی، تو حضرت عمر ؓ حضرت علی ؓ ،حضرت ابی بن کعب ؓ ،حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ اوران کے بعد آنے والے اہل علم وصلاح آپ ﷺ کی سنت وطریقہ کی مخالفت پر کیسے جمع ہوتے۔

اور علامہ البانی ؒ کا یہ فرمانا کہ ''قیام لیل مطلقاً نوافل میں شامل نہیں کہ آدمی جتنے مرضی پڑھ لے۔'' یہ ان کی ذاتی رائے ہے، اس کے لیے اتنا ہی کافی ہے جو ہم قیام لیل کی زیادتی کے ثبوت پر فقہاء کا اتفاق نقل کر چکے ہیں، کہ اس میں کوئی عدد متعین نہیں۔

اور امام البانی ؒ کا امام شافعی کے حوالے سے یہ استدلال کرنا کہ ''نماز تراویح باجماعت ہونے کی وجہ سے فرائض کے مشابہ ہے، اس لیے اس میں عدد معین کی قید صحیح نہیں۔'' اس لیے کہ امام شافعی ؒ کا یہ قول تو اس شخص کے لیے جو نماز تراویح کی چار رکعتیں ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھے کہ یہ فرائض کے مشابہ ہے، نہ کہ چار رکعتیں دو سلام کے ساتھ پڑھنے والے کی نماز تراویح فرائض کے مشابہ ہے، لہذا یہ استدلال بھی درست نہیں۔

امام شافعی ؒ فرماتے ہیں کہ ''میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ مدینہ منورہ میں انتالیس رکعتیں پڑھتے ہیں اور مکہ مکرمہ میں تئیس اور میرے نزدیک پسندیدہ بیس رکعتیں ہیں، لوگ مکہ مکرمہ میں بھی بیس ہی پڑھتے ہیں اور رکعات تراویح کی تعداد معین نہیں اس لیے کہ یہ نفل ہیں۔ اگر طویل قیام کرنے کی وجہ سے کم رکعتیں پڑھی جائیں تو یہ بہتر ہے اور یہی مجھے پسند ہے۔ اور اگر زیادہ رکعتیں پڑھی جائیں تو پھر بھی کچھ حرج نہیں۔''

[فتح الباری ۲۹۸/۴]

امام احمد ؒ سے استفسار کیا گیا کہ آپ تراویح کی کتنی رکعتیں پڑھتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس میں چالیس کے قریب اقوال ہیں اور نماز تراویح نفل ہے، بیس رکعتوں سے زیادہ پڑھنے میں بھی کچھ حرج نہیں۔ [المبدع ۱۷/۲]

امام ابن تیمیہ ؒ فرماتے ہیں ''حاصل بحث یہی ہے کہ اگر لوگ طویل قیام کی سکت رکھتے ہوں تو وتر سمیت تیرہ رکعتیں پڑھیں۔ جیسا کہ آپ ﷺ رمضان اور اس

Marfat.com

کے علاوہ مہینوں میں پڑھا کرتے تھے، یہی افضل ہے، اور اگر طویل قیام کی ہمت نہ ہو تو بیس رکعتیں پڑھیں، یہ بھی افضل ہے، اکثر مسلمانوں کا یہی عمل ہے کیونکہ بیس کا عدد دس اور چالیس کے درمیان ہے۔ اور اگر چالیس یا اس سے کم، زیادہ رکعتیں پڑھیں تو یہ بھی جائز ہے۔ یہ بہت سے ائمہ جیسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے ثابت ہے۔ اور جس نے یہ گمان کیا کہ تراویح کی رکعتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معین فرمائیں اور ان پر کمی بیشی نہیں ہو سکتی تو اس نے غلطی کی۔"

[مجموع الفتاوی ۲۲/۲۷۲]

امام قیروانی رحمۃ اللہ علیہ "الرسالۃ" میں فرماتے ہیں کہ "اکابر مساجد میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے، پھر تین وتر، پھر چھتیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

[حاشیۃ العدوی ۱/۵۸۱]

حافظ ابن عبدالبرّ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "نماز تراویح میں اختلاف کس بناء پر ہوا حالانکہ مسلمانوں کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ نماز تہجد کی رکعات معین نہیں، اور وہ نفل ہے اور مستحسن عمل ہے، جو چاہے کم پڑھے، جو چاہے زیادہ، جب نماز تہجد میں رکعات کی حد معین نہیں تو کسی کو یہ حق نہیں کہ انہیں معین کرے۔"

[التمہید ۱۳/۲۱۳]

فقیہ ابن الھمام فرماتے ہیں "جو چاہے جتنے مرضی نفل پڑھے، ہم نہیں روکتے! اور رکعات کا اختلاف استحباب پر مبنی ہے۔"

[فتح القدیر ۱/۴۶۸]

نماز تراویح کے بارے میں فقہاء کے اقوال

اب ہم رکعات تراویح کی مستحب مقدار بیان کرتے ہیں:

(ا) علماء احناف سے علامہ ابن الھمام رحمۃ اللہ علیہ، امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن النجیم رحمۃ اللہ علیہ، شافعیہ سے حضرت قفال رحمۃ اللہ علیہ اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ، حنابلہ سے حضرت ابن قدامہ اور حضرت ابن مفلح رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ تراویح کی رکعات وتر کے علاوہ بیس ہیں۔ جمیع علماء کی یہی رائے ہے جیسا کہ حضرت بغوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عبد

Marfat.com

البر رحمۃ اللہ علیہ ،قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ ،حضرت ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ ،امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ ،علامہ ابن النجم رحمۃ اللہ علیہ ،علامہ ابن الھمام رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن مفلح رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

ب: اہل مدینہ کا عمل چھتیس یا وتر سمیت انتالیس رکعات پر ہے۔انہیں اس کا حکم حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ ''المدونہ'' میں ہے:''میں نے امیر کو روکا کہ رکعتوں کی مقدار اس سے کم نہ کرے! اسی پر میں نے لوگوں کو پایا شروع زمانے سے اب تک، یہی مالکیہ کے نزدیک معروف ہے۔جیسا کہ علامہ ابن عبدالبر،حضرت ابن المواق اور حضرت حطّاب رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ ذکر فرماتے ہیں۔''حضرت الباجی اور حضرت نفراوی سے بھی اسی طرح کی بات منقول ہے کہ شروع میں وتر سمیت تینتیس رکعتیں تھیں،جن میں قیام وقرات طویل ہوتے تھے،اس لیے رکعتیں زیادہ اور قرأت مختصر کرنے کا حکم فرمایا۔

ج: حضرت اشہب ایک غیر مشہور روایت میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ امام مالک فرماتے ہیں''میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق گیارہ رکعات تراویح ادا کرتا ہوں۔یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تھی، میں نہیں جانتا زیادہ رکعتیں کس نے ایجاد کیں۔'' [تحفۃ الاحوذی ۳/۴۴۰]

حضرت اللخمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں''میں گیارہ رکعات تراویح پڑھتا ہوں۔''

حضرت ابن حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (لوگوں کی آسانی کے لیے) بعد میں تئیس رکعتوں (وتر سمیت) کی طرف رجوع فرمالیا تھا۔

[التاج والاکلیل ۲/۷۱]

گیارہ رکعات والی روایات سے بہت سے حضرات نے دلیل پکڑی ہے۔علماء ہند میں سے علامہ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ ''تحفۃ الاحوذی''میں اور محدث جلیل شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''صلاۃ التراویح'' میں گیارہ رکعتوں پر زیادتی کو جائز قرار نہیں دیتے۔

Marfat.com

شیخ البانی کے دلائل کا جواب

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تراویح کی گیارہ رکعتوں پر زیادتی کرنا جائز نہیں، اس لیے کہ آپ ﷺ نے گیارہ رکعتوں کا التزام فرمایا۔ گیارہ رکعتوں سے زائد کے جائز نہ ہونے پر یہ قوی دلیل ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ دوسری دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نماز تراویح مطلقاً نوافل میں سے نہیں کہ جتنی رکعتیں مرضی پڑھ لی جائیں بلکہ نماز تراویح سنت مذکور ہے اور جماعت کے ساتھ مشروع ہونے کی وجہ سے فرائض کے مشابہ ہے، جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اس لیے نماز تراویح میں مسنون عدد پر زیادتی نہیں کی جائے گی۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ تیسری دلیل دیتے ہیں کہ جن روایات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں آتا ہے کہ وہ بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے وہ روایات ضعیف ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ حدیث کہ "آپ ﷺ نے رمضان میں اور اس کے علاوہ گیارہ رکعات پر زیادتی نہیں فرمائی" سے یہ استدلال کرنا صحیح نہیں کہ گیارہ رکعتوں سے زیادہ جائز ہی نہیں۔ اس لیے کہ آپ ﷺ گیارہ رکعتوں سے زیادہ بھی پڑھا کرتے تھے۔ جیسا کہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اور خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دوسری روایت میں اس کا ذکر آتا ہے جو پہلے بیان ہو چکا۔ اسی لیے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ نفراوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ حدیث کو اکثریت پر محمول فرماتے ہیں۔ یعنی آپ ﷺ اکثر گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے، ہمیشہ نہیں۔

حضرت نفراوی رحمۃ اللہ علیہ "شرح الرسالۃ" میں فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اس پر محمول ہے کہ آپ ﷺ اکثر گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ہمیشہ نہیں اس لیے جن روایات میں تیرہ اور پندرہ رکعتوں کا ذکر آتا ہے ان میں تعارض نہیں۔ [فتح الباری ۲۶/۳]

Marfat.com

گیارہ رکعتوں پر زیادتی کے دلائل

پہلی دلیل: حدیث سے ثابت ہے کہ نماز وتر میں کوئی عدد معین نہیں۔ صحیح حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''تین وتر نہ پڑھا کرو کیونکہ یہ نماز مغرب کے مشابہ ہیں، پانچ، سات، نو، گیارہ یا اس سے زیادہ پڑھا کرو۔''
[رواہ الحاکم ۱/۴۴۶]

دوسری دلیل: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کبھی میرے پاس نہ آتے مگر عشاء کے بعد چار یا چھ رکعتیں پڑھتے۔
[الکبریٰ ۱/۱۵۶، ابوداؤد ۱۳۰۳]

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد قوی ہیں اور یہ حدیث نماز عشاء کے بعد چار رکعتوں کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہے اور یہ رکعتیں رات کے نوافل میں شمار ہوں گی۔ [نیل الاوطار ۳/۲۲]

امام ابن حجر ہیثمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز تراویح کے لیے ضروری ہے کہ دو دو رکعتیں ادا کی جائیں۔ اگر کوئی شخص چار رکعتیں ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اس کی نماز صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں فرائض کے ساتھ مشابہت پائی گئی آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ رات کے نوافل دو رکعتیں ادا کی جائیں۔ بخلاف سنت ظہر وغیرہ کے کیونکہ ان میں ایک ہی سلام کے ساتھ چار رکعتیں پڑھنا جائز ہے۔ [المنہج القویم ص ۲۸۰]

لیکن اس سے استدلال کسی طور صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نہ تو اس میں کسی قسم کی تنگی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی حد ہے (کہ جس پر زیادتی صحیح نہ ہو) کیونکہ یہ نوافل ہیں۔ کتب شوافع میں بھی یہی بات مذکور ہے، للہذا اس سے امام البانی کے قول کی تردید ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

آخری دلیل کا جواب

رہی ان کی آخری دلیل کہ وہ روایات ضعیف ہیں جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیس رکعتیں پڑھنا مذکور ہے۔علامہ مذکور کی یہ بات بھی صحیح نہیں ہے، کیونکہ بہت سے محدثین جیسے کہ امام زیلعی ،امام نووی،امام عراقی ،امام عینی ،امام سیوطی اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ نے ان احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارہ میں مذکورہ روایات کو ضعیف بھی قرار دے دیا جائے تو جو عمل تابعین و تبع تابعین سے منقول ہے اسے کیسے ضعیف کہا جا سکتا ہے۔کیونکہ وہی عملِ صحابہ رضی اللہ عنہم کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

اگر ہم تسلیم بھی کر لیں کہ وہ روایات، جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے بیس رکعتیں تراویح پڑھنے کے بارہ میں ہیں ضعیف ہیں، لیکن جب جمہور اہل علم اور ائمہ اربعہ نے ان روایات کو قبول کر لیا اور مشرق و مغرب میں مسلمان اس پر عمل کر رہے ہیں تو ان روایات پر عمل ضروری ہے، کیونکہ یہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ جب کسی حدیث کو علماء قبول کر لیں تو اس پر عمل ضروری ہو جاتا ہے، جیسا کہ علامہ ابن عبدالبر، علامہ سیوطی، علامہ ابن حجر اور علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے۔

[الاجوبة الفاضلة ص۲۳۴،۵۲]

Marfat.com

Marfat.com

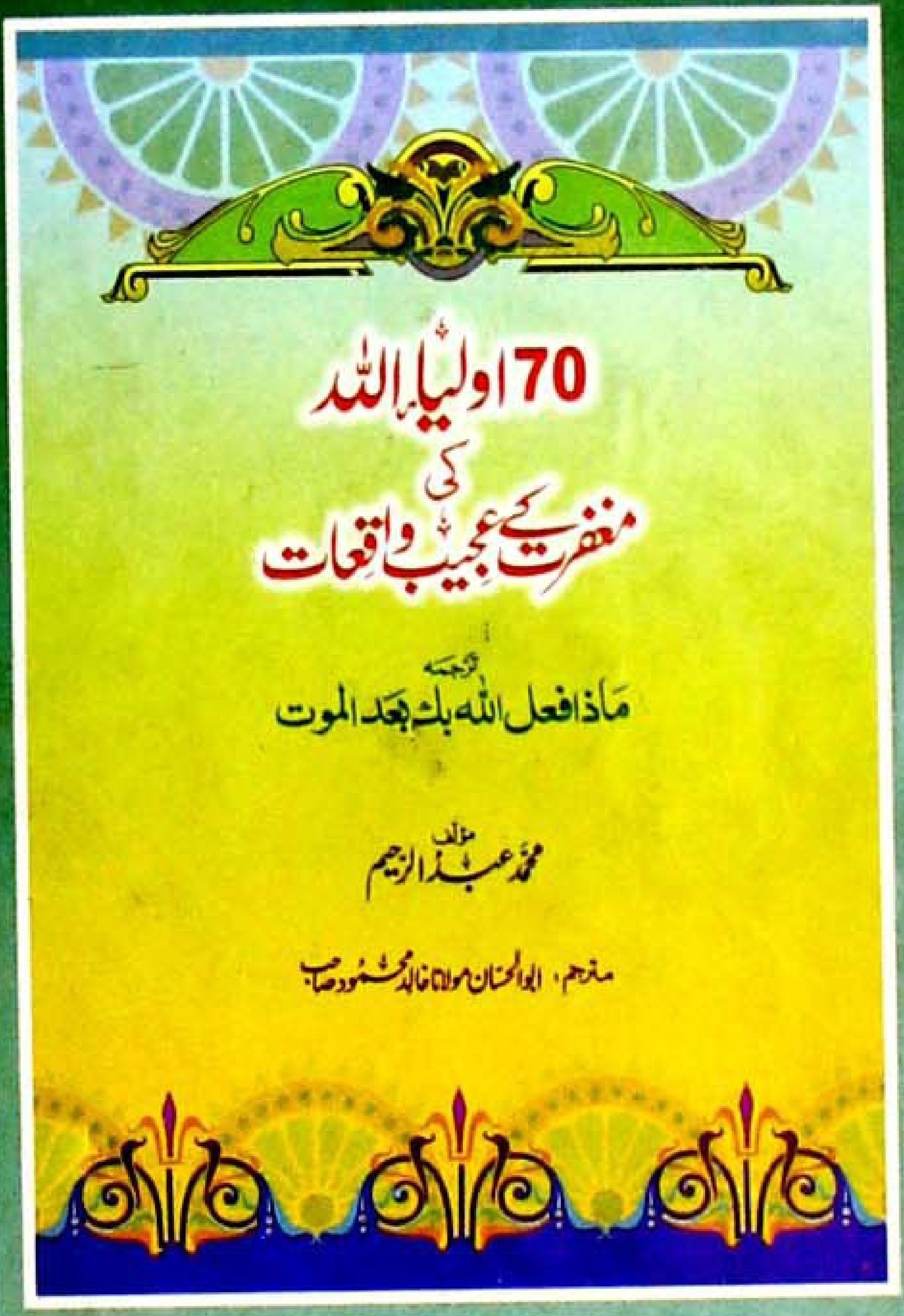

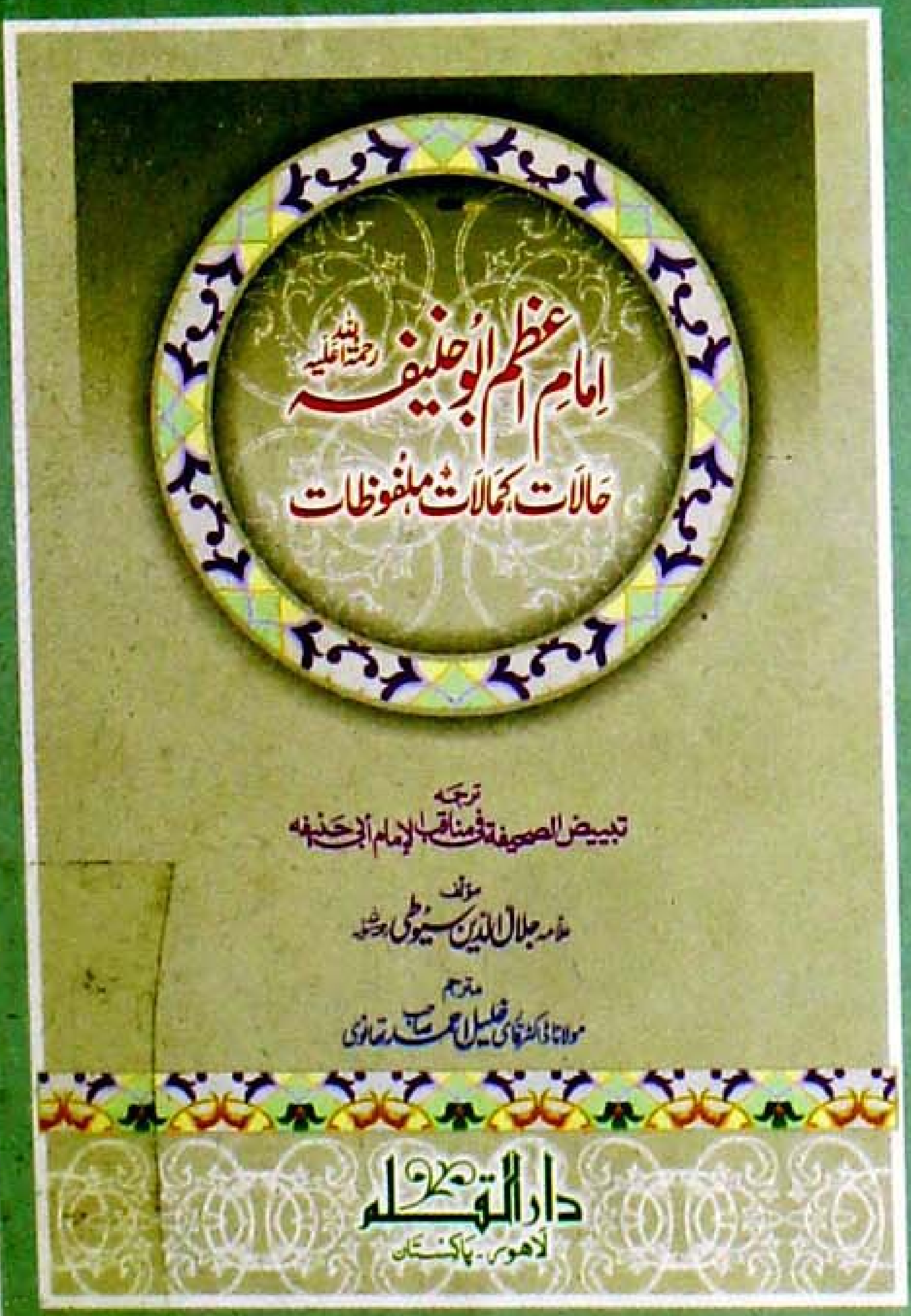

دار القلم

93- علی بلاک اعوان ٹاؤن ملتان روڈ لاہور موبائل 0333-4248644

Marfat.com

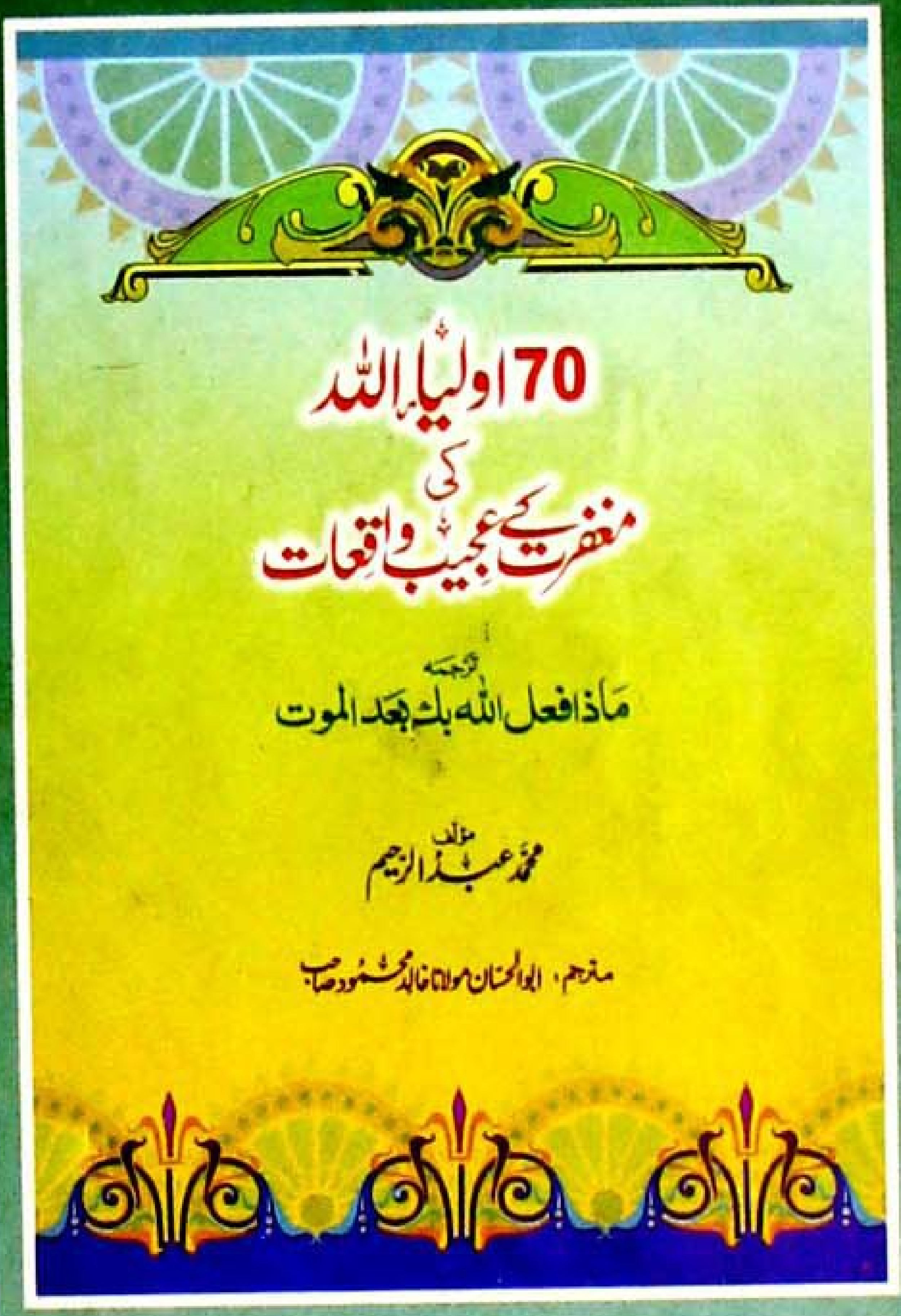

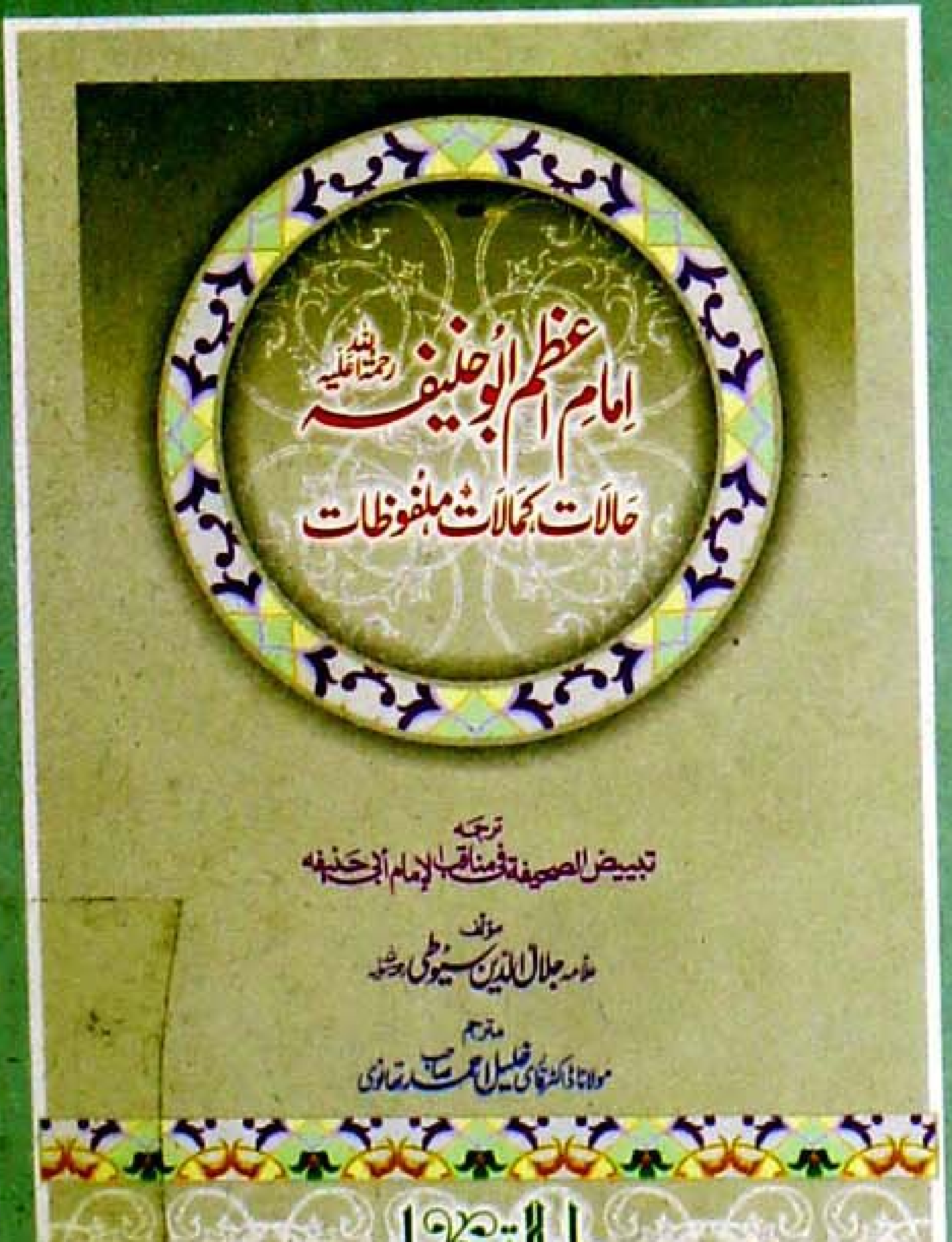

دار القلم
93- علی بلاک اعوان ٹاؤن ملتان روڈ لاہور موبائل 0333-4248644

Marfat.com